هُوَ اللّٰهُ غَنِيٌّ و أنتمُ الفُقرآءُ

اس کتابِ مستطاب میں اسبابِ مفلسی کے ایک سو مسائل درج ہیں جن سے پرہیز لازم ہے، ساتھ ہی ایک سو فوائد تونگری کے مرقوم ہیں جن پر عمل ضروری ہے۔

دولتِ بے زوال

و

برکتِ حال و مآل

-: تصنیف لطیف :-

سید الخلفا مفتی سید عبد الفتاح حسینی قادری گلشن آبادی (م ۱۳۲۳ھ)

-: تسھیل وترتیب :-

محمد افروز قادری چریا کوٹی

جامعۃ المصطفیٰ / دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

تفصیلات

کتاب مستطاب : دولت بے زوال-و-برکت حال ومآل

تالیف لطیف : مفتی سید عبدالفتاح الحسینی القادری گلشن آبادی علیہ الرحمہ

تسہیل وتجدید : ابو رِفقہ محمد افروز قادری چریا کوٹی

afrozqadri@gmail.com

تصحیح وتحریک : علامہ سید رضوان احمد الرفاعی الثقافی-حفظہ اللہ-

تشجیع : علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری-مدظلہ النورانی-

غرض وغایت : تحفظ وترویج اُثاثۂ علماے اہل سنت وجماعت

صفحات : ایک سوساٹھ (۱٦۰)

اِشاعت : ۲۰۱۳ء - ۱۴۳۴ھ

قیمت : /روپے

تقسیم کار :
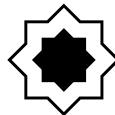
دکھی اُمت مسلمہ

کے نام

اِس آرزوے دیرینہ کے ساتھ کہ اُس کے سارے غم' غلط ہو جائیں اُس کی عظمت رفتہ پلٹ آئے ،اور کشتِ اُخوت و محبت لہلہا اُٹھے۔

-: دعاگو و دعاجو :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم والصلاۃ والسّلام علی حبیبہ الکریم

نام نیک رفتگاں راضائع مکن

سوادِاعظم سے ہماری موروثی وابستگی ہی دونوں جہان کی کامیابی کا راز ہے۔کسی بھی قوم کا ذہنی وفکری رشتہ اس کے روشن ماضی سے اُسی وقت اُستوار رہ سکتا ہے جب وہ اعیانِ اُمت،علماء ومشائخ اوراُن کے علمی ذخائر کوتعارف وتراجم کے ساتھ جدید اسلوب میں قوم کے سامنے پیش کرتے رہیں۔تاریخ گواہ ہے کہ جہاں کہیں یہ تسلسل ٹوٹا ہے ہم بکھر گئے ہیں۔اور ہماری غفلت وعاقبت نااندیشی کا بھرپور فائدہ اٹھاکر دشمنانِ دین وسنت نے ہمارے نظام حریت وعمل پر وہ کاری ضرب لگائی کہ الامان والحفیظ۔

لوحِ قلب پر یہ بات نقش کرلیں کہ اسلاف کے بزم ہستی سے اُٹھ جانے کے بعد ان کے باقیاتِ صالحیات اوران کی گراں قدر وراثتوں کا تحفظ کرنے والا ہی تاریخ میں امین وسچا جانشین کہلاتا ہے۔اب ہمیں غفلت وتساہلی کے اس خمار کوتوڑنا نہایت ضروری ہے جس کی وجہ سے آج کی عام نسل تو کجا؟ 'پدرم سلطان بود' کا نعرہ بلند کرنے والے خوش نصیب--جن کی رگوں میں اسلاف وسادات کا لہو دوڑ رہا ہے-- وہ بھی اپنے خونی رشتوں کی عظمت ونجابت اوران کے کارناموں سے تو کیا ناموں تک سے واقف نہیں ہے۔

ہم طالع بختوں نے اپنے اسلاف اوران کے کارناموں کو گوشۂ گمنامی کی نذر کرنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔نہ ان کے ذخائر علمیہ سے ہماری کوئی واقفیت اورنہ ہی سراغِ زندگی پانے کی کوئی جدوجہد اورنہ ہی ان کے دینی وفکری سرمایوں سے متعارف ہونے کا کوئی ذوقِ جنوں!۔نہ جانے ہمارے تحریکی فکروعمل کوکس کی نظر بدلگ گئی (چشم بددور)

اسے تساہل وتغافل کی اِنتہا نہیں تو اور کیا کہا جائے!۔اسلاف فراموشی کی روش نے ہمیں بے نام ونشاں کرڈالا ہے۔اغیاروحزبِ مخالف نے ہماری اس بے اعتنائی کا بھرپور فائدہ اٹھاکر دنیا کے عظیم دانش کدوں میں ہماری شبیہ بگاڑدی،بالخصوص شہرناسک-- جہاں کی اسلامی تہذیب وتمدن پر مجاہد سنیت علامہ مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی کی روحانی

چھاپ ہے، ہاں! اس گلشن صادق کے رگ وریشہ میں اس مردِ مجاہد کا خون جگر دوڑ رہا ہے، ان کے خدا داد قلم کی قربانیوں کا ہی یہ روحانی ثمرہ ہے کہ آج بھی گلشن آباد (ناسک) کی سنیت کو بدمذہبیت کی بادِ سموم جھلسا نہ سکی۔ شہر ناسک تو کل بھی علم وفضل کا گہوارہ تھا اور آج بھی اہل سنت وجماعت مسلک اعلیٰ حضرت کا پاسبان ہے، (چشم بددور)-اسے بھی طشت ازبام کرنے میں کوئی کسر نہیں روا رکھی گئی۔ اس تلخ اور روشن حقیقت کے باوجود......ہم؟۔

یادش بخیر 'دولت بے زوال وبرکت حال ومآل' میں کیا کچھ ہے؟ یہ کتاب مطالعہ کی میز تک کیسے پہنچی؟ اس کتاب کے مصنف کون ہیں؟ اُمت پر ان کا کیا احسان ہے؟ اور آئندہ کے لیے ہماری منصوبہ بندی کیا ہے؟ آنے والے اَوراق میں ان جملہ سوالات کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

ناسپاسی ہوگی گر اس بے داغ حقیقت کا اِظہار نہ کیا جائے۔ محبّ گرامی قدر ابورفقہ، ادیب شہیر علامہ محمد افروز قادری چریاکوٹی کے نہاں خانۂ دل میں دکھی اُمت کے حوالے سے دردِ دل کی جو سوغاتیں مچل رہی ہیں اگر وہ ہم کارواں نہ ہوتیں تو یہ عظیم علمی اَثاثہ ہنوز کسی گوشۂ گمنامی سے مسلسل تقاضا کرتا 'نام نیک رفتگاں را ضائع مکن، نام نیک رفتگاں را ضائع مکن'۔ ابورفقہ' کے خدا داد قلم کی گھنگھرج آج ہندو پاک میں صاف سنائی دے رہی ہے۔ درجنوں کتابوں کے اس کم عمر مگر نہایت ہی کامیاب مصنف، مترجم، اور مرتب نے اپنی بے شمار مصروفیات کے باوجود اپنی زندگی کے یادگار لمحے شہر ناسک کے حوالے کیے ہیں۔ خدا ان کی خدماتِ جلیلہ اپنے کریمانہ قبول سے سرفراز فرمائے۔ نیز گلشن صادق کی باغبانی کا مخلصانہ کردار، ان کے قلم کا منفرد اسلوبِ نگارش، اور ذہن وفکر کی جولانیاں، دکھی اور پریشان حال اُمت کی اِصلاح کے کام آئیں اور بازارِ حشر میں ہم سیاہ کاروں کے لیے سامانِ بخشش بن جائیں۔ اللہ بس باقی ہوس

سید رضوان رفاعی شافعی، ناسک
خادم تدریس: جامعۃ اہل سنت صادق العلوم ناسک
بانی وصدر: تحریک برکات امام شافعی، کوکن

عرضِ مرتب

برصغیر ہندو پاک میں گزشتہ چند ایک صدیوں کے اندر علماے اہلسنّت نے جو زندہ علمی خدمات انجام دی ہیں وہ آبِ زرّیں سے رقم کرنے کے لائق ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ وسائل کی عدم دستیابی کے باوجود وہ کرشماتی طور پر اِتنا کچھ کر گئے کہ آج وسائل کی ہزار فراہمی کے باوصف ہم سے اُس کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہو پاتا- خدا اُن کی خدمتوں کا بھرپور صلا عطا فرمائے-

سچے پیروکار ہونے کا حق تو یہ تھا کہ ہم اُن شہ پاروں کی عصرِ حاضر کے طباعتی تقاضوں کے مطابق اِشاعت کر کے خلقِ خدا کے اِستفادے کا سامان کرتے؛ مگر ہماری غفلت کوشی اور عدمِ دلچسپی نے نہ خود کچھ کام کرنے دیا اور نہ اَکابرِ اُمت کے کارناموں کو اُجاگر کرنے کا موقع عطا کیا۔ بالآخر وہ ہیرے موتی گردشِ زمانہ کی نذر ہو کر رہ گئے؛ مگر یہ ہیرے موتی ایسے نہ تھے جنھیں گردِ خمول اپنے اندر چھپا لیتی۔ پھر کیا ہوا کہ اُن کی تب و تاب نے غواصوں کو اپنی طرف متوجہ کیا، اور اُن کی بازیافت کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔

جماعت اہل سنت کی کم ہی خوش نصیب شخصیات ہیں جن کی خدمات کو خاطر خواہ انداز میں منظرِ عام پر لانے کا جماعتی فریضہ سرانجام دیا گیا؛ ورنہ بیشتر ہماری بے توجہی کے عتاب کا شکار ہو کر رہ گئیں۔اور آج اُن کے کام تو ایک طرف رہے نام سے بھی نسلِ نو واقف نہیں۔

اِحیاے تراثِ اہل سنت کی اِسی فکر کے تحت ہم نے ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء میں 'تحریک تحفظ و ترویج اثاثۂ علماے اہلسنّت' کی بنیاد رکھی، اور بہت سی فراموش شدہ شخصیات پر جنگی پیمانے پر کام کا آغاز کر دیا۔ اِس پلیٹ فارم سے مولانا حسن رضا بریلوی کی نثری

وشعری خدمات بشکل 'کلیاتِ حسن' اور 'رسائل حسن' ہماری اوّلین پیش کش ہے۔ قریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل یہ کام 'رضا اکیڈمی' ممبئی کی معاونت سے منظر عام پر آچکا ہے۔ اوراسی طرز پر جماعت کی دیگر سربرآوردہ شخصیات کے کارناموں کی شیرازہ بندی اور ترتیب وتہذیب بھی حسب مقدور جاری وساری ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

اِس میں اپنے لہو کا ضیاع ہی سہی ☆ لَو چراغوں کی ہم تیز کر جائیں گے

یہ کتاب 'دولت بے زوال' بھی دراصل اسی سلسلہ زرّیں کی ایک کڑی ہے۔ میرے دوست علامہ سید رضوان احمد الرفاعی -حفظہ اللہ ورعاہ- اس سلسلے میں کافی تحقیق وتفحص کررہے ہیں، اورقریب ہی ہم -اِن شاء اللہ- مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی علیہ الرحمہ کے جملہ علمی وفقہی شہ پاروں کوایک نئی سج دھج کے ساتھ پیش کریں گے۔

کوئی ایک سال ہوئے ہوں گے کہمیں دیگر مصروفیات کے ساتھ فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمہ کی نایاب کتاب 'بستان العارفین' کے ترجمے میں جٹا ہوا ہوں، اب بس مکمل ہوئی چاہتی ہے۔ کسی دور میں یہ 'تنبیہ الغافلین' کے حاشیے پر شائع ہوتی رہی تھی؛ لیکن کسی مصلحت کے پیش نظر ہمارے مخالفین نے اس کی طباعت موقوف کردی؛ تاہم اس کے دوایک نسخے ہمیں کہیں سے مل گئے، اورہم نے اپنا کام چلالیا۔ فالحمدللہ۔

اب اُس کتاب کا اِس کتاب سے تعلق دیکھیے کہ علامہ سید رضوان احمد الرفاعی نے مجھ سے 'دولت بے زوال' کی تسہیل وتخریج کے تعلق سے بات کی۔ میں نے اپنی عدیم الفرصتی اور 'بستان العارفین' کی نقد مصروفیت سنائی تو انھوں نے اِس کتاب کی اہمیت وافادیت اوراپنی دینی وعلمی مصروفیت بیان کرنا شروع کردی؛ بالآخر میں نے 'خیالِ خاطر احباب' کے پیش نظر اس پر کام کرنے کی حامی بھرلی۔

حسن اتفاق دیکھیے کہ جب کتاب کھولی تو پتا چلا کہ 'دولت بے زوال' لکھنے کا باعث دراصل 'بستان العارفین' ہی کی ایک حدیث بنی تھی، جس کا اعتراف مولف نے بالکل آغازِ

باب میں کیا ہے۔ گویا اس کتاب پر کام کرنا میرے نوشتہ تقدیر میں تھا!۔

'دولت بے زوال و برکت حال و مآل' میں کیا کچھ پنہاں ہے، یہ تو آپ کو پڑھنے کے بعد ہی معلوم ہوگا۔ یہاں میں صرف اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ اس رنگ و آہنگ کی کم کتابیں بزبانِ اردو حیطہ تحریر میں آئی ہیں۔ اور مؤلف کے اسلوبِ بیان تو پر قربان جانے کو جی کرتا ہے کہ انھوں نے 'ایک تیر دو شکار' نہیں بلکہ 'ایک تیر صد شکار' کا کارنامہ انجام دیا ہے۔

بادی النظر میں تو یہ اوراد و وظائف کی ایک کتاب معلوم ہوتی ہے جس کی قراءت و مداومت آپ کو مفلسی کے مہیب سائے سے پناہ عطا کر دے گی اور تونگری کے بادل آپ پر سدا سایہ فگن رہیں گے؛ لیکن درحقیقت اس میں علامہ نے وہ فراموش شدہ مسائل و معمولات بڑی چابکدستی سے مندرج فرما دیے ہیں جن سے عوام تو عوام' خواص بھی بے اعتنائی برتتے نظر آتے ہیں، اور جن کی ہماری نگاہوں میں کوئی وقعت نہیں رہی۔ جبکہ اللہ و رسول کے یہاں وہ بڑے اہم اور معرکہ آرا ہیں۔

بہت عجلت کے باعث سردست اس کتاب کی اُور ہالنگ اور تسہیل و تجدید ہی پر اکتفا کیا گیا ہے۔ زندگی نے مہلت دی تو اگلا ایڈیشن زیورِ تخریج سے آراستہ و پیراستہ شائع ہوگا۔

کتاب کے مطالعے سے بآسانی محسوس کیا جاسکتا ہے کہ علامہ گلشن آبادی کتنے حساس دل واقع ہوئے تھے، اور دکھی اُمت مسلمہ کی فکری بہتری اور معاشی بحالی کے کس قدر آرزومند و فکرمند تھے۔ خدا انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

ضرورت ہے کہ علامہ کے علمی و فکری باقیات صالحات کو ازجلد منظر عام پر لایا جائے تا کہ بیش از بیش لوگ ان سے استفادہ کر کے سعادتِ دارین کا پروانہ حاصل کریں۔ خدا کرے ہمارا یہ عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو اور ہمیں سدا توفیق خیر ملتی رہے۔

محمد افروز قادری چریاکوٹی ...... یکم شعبان ۱۴۳۴ھ/ ۱۰؍جون ۲۰۱۳ء

صاحب کتاب

سرزمین ناسک صدیوں سے علم پروراور علم دوست حضرات کا گہوارہ رہی ہے۔اس کی کیمیائی خاک سے بہت سے ذرّے آفتاب ہوئے ہیں،جن کی فیض بخش کرنوں نے برصغیر کے اطراف واکناف کونور بداماں کیا۔اسی خاک کے ایک سپوت مفتی سید عبدالفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی بھی ہیں،جن کی گراں قدر تالیفات وتصنیفات نے واقعتاً گلشن اسلام کوشاداب وآباد کردیاہے۔

علامہ برصغیر کے اُن مایۂ ناز علما میں تھے جن کے وجود سے چودھویں صدی کوفخر و اِعزاز حاصل تھا۔آپ امام اہلسنّت بھی ہیں،اورمجاہد سنیت بھی۔آپ کے دم قدم سے ناسک اوراس کے اطراف میں عقیدۂ اہل سنت خوب پھلا پھولا،اورآپ جیتے جی اس کی آبیاری کا مؤمنانہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

نام ونسب: آپ کا اسم گرامی عبدالفتاح اورعرفیت سید اشرف علی ہے۔خانوادۂ نبوت کے گل سرسبد ہیں۔سلسلہ نسب یوں ہے :

سید عبدالفتاح بن سید عبداللہ حسینی قادری پیرزادہ گلشن آبادی،بن سید شمس الدین، بن زین العابدین،سید محی الدین،بن سید عبدالفتاح،بن سید شیر محمد،بن سید محمد صادق شاہ حسینی الخ،قدس اللہ اسرارہم۔آپ مذہباً حنفی اورمشرباً قادری ہیں۔

ولادت: آپ کی ولادت ۱۲۳۴ھ میں ہوئی۔ایک دین دار گھرانے اورعلم وفضل کے گہوارے میں آپ نے آنکھیں کھولیں۔سادات حسینی ہونے کے باعث آپ کا خانوادہ شروع ہی سے دکن کے علاقے میں 'پیرزادہ خاندان' کہلاتا تھا۔ابتدائی تعلیم گھر

کے روحانی اور علمی ماحول میں ہوئی۔ تحصیل علم کا آپ نے فطری ذوق پایا تھا؛ اس لیے شوقِ علم نے آپ کو کبھی گھر بیٹھنے نہیں دیا۔ جب بھی موقع ملتا علاقے کے علما و مشائخ سے اکتسابِ علم و فیض کے لیے نکل جاتے۔ نیز آپ نے حصولِ علم و فقہ کے سلسلے میں دور دراز کا سفر بھی اختیار فرمایا۔ آپ کے معروف اساتذہ میں کچھ کے اسماے گرامی یہ ہیں :

اَساتذہ: حضرت سید میاں سورتی، مولوی شاہ عالم بڑودوی، مولوی بشارت اللہ کابلی، مولوی عبد القیوم کابلی، مولوی بدرالدین کابلی، محمد عمر پشاوری، مولوی اشرف آخونزادہ، مولوی محمد صالح بخاری، مولوی محمد اسحٰق محدث دہلوی، مفتی عبدالقادر تھانوی، مولانا خلیل الرحمٰن مصطفےٰ آبادی، مولانا فضل رسول عثمانی بدایونی، مولوی محمد اکبر کشمیری، اور حضرت مولانا معلم ابراہیم باعلظہ وغیرہ- رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ-(۱)

میدانِ تعلیم: ان عظیم وجلیل بارگاہوں سے آپ نے کتب درسیہ کا فیض لیا۔ معقول ومنقول میں مہارت وحذاقت پیدا کی۔ خصوصاً علوم فقیہ اورصرف ونحو میں تبحر حاصل کیا۔ ۱۲۶۴ھ/۱۸۴۸ء میں امتحان سے فارغ ہوئے اور مفتی کی سند حاصل کی۔ پھر ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۶ھ میں عدالت دھولیہ ضلع خاندیس میں منصب افتا پر فائز ہوئے، جہاں صاحبان جج ومنصفان وصدر امین وقاضی وغیرہ کے محکموں اور عدالتوں سے ہر سال خصومات ونکاح وطلاق ومیراث و ہبہ ووصیت وغیرہ کے تعلق سے سینکڑوں سوال واستفتا آتے رہے، جن کے شافی وکافی جوابات فقہی متون کی روشنی میں علامہ دیتے رہے۔ ان مسائل واستفتا کے مسودوں سے کئی دفتر تیار ہوئے۔

منصب تدریس: جذبۂ خدمت خلق اور فروغِ علم کی لگن آپ کو مسند تدریس تک کھینچ لائی، اور ایک کامیاب مدرس کے طور پر آپ نے کئی دہائیوں تک تشنگانِ علوم وفنون

(۱) کیفیۃ العارفین، سید عبدالرزاق ابوالعلائی: ۶ ...... نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالحئی لکھنوی: ۱۲۸۶۔ مطبوعہ دار ابن حزم ...... تذکرہ علماے ہند مترجم: ۲۷۲، ۲۷۳۔

کوسیراب کیا۔ ۱۲۸۴ھ میں سرکاری الفنسٹن کالج وہائی اسکول بمبئ میں عربی وفارسی کے اُستادمقرر ہوئے، اور یہاں بھی آپ نے اوقاتِ درس کے علاوہ جم کے خدمت دین انجام دی۔(۱)

آپ کے تلامذہ ومستفیدین کی تعداد خاصی ہے، جن میں بعض ممتاز یہ ہیں: مولوی سیدنظام الدین، شیخ قطب الدین، قاضی سیدبچومیاں خاندیسی وغیرہ۔

اعزاز و اِفتخار: آپ کی خدماتِ جلیلہ کے اِعتراف میں حکومت انکلیشیہ نے آپ کو 'جسٹس آف پیس' (Justice of Peace) اور 'خان بہادر' کے خطاب واعزاز سے نوازا۔(۲) حکومت کی یہ مہربانی آپ برداشت نہیں کرسکے اور سارے مراتب ومناصب سے مستغنی ہوکرگلشن آباد (ناسک) میں آکرفروکش ہوگئے، اور یکسو ہوکرخدمت دین متین میں جٹ گئے۔

اِزدواج واولاد: آپ نے دوشادیاں کیں: پہلی پیرزادہ خاندان کی ایک بی بی شرف النساء سے ہوئی۔ پھران کی وفات کے بعددوسری شادی ۱۲۵۶ھ میں عائشہ بی بی سے کی۔ اورمولوی سیدامام الدین احمد، وسیدسراج الدین محمد دوسعادت مند بیٹے اپنے پیچھے یادگارچھوڑے۔(۳)

(۱) جامع الفتاویٰ (۱۳۰۳ھ) جلداول، دیباچہ، بتغیرقلیل۔ مطبوعہ فتح الکریم، بمبئ۔
(۲) نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالحیٔ لکھنوی: ۱۲۸۶۔ مطبوعہ دارابن حزم...... تذکرہ علماے ہندمترجم: ۲۷۲،۲۷۳۔
(۳) مولاناعبدالحلیم ساحلؔ کی تحقیق کے مطابق میرعبداللہ نامی آپ کے ایک تیسرے صاحبزادے بھی تھے۔ نیز مولانا نے جامع الفتاویٰ جلداول کے حوالے سے دوبیٹوں کے نام یہ بتائے ہیں: سیدمحی الدین، اورسید زین العابدین، حالانکہ ہمارے پاس موجود جامع الفتاویٰ کی جلداول ان تفصیلات پرکوئی روشنی نہیں ڈالتی۔ پھرچندپیراگراف کے بعدمولانا نے 'ازدواجی زندگی' کے تحت آپ کی اولاد کا ذکرکیا تو اس میں دونوں بیویوں سے دودوبیٹوں کا ذکرکیا ہے؛ مگران چاروں ناموں میں کہیں محی الدین اورزین العابدین کا ذکر نہیں کیا۔ خیر! ہماری تحقیق کے مطابق معتبرتاریخی ماخذ تطییب الاخوان، تذکرۂ علماے ہنداورنزہۃ الخواطر میں صرف دوبیٹوں ہی کا ذکرآیا ہے، اوران دونوں کے نام وہی تھے جواوپرمتن میں مذکورہوئے۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: ماہنامہ سنی دعوتِ اسلامی: اپریل ۲۰۱۳ء) -چریاکوٹی-

اخلاق وعادات: آپ خوش خوراک، خوش پوشاک، بامروّت، باوضع، اور پیکرِاخلاق ووفا تھے۔ چھوٹے بڑے ہر کسی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ بزرگوں کے ساتھ آپ کی عقیدت دیدنی تھی۔ تقویٰ وطہارت، اور لطافت ونظافت آپ کی گھٹی میں پڑی تھی۔ خداترسی، ہم دردی اور منکرالمزاجی کے پیکرِمجسم تھے۔ حق گوئی وبے باکی آپ کا نشانِ امتیاز تھا۔ حق کے معاملے میں آپ نے کبھی کسی مداہنت سے کام نہیں لیا۔ اوراس سلسلے میں لومۃ لائم کو کبھی آڑے نہ آنے دیا۔

فقہی خدمات: آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ 'جامع الفتاویٰ' پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے معمولات اہل سنت کے فروغ میں کیا قربانیاں پیش کی ہیں، اوران پر اٹھنے والے اعتراضات کے تاروپود کس طرح بکھیر دیے ہیں۔ اورصحیح معنوں میں یہ وہ مسائل ہیں جن کی بابت آج ہمارے مخالفین ہم سے دست وگریباں ہیں۔ خدا ان کی آنکھیں کھولے اور وہ دیکھیں کہ علامۂ اہل سنت کے کتنے بڑے محسن اورامام ہو گزرے ہیں۔ صاحب نزہۃ الخواطر شیخ عبدالحئی لکھنوی رائے بریلوی نے آپ کی سوانح کا آغاز یوں کیا ہے :

الشيخ العالم الفقيه ...... أحد الفقهاء المشهورين .(۱)

آپ کی کتب وفتاویٰ دیکھنے کے بعد آپ کی شانِ فقاہت کا اندازہ ہوتا ہے، نیز یہ بھی کہ اکابراہل سنت اور علماے اعلام کے ساتھ آپ کے تعلقات ومراسم کتنے گہرے تھے۔ چوٹی کے علما نے آپ کے فتاویٰ پر مہرِ تصدیق ثبت کی ہے، اورآپ کی تحقیق بلیغ کو سراہنے کے ساتھ آپ کو امام اہل سنت اور مجاہدِسنیت کے لقب سے یاد کیا ہے۔ تفصیل کے لیے جامع الفتاویٰ کی جلدیں ملاحظہ فرمائیں۔

---

(۱) نزہۃ الخواطر، شیخ عبدالحئی لکھنوی: ۱۲۸۶۔ مطبوعہ دارابن حزم۔

تائیدِ حق: آپ کے فتاویٰ میں مندرجہ ذیل مسائل کے جواز پر مدلل روشنی ڈالی گئی ہے: ایصالِ ثواب، زیارت کی نیت سے سفر کرنا، اولیا سے استمداد واعانت وندا، میلاد خوانی، سلام مع القیام، روحِ اطہر کا محفل میلاد میں حاضر ہونا، موے کی زیارت وتعظیم اور اس سے برکت حاصل کرنا، تقلید ائمہ اربعہ، مشائخ کے ہاتھوں پر داخل بیعت ہونا، علم غیب رسول، مردوں کو سمع وبصر وادراک کی قوت حاصل ہونا، تدفین کے بعد اذان کہنا، قبر پر پھول چڑھانا، نمازِ فجر وعصر کے بعد مصافحہ کرنا، تیجہ، دسواں، بیسواں اور چہلم منانا، اعراسِ اولیا کا بیان، نذرونیاز اور منت اولیا، بیانِ حیلہ واسقاط، سوادِ اعظم اہل سنت وجماعت کی حقیت اور بہتر فرقوں کا ردوغیرہ۔(۱)

ردوابطال: عقائدوافکارِ اہل سنت کے موضوع پر آپ نے جاء الحق کے انداز کی ایک مبسوط وبے مثال کتاب 'تحفہ محمدیہ درردِ فرقہ مرتدیہ' کے نام سے تحریر فرمائی، جس میں یہی سب مباحث کثیر دلائل وبراہین کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، نیز اس میں نو پید فرقہ وہابیہ کی ولادت وخباثت کا بھرپور نقشہ کھینچا ہے۔ نیز غیر مقلدوں اور نام نہاد سلفیوں کی بھی جابجا گوشمالی کی ہے۔

مولانا عبدالحلیم ساحلؔ کی شہادت کے مطابق جن دنوں مفتی عبدالفتاح ممبئ میں قیام پذیر تھے، وہ زمانہ ممبئ کے مسلمانوں کے لیے بڑا ہی پرآشوب تھا۔ مسلمانوں کے درمیان اعتقادی بحثوں، مناظروں اور معرکہ آرائیوں کا خوب دار دورہ تھا۔ فرقہ وہابیہ کے مقابل اہل سنت وجماعت کے علما وفضلا نبرد آزما تھے جن کے سرخیل وقافلہ سالار مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی تھے؛ کیوں کہ آپ اس وقت مرجع علما تصور کیے جاتے تھے۔ اور شاید اسی زمانے میں آپ نے مذکورۃ الصدر کتاب تصنیف فرمائی جس میں فرقہ وہابیہ کا رد بلیغ کیا ہے۔

(۱) یاد رہے کہ یہ تفصیلات صرف جامع الفتاویٰ جلد اول کی روشنی میں فراہم کی گئی ہیں، جلد ثانی سردست ہماری تحویل میں نہیں ہے۔ -چریاکوٹی-

ندوہ سے رجوع: جس وقت تحریک ندوہ کا طوفانِ بلاخیز اُٹھا، تو بیشتر لوگ اس کے اَغراض ومقاصد جانے بغیر دین کی ایک تحریک سمجھ کر اس کے دست وبازو بن گئے؛ لیکن جب علماے اہلِ سنت نے اس تحریک کا گہرائی وگیرائی سے جائزہ لیا اور اس کے نقصانات ومفاسد پر مطلع ہوئے تو فوراً دامن جھاڑ کر اس سے یک طرف ہو گئے۔ ایسے ہی خوش بختوں میں ایک امام اہلسنّت، مجاہد سنّیت، محدثِ ناسک، حضرت علامہ مفتی سید عبدالفتاح حسینی گلشن آبادی بھی تھے، جو اِبتداءً 'ندوۃ العلما' کے خاص اَراکین میں تھے؛ لیکن شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا محدث بریلوی کی تنبیہ اور کشفِ حقائق کے بعد وہ ندوہ سے یک لخت بے تعلق ہو گئے۔ بقول مولانا اُستاد زمن حسن رضا بریلوی:

> نیز بتوفیق الٰہی جناب مفتی مولوی سید عبدالفتاح صاحب حسینی گلشن آبادی، ساکن ناسک، درگاہ محلّہ، رکنِ جلیلِ ندوہ نے بھی اس صریح وجلیل فتویٰ پر مہر ثبت فرمائی، اور اقوالِ ندوہ پر ضلالت وگمراہی والحاد وغیرہ جملہ مراتب مندرجہ فتوی کے نسبت صاف لکھ دیا کہ المجیب مصیب فیما قال۔ مجیب نے جو کچھ بیان کیا سب حق ہے۔ والحمدللہ رب العالمین۔

ایک مولانا سید عبدالفتاح گلشن آبادی ہی نہیں، ندوہ کا اصل چہرہ سامنے آنے اور اس کی قلعی کھل جانے کے بعد کتنی کثیر تعداد میں علما ومشائخ اس سے الگ ہو گئے۔ اس کی تفصیلات جاننی ہو تو استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی کا مایۂ ناز کارنامہ 'اشتہاراتِ خمسہ' کا مطالعہ فرمائیں۔ یہ کتاب اب نایاب نہیں رہی، ہم نے 'رسائل حسن' میں اسے شامل کر دیا ہے۔ لہٰذا تحقیق وتفصیل کے لیے اس کا مطالعہ فرمائیں۔

خدماتِ جلیلہ: آپ کی پوری زندگی درس وتدریس اور وعظ وخطابت کی نذر ہوگئی۔ علم وفضل کے لحاظ سے آپ کا مقام معاصرین میں امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ کامیاب مدرس وفقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بے مثال خطیب اور زود رقم مصنف ومحقق

بھی تھے۔عربی وفارسی اوراُردو میں کئی درجن کتابیں آپ کےنوکِ قلم سےنکلیں۔ان میں سےبعض یہ ہیں :

تحفۂ محمدیہ، تاریخ الاولیاء(دوجلدیں)، جامع الفتاوی(چارجلدیں)، دولت بے زوال وبرکت حال ومآل، کلید دانش(فارسی)، کلید دانش (اُردو)، مرغوب الشعراء، تاریخ انگلستان، تاریخ افغانستان، تاریخ روم، الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات، رحمۃ للعالمین، فیض عام، اشرف المجالس، صد حکایات...... مجامع الاسماء، فارسی آموز(دوحصہ)، تشریح الحروف، تعلیم اللسان، خزانۃ العلوم(دوجلدیں)، اشرف القوانین، خزانۂ دانش، تحفۃ المقال، اشرف الانشاء، خلاصہ علم جغرافیہ، جغرافیہ عالم، مصادر الافعال۔ تحفۃ المقال، عربی بول چال...... مناظرۂ مرشد آباد، تحفۃ الموحدین، اظہارالحق، تحفہ عطرین، تائیدالحق...... دیوان اشرف الاشعار، توشہ عاقبت، ترجمہ قصیدہ بردہ۔(۱)

وفات: آپ کی وفات ۱۵رصفر۱۳۲۳ء کوممبئی میں ہوئی، اوروہیں مشہورومعروف مینارہ مسجد کے بیس منٹ (Basement) کے سمت مغرب میں سپردِخاک کیے گئے۔ ’خدارحمت کندایں عاشقانِ پاک طینت را‘۔

ناکارۂ جہاں

محمدافروز قادری چریاکوٹی

جامعۃ المصطفیٰ ردلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

دوشنبہ،۲رشعبان المعظم۱۴۳۴ھ......۱۱رجون ۲۰۱۳ء

(۱) جامع الفتاویٰ، دیباچہ......تذکرہ علماے ہندمترجم:۲۷۳۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، الحمد للّٰہ رب العالمین ، والعاقبۃ للمتقین ، والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ وأصحابہ وأتباعہ أجمعین . أما بعد !

فقیر حقیر سراپا تقصیر مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری عرف سید اشرف علی گلشن آبادی برادرن اسلامیہ کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ ایک روز جناب عمدۃ العلما والسالکین حضرت استادنا ومرشدنا مولوی عبد القیوم نقشبندی مجددی کابلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب 'بستان العارفین' کا مطالعہ کررہا تھا، اس میں یہ حدیث شریف پڑھنے میں آئی :

من احتَجَتم یوم الأربعاء والسّبت فأصابه الألم فلا یلومن إلا نفسَه .

یعنی جس نے بدھ اور سنیچر کے دن پچھنے لگوائے ، پھر درد پیدا ہو گیا تو اپنی جان کو روئے ، یعنی خود کو ملامت کرے۔

بندے نے عرض کی: **الیوم یوم اللّٰہ** . یعنی سب دن خدا کے بنائے ہوئے ہیں، یہ تخصیص کس سبب سے ہوتی ہے؟۔

حضرت نے فرمایا: سعد و نحس اور نیک و بد' سب حق تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں؛ لیکن خیر وشر کا اِختلاف بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی بتایا ہے، اور بحکم **مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوَی** بغیر وحی واِلہام حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاے کرام کچھ نہیں فرماتے۔

چنانچہ حکایت ہے کہ ایک تونگر تاجر کی عادت تھی کہ ہمیشہ بدھ کے روز سال میں دو تین مرتبہ پچھنا لگواتا تھا۔ کسی طالبِ علم نے اس کو اس کام سے منع کیا، تو تاجر نے کہا: یہ فقط وہم ہے، خدا نے سب دن پیدا کیے ہیں؛ الغرض! چند روز کے بعد اس کی دولت میں زوال آیا، اور ایک ایسا مرضِ شدید لاحق ہوا کہ حکما سے علاج دشوار ہوا۔

اس تاجر نے شب وروز درودِ شفا کا ورد کرنا شروع کیا، خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اس سے منھ پھیر لیا ہے۔ تاجر نے عرض کی کہ مجھ سے کیا تقصیر ہوئی جو آپ خفا ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے دین اسلام کے علما واولیا نے جو عمل کرنے یا نہ کرنے کو فرمایا اور اس کی تاثیر بیان کی، وہ سچ ہے۔ تو محض اپنی ضد سے اس پر عمل نہیں کرتا ہے، تو یہ تیرے افعال کی شامت ہے کہ دولت وتندرستی کو زوال آیا اور مفلسی و بیماری نے منہ دکھایا۔ فجر کو تاجر اٹھا توبہ کی اور درود شریف کی برکت سے ہدایت کی راہ ملی۔

جب یہ حکایت حضرت مولوی صاحب علیہ الرحمہ نے بیان کی، آب دیدہ ہو گئے، راقم کے اندر بھی رقت پیدا ہوئی، پھر فرمایا: کتاب 'إظها ر الدیسار والأعسار' دیکھو کہ اس میں جملہ آدابِ اسلام' احادیث کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔

راقم نے کئی مسائل احادیث اور اقوالِ بزرگانِ دین کے ساتھ اس میں سے لکھ لیے، معلوم ہوا کہ ہر شخص دارین کی تونگری چاہتا ہے، اور درویشی ومفلسی سے بیزار ہوتا ہے؛ لیکن بحکمِ الإنسان حریصٌ فیما مُنِعَ (۱) کام ایسا کرتا ہے جس کے سبب تونگری کی برکت جاتی ہے، اور مفلسی کی شامت در پیش آتی ہے۔ نیز اس شخص کو معلوم نہیں ہوتا کہ بد بختی کدھر سے آئی اور نیک بختی کہاں گئی۔

(۱) یعنی انسان کی فطرت میں یہ بات رکھ دی گئی ہے کہ وہ منع کردہ چیزوں کو کرنے کا حریص ہوتا ہے۔

اُمید ہے کہ اس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے درویش' تونگر ہوجائے گا اور تونگر اپنی دولت بچائے گا، اور وہ کام نہ کرے گا جس سے مفلسی آئے، اور تونگری جائے۔ تُعْرَفُ الأَشْيَآءُ بِأَضْدَادِهَا(۲) کی رو سے دارین کی تونگری' برکت واقبال ہے، اور دارین کی مفلسی نکالِ جنجال (یعنی وبال کا جال) ہے۔

اس لیے راقم نے مسلمان بھائیوں کے فائدے کے واسطے بوقت مطالعہ تفسیر و حدیث اور فقہ ووعظ کی کتب سے' سعادت وشقاوت پہچاننے کے اقوال واعمال استنباط (چھانٹ) کر کے یہ رسالہ لکھا، اور (تفسیر وحدیث وفقہ وغیرہ ہر قسم کی) عربی عبارت و اشعار کو ایک سو مسائل اور ایک سو فوائد میں بالترتیب جمع کیا۔ اور دوسرے باب میں برکت کے وہ عمل وفوائد رقم کیے جن سے حال ومستقبل میں تونگری حاصل ہوجائے۔ اس کتاب کا نام میں نے 'دولت بےزوال وبرکتِ حال ومآل' رکھا۔ وهو حسبي ونعم الوكيل، نعم المولى ونعم النصير .

باب اوّل: سومسائل کے بیان میں

اگر اس میں سے عربی عبارت مع ترجمہ زبانی یاد کرلے تو عربی کلام سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ اس میں اکثر حدیثیں ہیں۔ (اور حدیث میں آتا ہے کہ) جو چالیس حدیثیں یاد کرے گا قیامت کے دن اس کا حشر علما کے ساتھ ہوگا۔(۲)

مسئلہ-۱

'قوۃ القلوب' میں لکھا ہے کہ عمل صالح کرنے سے دنیا وآخرت کی تونگری حاصل

(۱) یعنی ہر شے کی قدر وقیمت کا اندازہ اس کی ضد سے لگایا جاتا ہے۔
(۲) چالیس احادیث یاد کرنے کی بہت سی فضیلتیں آئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: شعب الایمان بیہقی:۴/۲۴۷ حدیث:۱۶۸۴......کنز العمال:۱۰/۲۲۴ حدیث:۲۹۱۸۲۔

ہوتی ہے، اور نہ کرنے سے دنیا وآخرت کی مفلسی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کی ضد کہ عمل طالح یعنی بدکام کرنے سے تونگری اور دنیا وآخرت کا اقبال جاتا ہے اوراس کے نہ کرنے سے دنیا وآخرت کی دولت وبرکت آتی ہے۔ یہ چار قسمیں ہوگئیں :

قسم اوّل: بہترین انسان شریعت کے نیک عمل کرتے ہیں، اور ممنوعاتِ شرعیہ سے بچتے اور احتراز رکھتے ہیں۔

قسم دوم: شریعت کے نیک عمل کرتے ہیں، اور بدعمل منہیات سے احتراز اور پرہیز نہیں کرتے۔

قسم سوم: نیک اور بد دونوں عمل نہیں کرتے۔

قسم چہارم: بدعمل کرتے ہیں اور نیک عمل نہیں کرتے۔

ہر ایک شخص کو اپنے دل (میں جھانک کر دیکھنا چاہیے) کہ ہم کون سی قسم کے انسان ہیں، نیز ہم ہر روز اپنے کاموں کا حساب رکھیں کہ نیکی زیادہ ہوتی ہے یا بدی۔ کیوں کہ اسی کے مطابق انھیں دنیا وآخرت میں رنج وراحت حاصل ہونے والی ہے۔

مسئلہ-۲

طہارت۔**الطهارة بركةٌ فى الدنيا والأخرة .**

یعنی (لباس وبدن کو) پاک رکھنا کہ اس سے دنیا وآخرت میں برکت نصیب ہوتی ہے۔

نیز تونگری ودولت بڑھتی ہے۔ ساتھ ہی آخرت کا رزق- جو ثواب اور اعمالِ حسنہ کا نتیجہ ہے- اس میں بھی برکت وزیادتی ہوتی ہے۔

'احیاء العلوم' میں لکھا ہے کہ دنیا کی مفلسی اور درویشی سے جتنا آدمی خوف کرتا ہے

اگراس کا آدھا پاؤ آخرت کے افلاس سے خوف کرے تو کبھی دوزخ میں نہ جائے گا؛ کیونکہ دنیا کی بھوک اور پیاس کی مفلسی میں گداگری سے عمر گزر جاتی ہے؛ مگر آخرت کی مفلسی-معاذاللہ-(یہ ہوگی کہ) بھائی بھائی سے، باپ بیٹے سے اور بیوی خاوند سے دور بھاگیں گے۔ مانگے بھیک نہ ملے گی۔ اغنیا اپنی بدکاری، جہالت اور بے دینی کے سبب بھکاری بنیں گے۔ اور جو فقرا ہیں وہ آخرت میں اپنی قناعت وعبادت ،صبر وتحمل اور ریاضت کے سبب تونگراور امیرالامراء بن کر بیٹھیں گے۔

مسئلہ-۳

الصّلوٰۃ مع الجماعۃ .

یعنی ہمیشہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا۔

اس سے نیک بختی اور تونگری کی برکت حاصل ہوتی ہے، بدبختی ومفلسی دور بھاگتی ہے۔ اور جماعت کو ترک کرنے نیز بالکل نماز نہ پڑھنے سے برکت ختم ہو جاتی ہے، اور آفت ومفلسی گھیر لیتی ہے۔ منہاج العابدین میں مرقوم ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

اطلعت لیلة المعراج علی النّار فرأیت أکثر أھلھا الفقراء
قا لوا یارسول اللّٰہ من المال قال لا من العلم .

یعنی معراج کی شب میں نے دوزخ کی سیر کی۔ دیکھا کہ اس میں اکثر فقرا ہیں۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا مال کی وجہ سے؟۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں علم سے مفلس (ہونے کے باعث)۔

حجۃ الاسلام امام غزالی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے :

فمن لّم یتعلّم لایتاتی لهٗ أحکام العبا دة و القیام بحقوقھا.

یعنی جس شخص نے علم حاصل نہیں کیا وہ عبادت کے احکام اور اس کے آداب کو

برابر بجانہیں لاسکتا۔

یہاں سے معلوم ہوا جو بےعلم' مال وزر کے دھنی ہیں درحقیقت وہ فقیر ہیں، اور اگر آخرت کی پونجی جمع نہ کرسکے تو آخرت کے بھی فقیر ہیں۔

مسئلہ-۴

'مشارق الانوار' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

أ تـدرون مـن الـمفلس؟ قالوا المفلس فينا من لا درهم لهٗ ولا متـا ع . قـال إنّ الـمـفـلـس مـن أمتـى من يأتى يوم القيمٰه بـصـلوة وصيام و زكوٰة ويأتى قد شتم هذا وقذف هٰذا واَكَلَ مـال هٰـذا وسـفـک هٰذا وضرب هٰذا، فيأتى هٰذا مِن حسناته قبـل أن تـقـضـى مـا عليه أخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم يطرح فى النار .

یعنی ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو مفلس آدمی کون ہے۔ صحابہ نے عرض کی: جس کے پاس مال و دولت نہیں اس کو ہم مفلس اور درویش کہتے ہیں۔ فرمایا: میری امت کے مفلس قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا ثواب لے کر آئیں گے، پھر اس کے حقدار مدعی جن کو اس نے گالی دی ہے، برا کہا ہے، اِن کا مال کھایا ہے، قتل کیا ہے، اور مارا ہے، اس کی نیکیاں اس کے عوض میں ان کو دے دی جائیں گی۔ اگر اس سے بھی تقاضا پورا نہ ہوا تو آخر ان کے گناہ کا بوجھ اس کے سر پر رکھا جائے گا اور دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

مسئلہ-۵

إن موجبات الفقر تكوير العمامة جالسا ولبس السراويل قائما .

یعنی عمامہ شریف بیٹھ کر باندھنا اور پائجامہ کھڑے ہوکر پہننا نحس ہے، فقیری اور بدبختی لاتا ہے۔

دوسری روایت میں :

مـن تسـرول قـائما وتعمّم قاعدا ابتلاءُ اللّٰه تعالیٰ ببَلاءِ لا دواء لهٗ .

یعنی جو شخص پائجامہ کھڑے ہوکر پہنے اور عمامہ بیٹھ کر باندھے تو خداے تعالیٰ اس کو ایک ایسی بلا میں گرفتار کرے گا کہ جس کی کوئی دوا نہیں۔

کپڑا قبلہ کی طرف منہ کرکے پہننا چاہیے سوائے پائجامہ کے؛ کیونکہ پیروں کو قبلہ کی طرف لمبا کرنا بے ادبی ہے۔ اگر عمامہ شریف لمبا ہے تو بیٹھ کر باندھے؛ مگر دو چار پیچ کھڑے رہ کر ہی باندھے۔

مسئلہ-٦

أكل الطّعام عند الميت .

یعنی میت کے نزدیک بیٹھ کر کھانا کھانا درویشی لاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے :

الأكل والشرب في المقابر من النفاق ويقسي القلب .

یعنی قبرستان میں کھانا پینا نفاق پیدا کرتا ہے، اور دل کو سخت بنادیتا ہے۔

مسئلہ-٧

والبول عريانا .

یعنی برہنہ ہوکر پیشاب کرنا تنگدستی لاتا ہے۔

اسی طرح راستے اورلوگوں کے مجمع میں بھی پیشاب کرنا منع ہے۔

مسئلہ-۸

اتيان النساء عريانا بالوطئ.

یعنی عورتوں سے بالکل برہنہ ہوکرصحبت نہیں کرنا چاہیےاس میں نحوست ہے۔

اگرحمل رہااورفرزند ہواتو بےحیا ہوگا۔

دوسری حدیث میں ہے :

إذا أتى أحدكم أهلهٔ فليلق على ظهره وعجزه أو على ظهرها وعجزها ثوبا ولا يتجردان كتجرد العيرين .

یعنی اگرکوئی تم میں سے اپنی بی بی کے ساتھ صحبت کرےتو اپنی پشت وسرین پر کپڑا اڈھانپے اوراس کے بھی بدن پر کپڑا اڈھانپے،اونٹ کی طرح بالکل برہنہ نہ ہو۔

مسئلہ-۹

ابتياع الخبزمن الفقرآء .

یعنی فقیروں کے پاس سے بھیک کی روٹیاں خریدنا نحس ہے۔

ایسا کرنے سے درویشی آتی ہے،اورتونگری جاتی ہے۔اسی طرح ان کے پاس کا بھیک کا اناج خریدنا بھی منع ہے۔

مسئلہ-۱۰

الأكل ما خرج من الأسنان .

یعنی جو دانتوں میں سے خلال کرتے وقت نکلے اس کا کھانا منع ہے بلکہ اسے تھوک دینا چاہیے۔

مسئلہ-۱۱

تخليل الأسنان من كل خشبة .

یعنی ہر ایک طرح کی لکڑی سے خلال کرنا منع ہے۔

اور یہ ازراہِ شفقت فرمایا ہے۔ ہری ڈالی سے خلال کرنے سے منہ سے گندی بو آئے گی، بانس کی لکڑی سے خون آئے گا، انار کی لکڑی سے خارش ہوگی، دوپ کے تنکے سے چہرے پر سیاہ دھبے پیدا ہوں گے، دھنیا کی لکڑی سے بینائی کمزور ہوگی، اور پنکھا وغیرہ کی لکڑی سے دانتوں میں درد پیدا ہوگا، زیرہ کی لکڑی سے دردسیہ پیدا ہوگا، گلاب کے تنکے سے دماغ کمزور ہوگا، گاجر کے تنکے سے تنگدستی پیدا ہوگی؛ لہٰذا خلال کے لیے بہترین لکڑی نیم کی ہے، یا زیتون، شفتالو، یا بادام وغیرہ کی لکڑی۔ مسلمان بھائی کو خلال کرنے کے لیے تنکا دینا بڑا ثواب ہے۔

مسئلہ-۱۲

ترك غسل القدر والقصعة غير مغسولة .

یعنی رات بھر ہانڈی اور پیالے (برتن وغیرہ) کو بغیر دھوئے رکھنا منحوس ہے۔

و من السنة أن يلعق أصابعهٗ قبل أن يمسح بالمنديل ومن

السنة أن يلمس القمعة .

یعنی اورسنت یہ ہے کہ کھانے کے بعد انگلیاں رومال سے پوچھنے سے پہلے چاٹنی چاہیے چاٹنا کپڑے سے پوچھنے قبل اورسنت ہے کہ پیالہ سالن کا چاٹ لینا یعنی انگلی سے صاف کر لینا۔

إذا لعق الرجل القصعة فقالت القصعة اللّٰھمّ اعتقه من النار كما أعتقني من يد الشيطان .

یعنی جب آدمی پیالہ چاٹ لیتا ہے تو پیالہ دعا دیتا ہے کہ اے خدا! اس کو جہنم کی آتش سے آزاد کر جیسا کہ اس نے مجھ کو شیطان کے ہاتھ سے آزاد کیا ہے۔

خصوصاً دودھ کا برتن فیرنی شیر برنج وغیرہ صاف کرنا جھوٹا لگا ہوا نہیں چھوڑنا۔

مسئلہ-۱۳

ترك الإناء غير محموء ة أو غير المغطي .

یعنی کھانے اور پینے کا برتن بغیر سرڈھکی ڈھاپنے کھلا منھ رکھنا درویشی لاتا ہے۔

'مشارق الانوار' میں ہے :

غطؤا الإناء وأوكؤا السقاء فإن في السنة ليلة ينزل فيها وباء لائم بإناء ليس عليه غطاء أو سقاء ليس عليه وكاء لا ينزل فيه من ذالك الوباء .

یعنی برتنوں کو ڈھانپ کر اور مشک کا منھ باندھ کر رکھو؛ کیونکہ برس میں ایک رات ایسی آتی ہے کہ اس میں آسمان سے وبا نازل ہوتی ہے جس برتن پر سرپوش نہیں اور جس مشک کا منھ بندھا ہوا نہیں ہوتا اس کے اندر اُترتی ہے۔

اور ایسا بھی وارد ہے کہ جو برتن شب کو کھلا رہتا ہے شیطان اس میں اپنا لعابِ دہن

ڈالتا ہے جو شخص اس میں سے کھائے یا پیے بیمار ہو جاتا ہے۔

مسئلہ-۱۴

خیاطة الثوب علی نفسه أو بدنه .

یعنی کپڑے کا اپنے بدن ہی پر سینا اُتارے بغیر شامت لاتا ہے۔

مسئلہ- ۱۵

قرض العانة بالمقراض .

یعنی قینچی سے زیرناف کے بال کاٹنا نحس ہے۔

چاہیے کہ استرے سے یا نورہ سے پاک صاف کرے۔

مسئلہ- ۱۶

قص الشعر والظفر بأسنانه .

یعنی بال اور ناخن کو دانتوں سے کترنا درویشی لاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے :

لا تقلموا الأظفار بأسنانکم فانه یورث البرص ولکن قلموا بالمقراض فانه فیه شفاء .

یعنی تم اپنے دانتوں سے اپنے ناخن مت کترو؛ کیوں کہ ایسا کرنے سے برص کی بیماری ہوتی ہے، ہاں قینچی سے کترو کہ اس میں شفا ہے۔

مسئلہ- ۱۷

إطفاء السراج بالنفخ أوبالنفس .

یعنی چراغ پھونک کر بجھانا ممنوع ہے۔

مسئلہ-١٨

التهاون بالصلوٰة .

یعنی نماز پڑھنے میں سستی کرتا درویشی لاتا ہے۔

جیسا کہ آدمی کسی کام میں مشغول ہے نماز کا وقت ہوا اذان سنی؛ مگر نہیں اٹھا یہانتک کہ وقت تنگ ہو گیا تو اسے تہاون کہتے ہیں؛ کیونکہ ابتداے وقت میں صلوٰۃ طلاے خالص کی مانند ہے، ایک گھڑی کے بعد روپے کی طرح ہے، اور گھڑی بعد تانبے کے سکے کی طرح ہے۔ پھر جو آخری وقت ہے وہ لوہے، پتھر اور مٹی کی مانند ہے۔ جب وقت چلا گیا اور اس شخص نے نماز نہ پڑھی تو گویا (نہ صرف) سونا روپیہ کھویا بلکہ تانبا لوہا بھی کھودیا، اور مٹی پتھر بھی نہ ملا۔

فرشتے اس پر افسوس کرتے ہیں۔ اگر کھیلنے کے کام میں یا گانا بجانا سننے میں بیٹھ کر نماز کا وقت کھویا تب تو فرشتے لعنت کرتے ہیں کہ تو نے اپنے مالک کا حکم توڑا، اب اس کا دیا ہوا رزق کیسے کھاتا ہے۔ مت کھا؛ اسی لیے شطرنج، گنجفہ، تختہ نرد، چوسر، قمار وغیرہ کھیلنے والوں پر سلام کرنے کا حکم نہیں ہے؛ کیونکہ وہ شیطان کے تابع میں گئے، خدا کے سلام اور دینِ اِسلام کی تحیت ورحمت سے محروم ہیں۔

نفس شیطان ہمیشہ بندے کو خدا کی نافرمانی کی طرف دوڑاتا ہے تاکہ دوزخ میں ڈالے، اور بنی آدم کا دشمن ابلیس خوش ہو۔ (خواہ) بنی آدم کے دوست حبیبِ خدا سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرزدہ اور ناخوش ہوں۔ 'تحفۃ النصائح' میں لکھا ہے ؎

در نرد یا شطرنج کس دستی زند بازی کند

درلحم خوکان خون شان گویا کند او دست تر

مسئلہ-۱۹

ذهاب السّوق بكرة والرجعة أخيرا .

یعنی سب سے پہلے بازار جانا اور سب سے اخیر میں واپس آنا۔

کیونکہ یہ حکم خاص مسجد کے واسطے ہے کہ سب کے اوّل داخل ہونا، نماز کے انتظار میں بیٹھنا، اور جب سب دعا مانگ کر چلے گئے تو اس کے بعد مسجد سے باہر آتا کہ رحمت کے فرشتے اس کا اِستقبال کرتے ہیں؛ مگر تجارت پیشہ دوکاندار چونکہ ناچار ہے تو صبح سے شام تک بازار میں رہنا پڑتا ہے؛ مگر نماز ترک نہ کرے۔

مسئلہ-۲۰

النظر إلىٰ أسفل النعل .

یعنی جوتے کا تلوہ دیکھنا یعنی اوندھے پڑے ہوئے جوتے کو دیکھتے رہنا اور اسے سیدھا نہ کرنا بد ہے۔

اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے کہ اس کا تخت ہے۔

مسئلہ-۲۱

شرب الماء من عروة الأناء .

یعنی لوٹے کی ٹونٹی سے پانی پینا بد ہے۔

پیالے میں نکال کر پینا چاہیے۔

مسئلہ-۲۲

مسح الوجه با لذّيل اوبالكمّ .

یعنی دامن یا آستین سے منھ پونچھا بد ہے۔

رومال دست رومال سے صاف کرنا ادبِ اسلام ہے۔

مسئلہ-۲۳

المشي بين الأغنام .

یعنی بکریوں کے ٹولے میں گھس کر چلنا بد ہے۔

خصوصاً شام کے وقت کہ اس دم ریوڑ میں ایک شیطان جو بلائے مارد ہے بکرے کے سینگ پر سوار ہو کر جنگل سے شہر میں آتا ہے اس کی ایذا کا خطرہ ہے، چونکہ اس سے بچانا لازم ہے۔

مسئلہ-۲۴

غسل اليدين بالطين .

یعنی مٹی مل کر ہاتھ دھوتا درویشی لاتا ہے۔

ددرغ ترش جغرات برگ اشنان سے سر دریش کا میل دھوتے ہیں۔ گیہوں یا چنے کے آٹے سے بھی ہاتھ دھونا منع ہے کہ اس میں اناج کی بے ادبی ہے۔ صابون وغیرہ سے جائز ہے بعض نے مٹی اور آٹے سے ہاتھ دھونا جائز مع الکراہت لکھا ہے؛ سو بہت چیزین اور احکام شرعیہ جائز مع الکراہت ہیں چنانچہ 'عمدۃ الابرار' میں جنب اور بے وضو کا اذان

دینا، بندۂ فاسق نابینا، سودخور، اورشرابی کی امامت کرنا جائز مع الکراہت ہے۔

بلی اور چوہے کا جھوٹا پانی پینا یا وضو کرنا جائز مع الکراہت ہے۔غرض! تقویٰ اور فتویٰ میں کچھ فرق رہنا چاہیے۔

مسئلہ-۲۵

الشّتم واللّعن علی الأولاد یورث الفقر .

یعنی گالی دینا اور لعنت کرنا اپنی اولاد کو درویشی لاتا ہے۔

اسی طرح فقیر وسائل کو جھڑکنا تونگر کو فقیر بناتا ہے۔اگر ایک دن میں دس مرتبہ گالی کا لفظ یا شرمگاہ کا نام زبان سے نکلا تو رحمت کے فرشتے اس سے الگ ہوجاتے ہیں۔اولاد کو نیک نام سے پکارنا، نرمی سے نصیحت کرنا علم دین کی ترتیب کرنا کہ وہ خدا کی امانت ہے، پرورش کے واسطے تمہارے ہاتھ میں دیے گئے ہیں، حلال روزی پیدا کرنے کا ہنر اور حرام سے بچنے کا طریق ان کو سکھانا تم فرض ہے ؎

بیاموز پرورده رادست رنج
اگر دست داری چو قاروں بگنج

یعنی اپنے بچوں کی پرورش کرو۔ان کو روٹی کمانے کا کچھ ہنر سکھاؤ، اگرچہ تمہارے پاس قارون کا خزانہ اور مال وزر ہے تو اس کا کیا اعتبار، نہ معلوم ان کو ملے گا یا نہیں، اور اگر ہنر آتا ہے تو کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

مسئلہ-۲۶

الإبتداء بالیمین .

یعنی سیدھے ہاتھ سے ابتدا کرنا۔

سیدھے ہاتھ سے کپڑا پہننا، سیدھا پاؤں پہلے پائجامہ میں ڈالنا، گھر پہلے سیدھا پاؤں بسم اللہ بول کر دروازے کے اندر رکھنا خصوصاً مسجد میں داخل ہونے کے وقت سیدھا پاؤں پہلے داخل کرنا بڑی برکت رزق کی علامت ہے، اورالٹااس سے کرنا یعنی بایاں پاؤں پہلے پائجامہ میں ڈالنا، یابائیں ہاتھ کی آستین اوّل پہننادرویشی اورشامت بد کی علامت ہے۔

مسئلہ۔ ۲۷

الضحک في المقابر .

یعنی قبرستان میں ہنسادرویشی کی علامت اورکمالِ غفلت ہے۔

وہ تو خوف اور غیرت کی جگہ ہے۔ کیسے کیسے بادشاہ، امیر، تونگر، عالم، فاضل وہاں آسودہ ہوئے۔ (نہ جانے) کیا حال ہوگا!۔ یہ خیال کرتے ہوئے اپنی موت کو یادر کھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ صاحب ایمان جب ہرروز چالیس مرتبہ توبہ کرتا ہے اور چالیس مرتبہ اپنی موت یادکرتا ہے، تو اس کی عمرورزق میں برکت ہوتی ہے، وہ کبھی مفلس، ننگا بھوکا نہ رہے گا۔

مسئلہ۔ ۲۸

التقدم علی المشایخ .

یعنی بطورفخروحقارت بزرگوں کے آگے آگے چلنامفلسی لاتا ہے۔

'بستان العارفین' میں ہے کہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں کسی شخص نے اپنی بدحالی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا :

لعلّک قدّمت علی من ھو أسنّ منک .

یعنی شاید تو راہ میں کسی بزرگ آدمی کے آگے آگے بے ادبی سے چلا ہے، اس بے ادبی کے باعث رزق کی برکت ختم ہو جاتی ہے، اور شامت مفلسی آتی ہے۔ یہ چھوٹی سی بے ادبی کتنی بڑی تاثیر واَثر رکھتی ہے کہ آدمی کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ وہ کبھی اپنی تدبیر پر ہنستا ہے اور کبھی اپنی تدبیر پر روتا ہے۔

'صلوٰۃ مسعودی' میں لکھا ہے کہ ایک روز حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اپنے گھر سے ایک مسئلہ دریافت کرنے کے لیے رسول اللہصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل دیے، راہ میں ایک بوڑھا یہودی ملا جو چلتے چلتے آپ سے کچھ باتیں کرنے لگا، آپ اس کو جواب دیتے رہے اور چلتے رہے۔

یہودی آپ کی سرعت رفتار کے سبب آپ کے ہمراہ نہ چل سکا اور پیچھے رہ گیا۔ جب آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے تو مسئلہ کی صورت پوچھنا ہی بھول گئے۔ بہت پریشان ہوئے بالآخر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی کہ ایک مسئلہ کی صورت پوچھنے کی خاطر آپ کے حضور میں جلد چل کر گھر سے آیا ہوں؛ مگر وہ صورت فراموش ہوگئی، اور فراموشی ایک بڑی بلا ہے خصوصاً عالم شخص کے لیے۔

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: راہ میں شاید کسی پیر مرد کے ساتھ چلنے میں سبقت کرکے آئے ہو۔ آپ نے کہا: ہاں ایک یہودی کافر ملا تھا اور مجھے مسئلہ دریافت کرنے کی جلدی تھی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اس بوڑھے سے معافی مانگو، اس کا دل شکستہ ہوا ہے، جب وہ خوش ہوگا تب یہ بلا فراموشی کی خدا تمہارے دل سے اٹھالے گا۔

چنانچہ اسی وقت حضرت علی اس بوڑھے یہودی کے پاس آئے، عذرخواہی کی، اس بزرگ آدمی نے اہل اسلام کی تواضع وانکساری دیکھی تو فوراً مسلمان ہوگیا اور آپ کے ہمراہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری سے مشرف ہوا اور حضرت

علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کو بھی مسئلہ کی صورت یاد آ گئی۔خلاصۃ الحقایق میں لکھا ہے :

روی عن بعض السلف أنهٔ كان في بني إسرائيل إذا تقدم الصغير قدام الكبير أو الجاهل قدام العالم إن شقّت الأرض فابتلعت الصغير و الجاهل .

یعنی بعض علمائے سلف سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانے میں ایک لڑکا کسی بڑے بوڑھے کے آگے چلا، یا کوئی جاہل کسی عالم دین کے آگے سبقت کر گیا تو زمین شق ہوگئی، اور اس جوان یا جاہل کو اس کی بے ادبی کے باعث نگل گئی۔

ادنٰی بے ادبی کے باعث خدا کا یہ غضب نازل ہوا۔ **اللّٰهم عافنا من كل بلاء الدنيا وعذاب الآخرة** ؀

چند روزے کہ دریں خانۂ تن مہمانی

باادب باش کہ خاصیت مہماں ادبست

یعنی تو چند روز اس جسد خاکی میں مہمان ہے۔ تو خبردار اَدب سے رہ کہ مہمان کی خاصیت اَدب ہے۔

دین اسلام، اور شریعت وطریقت یہ سب ادب کی راہیں ہیں۔ گھر کا مالک سب دیکھتا اور سنتا ہے۔ یہ بے اَدبیاں اس کے حضور میں کر رہے ہیں۔ سنت اللہ کے قاعدے کے حکم میں اپنی نفسانی حیوانی عقل کے سبب زور سے رخنہ وسوراخ کرتے ہیں اور اس کو توڑتے ہیں، آخر ایک دم اصل نتیجہ ملنے والا ہے!۔

مسئلہ-۲۹

إلقاء القمّل حيّا.

یعنی جوں کو زندہ چھوڑنا فقیری کی نشانی ہے۔

اگر کپڑوں یا جسم پر جوں نظر آئے تو اسی وقت مار دینا چاہیے۔ اگر اسے زندہ چھوڑ دیا جائے تو وہ چالیس روز تک بغیر کھائے پیے حالت سکرات میں جیتی رہتی ہے، اور اس شخص کے حق میں حالت سکرات میں بددعا کرتی ہے۔ اگر مار ڈالا تو گویا اس کو اذیت سے آزاد کر دیا۔

مسئلہ۔۳۰

ترک نسج العنکبوت في البيت يورث الفقر .

یعنی مکڑی کے جالے گھر میں رہنے دینا درویشی لاتا ہے اور بہت نحس ہے۔

اگر گھوڑے کے طویلے میں جالے ہیں تو جانور دبلے لاغر ہو جائیں گے، اور یہ ویرانی کی علامت ہے جس طرح بوم یعنی اُلّو کا گھر کی چھت پر بیٹھنا بھی ویرانی کی نشانی ہے۔

مسئلہ۔۳۱

التمشط فی القیام یورث الفقر .

یعنی کھڑے رہ کر داڑھی یا سر کے بالوں میں کنگھی کرنا درویشی لاتا ہے۔

'خلاصہ الحقایق' میں لکھا ہے :

من تمشط قائما رکبهُ الدین فی الدنیا .

یعنی جو کھڑا رہ کر شانہ کرے گا دنیا میں قرضدار ہو جائے گا۔

اسی طرح ٹوٹی ہوئی کنگھی یا دوسرے کی کنگھی کی اپنے بالوں میں ہرگز نہیں پھرانا چاہیے۔

مسئلہ-۳۲

ترک الاکیاء والکناسة فی البیت یورث الفقر .

یعنی کچرا، خاشاک جھاڑا ہوا گھر میں اکٹھا کر کے رکھنا درویشی لاتا ہے۔

'صلوۃ مسعودی' میں اس بابت حدیث بیان کی ہے :

إن اللّٰه طیب یحب الطیب، نظیف یحب النظافة ،کریم یحب الکرم، فتنظفوا أفناء کم وساحاتکم ولا تشبھوا بالیھود فإنھم یجمعون الکناسة فی دورھم .

یعنی اللہ پاک ہے پاکیزہ کو دوست رکھتا ہے۔ کریم ہے کرم کو دوست رکھتا ہے۔ تو اپنے گھر کا صحن اور ڈیوڑھی پاک صاف رکھو۔ یہود کی مانند کوڑا جمع کر کے گھر میں مت رکھو۔

مسئلہ-۳۳

الیمین الفاجرة یورث الفقر .

یعنی جھوٹی قسم کھانے سے شامت آتی ہے۔

دوسری حدیث :

الیمین الفاجرة یخرب ا لدیار وینقص الأعمار .

یعنی جھوٹی قسم ملک کو ویران کرتی ہے اور عمر کو گھٹا دیتی ہے۔

إظھار الحرص یورث الفقر .

یعنی حرص ظاہر کرنا بھی درویشی کی نشانی ہے۔

حدیث میں وارد ہے :

من أصبح والدنیا أکثر همّهٗ ألزم اللّٰه فقرا لا یبلغ غناء هٗ .

یعنی جو شخص فجر ہوتے ہی دنیا جمع کرنے کی فکر میں پڑتا ہے تو خدا اس پر درویشی کو بھیجتا ہے کہ وہ شخص ہرگز تونگری پر نہیں پہنچ سکتا۔

مسئلہ-۳۴

النوم بین العشائین یورث الفقر .

یعنی مغرب اور عشا کے درمیان سونا درویشی لاتا ہے۔

یعنی عشا کی نماز پڑھنے سے پہلے سو جانا۔

یکره النوم فی اوّل النهار وفی مابین المغرب والعشاء .

یعنی دن کے شروع میں سونا نیز مغرب وعشا کے درمیان سونا مکروہ ہے۔

حدیث کا مضمون یہ ہے :

من نام ولم یصلّ صلوٰة العشیة فیقول الملائکة ما نامت عیناک وما قرت عیناک، حبسک اللّٰه بین الجنّة والنّار کما حبستنا بین السماء والأرض .

یعنی جو شخص سوتا رہے اور نماز عشا ادا نہ کرے تو فرشتے اسے بد دعا دے کے کہتے ہیں: نہ تیری آنکھیں کبھی سوئیں نہ ٹھنڈک پائیں۔ خدا تجھ کو قید رکھے جنت اور دوزخ کے درمیان جس طرح تو نے ہم کو آسمان اور زمین کے درمیان مقید رکھا ہے۔

اعمال نامہ لکھنے والے فرشتے عشا کی نماز پڑھنے کے بعد عمل نامہ ختم کرتے ہیں، اور اس مصلی **سلطان اللّیل** کا خطاب دے کر چلے جاتے ہیں، اور جب عشا کی نماز نہ پڑھی اور سو گیا ہے تو شاید پھر اُٹھے گا چونکہ عشا کا وقت آخر شب تک ہے، اس عرصہ میں اٹھ

کرنمازاَداکرے گابس اسی انتظار میں فرشتے اٹکے رہتے ہیں،اور بددعا کرتے ہیں۔

مسئلہ-۳۵

کثرۃ الاستماع للغناء یورث الفقر لعن اللّٰہ المغنّین والمغنیات .

یعنی گانا بجانا زیادہ سننا بھی آخرکو درویشی لاتا ہے۔خدا لعنت کرتا ہے گانے والے مردوں اور گانے والی عورتوں پر۔

کیوں کہ وہ شیطان کے پھانسے اور جال ہیں۔وہ اچھے دانا اس میں پھنسا کر اپنی طرف کھینچتا ہے۔

مسئلہ-۳۶

رد السائل الذي یطوف باللّیل یورث الفقر .

یعنی سائل و منگتے کو لوٹانا جو رات کے وقت روٹی مانگنے کے لیے نکلتے ہیں درویشی لاتا ہے۔

'شرعۃ الاسلام' میں ہے :

من انتھر سائلا عن یابه یعذب فی النّار ألف سنة .

یعنی جس نے فقیر کو اپنے دروازے سے جھڑکا کر ہانک دیا تو ہزار برس تک دوزخ کے عذاب میں رہے گا۔

فائدہ: روایت ہے کہ مصر کا ایک مالدار تاجر دسترخوان پر بیٹھا ہوا اپنی بی بی کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، اور مرغِ بریاں اور میدے کی روٹیاں موجود تھیں۔ایک فقیر نے پکارا۔اس بخیل تاجر نے اسے جھڑک دیا۔اور بی بی سے کہا کہ دروازہ بند کر لے۔نیز غلام

کوتا کید کر کہ کوئی یہاں آنے نہ پائے۔

فقیر شکستہ دل ہو کر چلا گیا۔ تھوڑے دنوں میں تاجر کو شامت آئی، مال برباد گیا، تجارت میں بڑا نقصان ہوا، گھر بار بک گیا، زوجہ مطلقہ ہوگئی، تاجر در بدر گدائی کرنے لگا، چند روز بعد زوجۂ مذکورہ نے ایک مالدار شخص سے نکاح کیا۔

ایک روز مرغِ بریاں اور میدے کی روٹیاں دسترخوان میں دھری ہوئی تھیں اور اپنے شوہر ثانی کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی۔ یکا یک فقیر نے دروازے پر پکارا۔ اس مالدار نے ایک روٹی اور مرغِ بریاں توڑ کر بی بی کو دیا کہ جا کر فقیر کو دے آ۔ بی بی گئی اور جا کر فقیر کو دی اور ادھر سے روتی ہوئی آئی۔

شوہر ثانی نے پوچھا: کیا حال ہے۔ بولی یہ فقیر میرا پہلا شوہر ہے۔ بڑا مالدار تاجر تھا، زمانے کی گردش نے اس کو در بدر مانگنے پر مجبور کر دیا ہے۔ شوہر ثانی نے کہا: یہ زمانے کی گردش نہیں بلکہ انصاف ہے۔ میں وہی فقیر ہوں جس کو اس نے جھڑک کر دروازے سے ہانک دیا تھا، اور تجھے دروازہ بند کرنے بھیجا تھا۔ اس کا سارا مال خدا نے میرے قبضے میں دیا اور تجھے بھی میرے پاس پہنچایا؛ لہٰذا خدا سے ہر دم خوف رکھنا چاہیے، اور کبھی بھی آدابِ شریعت کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔

مسئلہ۔ ۳۷

ترک التقدیر فی المعیشة یورث الفقر .

یعنی تقدیر کو معیشت میں چھوڑنا درویشی لاتا ہے۔

یعنی یوں خیال کرنا کہ ہم اپنی عقل اور تدبیر و محنت سے کماتے ہیں اور اڑاتے ہیں۔ یہ بری بات ہے۔ دوسرے معنی تقدیر کو اندازۂ معیشت میں چھوڑنے کے یہ ہیں کہ آمدنی سے زیادہ خرچ کر ڈالنا درویشی لاتا ہے۔

جب آیت: وَ اَقرِضُوا اللّٰہَ قَرضاً حَسَنًا نازل ہوئی یعنی قرض دو اللہ کو قرضِ حسنہ، کہ ایک کے بدلے میں تم کو ستر ملے گا تب ابودحداح رضی اللہ عنہ کے دو باغ تھے۔ آپ نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی کہ میری املاک میں دو باغ ہیں سو میں اللہ کو قرض دیتا ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تقدیر اور تدبیر دونوں بر حق ہیں۔ معیشت کے اسباب میں ایک باغ اپنی عیال واطفال کے خرچِ سالانہ کے واسطے رکھو، اور ایک باغ اللہ کے نام پر وقف کردو :

اجعل إحدٰھما للّٰه والأخرى معيشة لک ولعيالک .

بعضے مقام تونگر کو ترجیح ہے۔ رباعی

تونگر آں راوقف است ونذر ومہمانی — زکوۃ وفطرہ واعتاق وہدیہ قربانی
توکے بدولتِ ایشاں رسی کہ نتوانی — جز ایں دو رکعت وآں ہم بصد پریشانی

اور بعض مقام میں فقیران صابر کو ترجیح ہے۔ قطعہ

گرغنی زر بدامن افشاند — تا نظر در ثوابِ او نہ کنی
از بزرگان شنیدہ ام بسیار — صبر درویش بہ ز بذل غنی

مسئلہ-۳۸

قطعية الرحم يورث الفقر .

یعنی رشتے داروں سے قطع رحمی اوران پر احسان نہ کرنا درویشی لاتا ہے۔

بعض لالچی مالدار خدا کو بھول کر ایسا کرتے ہیں اور غریب دکھیوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ ’تم روٹھے ہم چھوٹے‘۔ ایسا کرنا بہت برا ہے۔ بعض جوان لڑکے جب کچھ دنیا کمانے لگے، تو اپنی جورو کے تابعدار بن جاتے ہیں اور الگ گھر بنا کر رہتے ہیں۔ اپنے ضعیف ماں

باپ اور رشتوں کو بھول جاتے ہیں۔ یہ کم بختی کی نشانی ہے۔فرزند کا گوشت پوست اور اس کی سب کمائی ماں اور باپ کا مال ہے؛ مگر جوانی کی غفلت کے سبب سوجھتا نہیں۔

مسئلہ-۳۹

التعود على الكذب يورث الفقر .

یعنی جھوٹ بولنے کی عادت رکھنا درویشی لاتا ہے۔

نیز رزق اور عمر گھٹاتا ہے اور خدا کی لعنت میں گرفتار کرتا ہے۔حدیث میں آیا ہے :

بر الوالدين يزيد في العمر والكذب ينقص الرزق .

یعنی ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے میں عمر زیادہ ہوتی ہے اور جھوٹ بولنا رزق کو گھٹاتا ہے۔

مسئلہ-۴۰

اپنے فرزندوں کو بددعا کرنے سے درویشی آتی ہے۔حدیث شریف میں ہے :

لاتدعوا أولادكم بالموت فإنّ الدعاء على الأولاد بالموت يورث الفقر .

یعنی اپنی اولاد کے حق میں موت کی دعا نہ کرو،اس سے درویشی آتی ہے۔

بلکہ ان کے حق میں دعائے خیر کرتے رہو۔حدیث شریف میں ہے :

دعاء الوالد لولده كدعاء النبّي لأمته .

یعنی باپ کی دعا اپنے فرزند کے حق میں ایسے ہی ہے جیسے پیغمبر کی دعا اس کی امت کے حق میں یعنی جلد قبول ہوتی ہے۔

مسئلہ-۴۱

دعاء الأبوين باسمها يورث الفقر .

یعنی ماں باپ کو ان کا نام لے کر پکارنا اولاد کے حق میں برا ہے درویشی لاتا ہے۔

نیز بے ادبی اور نحسیت ہے۔مگر شوہر کا اپنی زوجہ کو اور زوجہ کا اپنے شوہر کو نام لے کر پکارنا نحسیت نہیں ہے۔

مسئلہ-۴۲

اولاد پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے والدین کے حق میں دعاے خیر کرتے رہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے التحیات کے بعد اس دعا کو پڑھنے کی تاکید فرمائی :

اللهمَّ اغفرلي ولوالدي ولأستاذي . الخ

اس کے پڑھنے میں برکت ہے۔ترک کر دینا درویشی اور منحوسی کی علامت ہے۔

إذا ترك العبد الدعاء للوالدين فانه ينقطع عنهٔ الرزق.

یعنی جب بندہ اپنے ماں باپ کے حق میں دعاے خیر کرنا ترک کر دے تو بارگاہِ خداوندی سے اس کا رزق منقطع ہو جاتا ہے۔

مسئلہ-۴۳

فتاوی خانی میں لکھا ہے :

من كان ظفره طويلا كان رزقهٔ ضيقا .

یعنی جس کے ناخن لمبے ہوں تو اس کا رزق تنگ ہو جاتا ہے۔

'احیاء العلوم' میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

یا أبا هريرة قلّم أظفارک فإن الشيطان يقعد على ما طال منها .

یعنی اے ابو ہریرہ! اپنے ناخن کترا کرو کہ اگر لمبے ہوئے تو شیطان اس پر بیٹھتا ہے۔

فائدہ: کفائیہ شعبی میں ہے کہ جنابت کی حالت میں ناخن کترنا نہ چاہیے؛ کیونکہ قیامت کے روز اللہ کے نزدیک ناخن عرض کرے گا کہ ناپا کی حالت میں اس بندے نے مجھ کو جدا کیا اور لعنت کے فرشتوں نے مجھے عذاب میں رکھا۔ اگر غسل کر لیتا اور بعد میں جدا کرتا تو رحمت کے فرشتے مجھے آسودہ رکھتے۔ تب بندے سے (اس کے متعلق) پوچھا جائے گا۔

اسی طرح حجامت کرنا یعنی سر منڈانا بھی؛ کیونکہ جنابت کی حالت میں ناپاک جدا ہوں گے، اور غسل کے بعد پاک جدا ہوں گے۔ حجامت کا معنی اصل میں پچھنا لگانا یعنی خون نکالنا ہوتا ہے، اور حجام خون نکالنے والے کو کہتے ہیں عربی اصطلاح میں۔

مسئلہ-۴۴

البخل فی الزكوٰة والصدقات الواجبات يورث الفقر .

یعنی زکوۃ صدقات اور واجبات اَدا کرنے میں بخیلی کرنا درویشی کا سبب ہے۔

صدقاتِ واجبات میں فطرۂ قربانی، اور کفارۂ صوم ویمین وغیرہ داخل ہے۔

بشر البخلاء فی المال بوارث او حادث .

یعنی بخیلوں کو مال کے بارے میں بشارت دے دو کہ اسے یا تو وارث لے

جائیں گے یا کسی حادثے میں تلف ہوجائے گا۔

اور خدا کا حق تمہاری گردن پر اسی طرح باقی رہے گا۔

مسئلہ۔ ۴۵

المسئلة بلا احتياج، من فتح على نفسه باب المسئلة فتح اللّٰه عليه باب الفقر .

یعنی بلاضرورت سوال کرنا درویشی کا سبب ہے۔جس نے اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول لیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے درویشی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

مسئلہ۔ ۴٦

الخيانة فى الأمانات يورث الفقر الأمانة تجر الرزق والخيانة تجر الفقر .

یعنی امانتوں میں خیانت کرنا درویشی کا سبب ہے؛ کیونکہ امانت رزق کو بڑھاتا ہے اور خیانت درویشی کو۔

مسئلہ۔ ۴۷

الزنا يخرب البناء .

یعنی زناکاری تمام بنیاد خراب کردیتی ہے۔

اثنان لا يجتمعان الزنا والغناء .

یعنی دو چیزیں ہرگز جمع نہیں ہوسکتیں بدکاری اور تونگری۔

یعنی اگر بدکاری شروع کرے گا تو جلد ہی فقیر بن جائے گا۔

اثنان لا یجتمعان صلوۃ الضحیٰ والفقر .

یعنی دو چیز ہرگز جمع نہ ہوں گی نماز چاشت اور مفلسی۔

یعنی جو شخص نماز چاشت پر مداومت کرے گا افلاس کے سبب کبھی ننگا بھوکا نہ رہے گا۔

مسئلہ-۴۸

الأکل فی الظلمة .

یعنی اندھیرے میں بیٹھ کر کھانا خوے بد ہے۔

إنه لایقعد فی بیت مظلمة حتی یضاء فیها السراج .

یعنینبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی اندھیرے میں نہیں بیٹھتے تھے؛ یہاں تک کہ وہاں چراغ روشن کیا جائے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کی ابتدا نمک سے کرو اور ختم بھی نمک پر کرو کہ اس میں چالیس بیماریوں سے شفا اور رزق میں برکت ہو گی۔

مسئلہ-۴۹

من بذل بجاره مثقالاً من الخمیر کان جبلا فی میزانه یوم القیمة .

یعنی جو اپنے ہمسایہ کو ایک مثقال بھر خمیر دے تو اس کا ثواب کل قیامت کے دن اس کے میزانِ عمل میں پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔

ملک عرب میں مثقال ساڑے چار ماشے کا ہوتا ہے۔

مسئلہ-۵۰

دعاء السوء علی الوالدین یورث الفقر .

یعنی ماں باپ کو برا کہنا اور بددعا کرنا یا ان سے رنجش رکھنا درویشی پیدا کرتا ہے۔

اگر والدین بچوں کے حق میں بددعا کریں گے تو درویش بنیں گے۔ اگر اولاد اپنے والدین کے حق میں بددعا کرے گی تو وہ مفلس بن جائے گی۔

مسئلہ-۵۱

النوم وقت الصبح یورث الفقر .

یعنی صبح کے وقت سونا درویش و مفلس کر دیتا ہے۔

إیاک والنوم قبل العشاء بعد الصبح .

یعنی خبردار! عشا سے قبل اور صبح ہونے کے بعد کبھی نہ سونا۔

کیوں کہ رحمت کے فرشتے ان وقتوں میں نزول فرماتے ہیں۔ جب آدمی اس وقت بیدار رہتا ہے تو ملائکہ رحمت سے برکتیں پاتا ہے۔ جب سویا رہتا ہے تو رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے کسی فرزند کو صبح کی نماز کے وقت سویا دیکھا تو خفا ہو کر اسے جگا دیا اور فرمایا :

لا أنام اللّٰہ عینیک أ تنام فی الساعة التی تقسم الرزق .

یعنی خدا تیری آنکھوں میں نیند نہ دے۔ کیا تو ایسے وقت میں سوتا ہے جو رزق بٹنے کا وقت ہے۔

من السنة أن یقوم من منامه قبل الصح .

یعنی نماز فجر سے پہلے نیند سے بیدار ہونا سنت ہے ۔

صبح صادق مرہم کافور دار دربغل

گرعلاجِ زخمِ عصیاں می کنی بیدار باش

روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے صبح کی نماز پڑھ کر بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر گئے، دیکھا تو بی بی فاطمہ اپنے بچھونے میں چادر اوڑھے لیٹی ہوئی تھیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خفا ہو کر فرمایا :

کیا تو میری بیٹی ہو کر صبح کی نماز کے وقت سوتی ہے۔ اس وقت ہر روز خدا کی بارگاہ سے تین چیز تقسیم ہوتی ہے: ایک تندرستی۔ دوسری خوش خوئی۔ تیسری برکت رزق وروزی۔ پھر ناراض ہو کر فرمایا: تو ان برکتوں سے خود کو محروم کیوں کرتی ہے۔

بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُٹھ بیٹھیں۔ عذر خواہی کی اور نرمی سے عرض کی: نماز فجر ادا کر رہی تھی کہ چھوٹے شہزادے حسین نے مجھے بستر پر نہ پایا تو اچانک رونے لگا؛ اس لیے اس کی دلداری کے لیے بچھونے پر چادر اوڑھ کر اس کے برابر آ کر لیٹ گئی ہوں۔

اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آئے اور گواہی دی کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سچ کہتی ہیں۔ تب سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی دور ہوئی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں شرعی معاملات میں فرشتوں کی گواہی مقبول نہیں۔ احکامِ شرعیہ میں اولادِ آدم کے مقدموں میں بنی آدم ہی گواہی دیں جن یا فرشتے کی گواہی قاضی ہرگز قبول نہ کرے۔

مسئلہ-۵۲

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؕ (سورۃ الواقعہ:۵۶/۷۹)

یعنی قرآن شریف کو بے وضو ہاتھ لگانا نہیں چاہیے۔

یہ سخت بدی کا باعث بلکہ گناہِ کبیرہ ہے۔ اور جو شخص ہمیشہ بے وضو کلام مجید کو ہاتھ

لگا تا ہے وہ ہمیشہ مفلس رہتا ہے، کبھی تو نگری ان کو نہیں ملتی؛ مگر سمجھیں، تو بہ کریں اور صبح کی نماز کے بعد تلاوت قرآن کریں، بے شک مفلسی جائے گی اور تونگری آئے گی، اگر چہ ایک رکوع تلاوت کریں۔

مسئلہ-۵۳

فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ کی 'تنبیہ الغافلین' میں لکھا ہے :

إنہٗ قال لعلي واحذر اٰخر يوم الأربعاء من كل شهر فانها يوم نحس وما خسف اللّٰه تعالٰى بقوم ولا مسخ إلا اٰخر الأربعاء من كل شهر .

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ، سے فرمایا: ہر ماہ کے آخری بدھ سے بچو کہ وہ دن نحس ہے۔ اللہ کی طرف سے بنی اسرائیل پر زمین میں دھنس جانے کا عذاب اسی دن نازل ہوا تھا اور گناہ گاروں کے چہرے اسی دن مسخ ہوئے۔

اسی طرح بدھ اور اتوار کی شب' جماع کرنا بھی ممنوع ہے کہ یہ بھی درویشی کا سبب ہے، اور اگر اس دوران حمل رہ جائے تو مولود بے حیا پیدا ہوگا اور ہمیشہ مفلس رہے گا۔

مسئلہ-۵۴

من احتكر على الناس بطعام عماه اللّٰه با فلاس و جذام .

یعنی جو کوئی گراں قیمت ہونے کی امید پر غلّہ اناج بند کر کے آدمیوں میں قحط کی نیت سے جمع رکھے، خدا اس کو افلاس اور مرضِ جذام میں گرفتار کر دے گا۔

من احتكر الطعام أربعين يوما يطلب القحط فعليه لعنة

اللّٰہ والملٰئکۃ والناس أجمعین ولا یقبل منہ فرضا ولا نفلاً .

یعنی جس نے اناج چھپا کر چالیس دن رکھا، بیچنا بند کیا اور گراں ہونے کی خواہش رکھی تو اس پر لعنت ہے خدا کی اور سب فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی۔ خدا اس کی فرض و نفل عبادت ہرگز قبول نہیں کرتا۔

مسئلہ-۵۵

قمار بازی کے اسباب اور آلاتِ مزامیر گھر میں لاکر رکھنا۔اس سے برکت جاتی ہے اور مفلسی آتی ہے، اگرچہ خود نہیں کھیلتا ہے :

لا تدخل الملٰئکۃ بیتا فیہ خمرا وطنبورا ونردا لا یستجاب دعاء ھم ویرفع اللّٰہ عنھم البرکۃ .

یعنی فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جہاں شراب رکھی ہو یا دف یا طنبورہ یا نرد چوسر دھری ہو، اس گھر میں رہنے والوں کی دعا قبول نہیں ہوتی اور خدا ان سے برکت اٹھالیتا ہے۔

لہوولعب کی اشیا گھر میں رکھنے سے بھی آدمی گنہگار ہوتا ہے، اگرچہ خود اس کا استعمال نہیں کرتا۔اور اس کا برعکس یہ مسئلہ ہے کہ قرآن شریف کسی شخص نے اپنے گھر لاکر رکھا اور کبھی پڑھتا نہیں گنہگار ہوتا ہے؛ مگر نیت کرے کہ اس کا گھر میں رکھنا خیر و برکت ہے تو پھر گنہگار نہ ہوگا بلکہ اس نیت میں ثواب کی اُمید ہے۔

مسئلہ-۵۶

والبول في الطریق یورث الفقر .

یعنی راستے میں پیشاب کرنا سبب افلاس ہے۔

نیز شرع شریف میں اس شخص کی عدالت شہادت ساقط ہوتی ہے۔اسی طرح راستے میں کسی نے کچھ طعام یا میوہ کھایا یا برہنہ سر بازار میں گیا اس کی گواہی بھی نامقبول ہوگی یعنی وہ شاہد عادل نہ رہا، اور مفلسی اس پر حملہ کرے گی؛ (لہٰذا جب تک وہ) توبہ واستغفار نہ کرے تب تک تونگری اس کی طرف نہ آئے گی۔جس طرح راستہ و بازار کھانا پینا اور پیشاب کرنا منع ہے، اسی طرح قبرستان میں بھی کھانا پینا اور پیشاب کرنا منع ہے :

من بال في الطريق كأنما بال على قبر .

یعنی جس نے راہ میں استنجا کیا گویا اس نے قبر پر استنجا کیا۔یعنی گناہ دونوں کا برابر ہے۔

مسئلہ-۵۷

ہمیشہ بیہودہ گوئی، مسخری کرنا اور ہزلیات کہنا مفلسی لاتا ہے :

فاجتنبوا من الهزل .

یعنی ہزل سے پرہیز کرو۔

مسئلہ-۵۸

برہنہ سر کھانا باعث درویشی ہے، اور عورت اگر اپنا سر برہنہ کرے تو فرشتہ دور بھاگ جاتا ہے۔سر برہنہ قضاے حاجت کو جانا یا بازار میں پھرنا ایماندار کو منع اور نحس ہے؛ کیونکہ **الحياء من الإيمان** یعنی حیا اور ادب ایمان کا جز ہیں۔

من لا أدب لـهٗ لا دين لـهٗ .

یعنی جس کے پاس ادب نہیں اس کے پاس دین نہیں۔

با ادب باش بادشاہی کن

بےادب باش ہر چہ خواہی کن

یعنی باأدب بادشاہی کرتا ہے،اور بےادب ہر من چاہی کر کے (رسوا ہوتا ہے)۔

مسئلہ-۵۹

سجدۂ تلاوت نہ کرنا یا قراءت کرنے میں سجدے کی آیت کو چھوڑ دینا یعنی نہ پڑھنا کہ سجدہ کرنا پڑے گا بےادبی اور مفلسی کا باعث ہے؛ اس لیے کہ آیت سجدہ چودہ مقام پر کلامِ مجید میں ہے۔اس آیت کو نہ پڑھنا صرف شیطانیہ فرقہ میں جائز ہے۔

یہ مسائل جو بیان ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اہل سنت و جماعت کی علاماتِ آداب اسلام،نشانِ ایمان اور حسن عادات سے ہیں۔اور حکم شرع کے خلاف کرنے سے افلاس کی شامت آتی ہے،اور برکت جاتی ہے۔

مسئلہ-۶۰

کسی شخص کی کنگھی عاریتاً مانگنا اور اپنی ڈاڑھی میں کرنا دریشی لاتا ہے :

ثلاث لیس فیھا اشتراک المشط والخلال والمسواک

یعنی تین چیزوں میں شراکت کرنا جائز نہیں: شانہ،خلال اور مسواک۔

مسئلہ-۶۱

البول فی الماء الدایم ممنوع وفی الماء الجاري مکروہ

یعنی حوض وتالاب یا بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ممنوع ومکروہ ہے۔

پانچ چیزیں ایسی ہیں جو انسان کو سہو ونسیان جیسے موذی مرض میں مبتلا کر دیتی ہیں بالخصوص کسی عالم وفقیہ کے لیے سہو ونسیان بڑی آفت ہے۔

اول حوض یا تالاب میں پیشاب کرنا۔ دوم خاکستر یا راکھ پر پیشاب کرنا۔ سوم چوہے کا جھوٹا کھانا، یعنی اگر کسی برتن میں چوہے نے منھ ڈالا ہو تو اس میں سے کچھ کھانا نسیان پیدا کرتا ہے۔ چہارم قبلہ رخ ہو کر پیشاب کرنا۔ پنجم زندگی حرام خوری میں کھونا۔

مسئلہ-۶۲

لنگی باندھے بغیر نہانا یا تالاب اور حوض میں برہنہ اُترنا باعث مفلسی ہے۔ برہنہ غسل یا وضو کرنا نہایت بد اور منحوس ہے :

إن اللّٰه تعالیٰ حیٌّ ستیر، یحب الحیاء والستر فإذا اغتسل أحدکم فلیستتر .

یعنی بے شک اللہ حی وستار ہے، حیا اور ستر کو محبوب رکھتا ہے؛ لہٰذا تم میں سے جو کوئی غسل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ ستر کرے۔

یعنی تہبند وغیرہ باندھے، گرچہ تنہا ہو؛ کیوں کہ رحمت کے فرشتے موجود رہتے ہیں جو برہنہ شخص کو دیکھ کر چلے جاتے ہیں، اور لعنت کرنے والے فرشتہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ شخص کپڑا پہن لے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے :

نهی عن التعری والبول فی المغسل، وقال من فعل ذلک فاصابه الوسواس فلا یلومن إلا نفسهٗ .

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برہنہ ہو کر غسل کرنے اور حمام میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے، اگر کوئی ایسا کرے اور وسوسوں اور شکوک وشبہات کی بیماریوں میں مبتلا ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

کیوں کہ اس نے اپنے ہاتھوں خود کو ایسے امراض میں مبتلا کر دیا ہے جن کا علاج نہ ہو پائے گا۔

مسئلہ-۶۳

برہنہ ہو کر بستر پر برہنہ حالت میں سونا بھی نحوست و مفلسی کا سبب ہے۔ایسا شخص جن یا شیطان کے سایہ میں گرفتار ہو گا،اور مفلس بن جائے گا۔

مسئلہ-۶۴

سوتے وقت پائجامہ یا لنگی کو اُتار کر سرہانہ بنانا بھی منحوس اور خوفناک خواب دیکھنے کا سبب ہے۔

مسئلہ-۶۵

بعض لوگ اپنے بستر سے قریب خواب گاہ میں پیشاب کرنے کے لیے لوٹا یا مٹی کا طشت یا سلاپچی رکھتے ہیں،اور بارش تاریکی اور سردی کی وجہ سے کمرہ کے باہر جا کر استنجا کرنے سے غفلت کرتے ہیں، انھیں جاننا چاہیے کہ پیشاب کی بدبو کی وجہ سے رحمت و برکت کے فرشتے ایسی جگہ داخل نہیں ہوتے، نیز ایسے مقامات عفریت وشیاطین کے اَثرات سے خالی نہیں رہتے، نیز یہ خوے بد ویرانی و نحوست کا سبب ہے۔

مسئلہ-۶۶

مولانا ضیاء الدین سنائی نے اس قطعہ میں دس منحوس اشیا کا ذکر فرمایا ہے۔

عشـــر منعت دخول بيت مــلكا آلات قمــار كشـفـت مستورة

خمـــروجــرس و كناسة ومزمار كلب جنب مجمع بول وصورة

یعنی دس چیزیں ایسی ہیں کہ جو رحمت و برکت والے فرشتوں کو گھر میں آنے سے منع کرتی ہیں (یعنی جس گھر میں یہ چیزیں ہیں وہاں فرشتے نہیں آتے) قمار بازی، جوابازی، شطرنج گنجفہ، نرد وغیرہ، مستور شے کھولی جائے یعنی برہنگی، شراب، گھنٹی بجانا جسے رنگولہ بھی، گھر کا کچرا جھاڑ کر کسی کونے میں جمع کر کے رکھنا، پونگی شہنائی تو تاری قرنا وغیرہ، کتا، جنب یعنی غسل جنابت نہ کرنا اور ناپاک بیٹھے رہنا، پیشاب برتن میں جمع کر کے رکھنا، حیوان یا انسان کی تصویر۔

حضور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علماے کرام و اولیاے عظام نے مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے کتابوں میں ایسی تمام چیزیں ظاہر فرمادی ہیں کہ فلاں کام نحوست کا باعث ہے مت کرو، برکت جائے گی، مفلسی آئے گی۔ فلاں کام باعث سعادت ہیں، جن کے کرنے سے رحمت و مالداری آئے گی اور مفلسی دور ہوگی۔

تو معلوم ہونا چاہیے کہ جو کام کرنے سے برکت جاتی ہے وہ کام نہ کرنے سے برکت آئے گی اور مفلسی دور ہوگی۔ یوں ہی جو کام کرنے سے رحمت و برکت آتی ہے وہ کام نہ کرنے سے مفلسی آئے گی اور برکت ختم ہوگی۔ اس الٹ پھیر کو سمجھ کر جس نے دنیا میں اسی کے موافق زندگی گذاری وہ دنیا وآخرت میں بھی تونگر ہوگا۔ دنیا کی فانی ہے اور آخرت کی تونگری باقی ہے۔

مسئلہ-٦٧

ترک الصلوٰۃ یورث الفقر .

یعنی نماز ترک کرنا مفلسی کا وارث بناتی ہے۔

'زادالارواح' میں لکھا ہے کہ حجرِ اسود کعبۃ اللہ کے کونے میں نصب ہے جسے بوسہ دے کر طواف کا آغاز ہوتا ہے۔ وہ ایک سیاہ پتھر ہے کہ فرشتہ کی خاصیت خدا سے پایا ہے۔ بروزِ میثاق' ارواح سے عہد نامہ لیا گیا تھا، سو تمام بنی آدم کے نام اس میں مرقوم ہیں۔ اس پتھر کو بلا کر خدا نے فرمایا: اپنا منہ کھول، اس نے کھول دیا تب وہ عہد نامہ لپیٹ کر اس کے منہ میں م رکھ دیا۔ حکم ہوا نگل جا، نگل گیا۔ پھر حکم ہوا جو بنی آدم تجھ کو ہاتھ لگائے، بوسہ لے، اس کے گناہ تو سلب کرے، اس کو پاک بنا دے۔ کہا: اچھا۔

اس کے بعد تین سطریں روحوں کو یاد دلانے کے واسطے اس پر لکھ دیں۔ پہلی سطر میں خدا کا کلمۂ توحید ہے۔ اور دوسری و تیسری سطر میں فعل بد کرنے اور فعل نیک نہ کرنے کی سزا یاد دلائی گئی ہے :

إني أنا اللّٰه لاإلٰه إلاأنا، أفقر الزاني وأعرّي تارك الصلوة.

یعنی بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ میں زنا کرنے والوں کو مفلس بناتا ہوں اور نماز نہ پڑھنے والوں کو برہنہ رکھتا ہوں (یعنی ان پر مفلسی کو مسلط کر دیتا ہوں)۔

شیطاں ہزار مرتبہ بہتر ز بے نماز
آں سجدہ پیش آدم وایں پیش حق نکرد

الغرض! یہ حجرِ اسود ایک فرشتہ کی صورت میں کل قیامت کے روز بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوگا، اور حاجیوں کے طواف، عمرہ، سعی اور اعمال کی گواہی دے گا اور نمازی انسان کو پہچان کر جنت کی راہ دکھائے گا۔

مسئلہ-۶۸

سرعة الخروج من المسجد بعد الصلوٰة بلا دعوة .

یعنی نماز کے بعد مسجد سے بغیر دعا مانگے جلدی سے نکل جانا۔

یعنی ابھی امام نے دعا فاتحہ نہیں کی کہ خود اس سے پہلے مسجد سے نکل آیا، یہ مفلسی کا باعث ہے۔حکم تو یوں ہے کہ تمام نمازیوں سے پہلے مسجد میں آنا اور سب کے بعد جانا نیک بختی کی علامت ہے۔

بعد کل فریضة دعوة مستجابة ومن لم یشاء فاللّٰه یغضب علیه .

یعنی ہر فرض نماز کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے جو بندہ دعا نہیں کرتا رب تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

کہ یہ بندہ مجھ سے بے پرواہ ہوگیا ہے، اسے مجھ سے کوئی حاجت نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ کی یہی ناراضگی انسان کو ہزاروں رنج وبد اور مفلسی میں مبتلا کر دیتی ہے۔

مسئلہ-٦٩

کلام الدنیا في المسجد یورث الفقر .

یعنی مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا درویشی کا سبب ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جب کوئی مسجد میں کلام کرتا ہے تو پوری مسجد میں اس کے منہ سے ایک بدبو پھیلتی ہے جس کی وجہ سے رحمت کے فرشتہ مسجد سے نکل کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوکر فریاد کرتے ہیں (کہ مولا!) تیرے بندوں نے ہمیں تیرے گھر سے باہر نکال دیا ہے۔تب خدا فرماتا ہے، پھر جاؤ ہم نے تمھیں ان کو ہلاک کرڈالنے کا اختیار دیا ہے۔

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے :

فبعزتي وجلالي لأسلطنهم أقواماً من جانب المشرق

یخرجوھم من بیوتھم کما أخرجوکم من بیتی .

یعنی مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں ان پر ایک ایسی قوم کو مسلط و غالب کردوں گا جو مشرق سے آئے گی اوران کوان کے گھروں سے باہر نکال دے گی جس طرح کہ انھوں نے تم کو ہمارے گھر سے نکال دیا ہے۔

الغرض! خدا کا کتنا غضب اس سبب سے نازل ہونے والا ہے جس کا کچھ شمار نہیں ہوسکتا۔ مشرق کی جانب سے جو قوم آنے والی ہے، وہ یاجوج وماجوج کی قوم ہے جو تمام بنی آدم کو ہلاک کردیں گے، اناج ودرخت کھا جائیں گے، اور ندی کنوں کا پانی پی جائیں گے، یہ جانوروں کو بھی کھا جائیں گے۔ **اللّٰھم عافنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الاٰخرۃ .**

مسئلہ-۷۰

التکلم فی حالۃ التوضی مکروہ، وفی الاغتسال أشد الکراھۃ .

یعنی وضو کرتے وقت بات کرنا مکروہ ہے مگر غسل کی حالت میں سخت کراہت ہے۔

اعضاے وضو کو دھوتے وقت دعائیں پڑھیں۔ بعض فقہا ان دعاؤں کو مستحب کہتے ہیں، کارِ مستحب کو چھوڑ کر مکروہ میں مشغول ہونا شیطان کا ایک فریب ہے۔ بڑے بڑے عقلمند وہوشیار نمازی شیطان کے اس فریب میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

مسئلہ-۷۱

من رد الفتوح اُبتُلی بالسوال .

یعنی جس شخص نے فتوح یعنی ہدیہ وتحفہ رد کیا اور نہ لیا وہ بالآخر مانگنے کی بلا میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

یعنی بغیر مانگے جب کوئی کچھ دے تو اسے قبول کر لینا چاہیے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے، ہرگز اسے رد نہ کرے :

إذا اعطيت بغير مسألة فتقبل وكل وتصدق فإنها هدية وكرامة من اللّٰه تعالٰى .

یعنی اگر بن مانگے تجھے کچھ عطا کر دیا جائے تو تو اسے قبول کر اور کھا اور دوسروں کو کھلا کہ یہ اللہ کی طرف سے عطا و بخشش ہے۔

'صلوٰۃ مسعودی' میں مرقوم ہے کہ غنی اور فقیر دونوں کو ہدیہ قبول کرنا چاہیے۔ اگر ان میں سے کوئی قبول کرنے سے انکار کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے محتاج بنا دے گا ۔

چیزے کہ بے سوال رسد دادۂ خداست
آں را تو رد مکن کہ فرستادۂ خداست

مسئلہ-۲۷

عشا سے پہلے سو جانا اور فجر کے بعد اٹھنا درویشی لاتا ہے۔ 'خلاصۃ الحقائق' میں لکھا ہے :

قالت أم سليمان عليه السلام لابنها سليمان يا بنى لا تكثر النوم بالليل فإن كثرة النوم بالليل ينزع العيد فقيرا يوم القيامة .

یعنی سلیمان علیہ السلام کی والدہ سلیمان علیہ السلام سے فرماتی ہیں کہ میرے بیٹے رات کو زیادہ نہ سو کہ کثرتِ نیند بندے کو بروز قیامت فقیر بنا دے گی۔

یعنی جب رات بھر سوتا رہے گا، تو عبادت نہ کر سکے گا اور جب عبادت نہ کرے گا تو قیامت کے دن نامہ اعمال کی مفلسی میں گرفتار رہے گا۔

مسئلہ-۷۳

كنسُ البيت ليلا يورث الفقر .

یعنی رات کے وقت گھر میں جھاڑو دینا مفلس بناتا ہے۔

مسئلہ-۷۴

من كنس بيتهٔ بخرقةٍ فانهٔ يورث الفقر .

یعنی جس نے گھر کو کپڑے کی چندیوں سے جھاڑا تو اس نے درویشی کو بلایا۔
یعنی کپڑے کے جاروب سے فرش کو جھاڑنا نحس ہے۔

مسئلہ-۷۵

إذا أكل أوشرب أحدكم بشماله، قل يأكل ويشرب بيمينه، فإن الشيطان يأكل بشماله .

یعنی جب تم میں سے کوئی دائیں یا بائیں ہاتھ سے کھائے پیے تو اسے دائیں سے کھانے پینے کا حکم دو؛ کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

مسئلہ-۷۶

إحراق قشر البصل والسير .

یعنی پیاز اور لہسن کے چھلکے بے سبب جلانا نحس ہے۔

نیز اس کا دھواں ارواحِ علوی کے لیے تکلیف کا سبب ہے، یعنی پاک مؤکل فرشتے اس کی بد بو سے بھاگ جاتے ہیں، اور سفلی ارواح یعنی جنات وشیاطین وغیرہ کے لیے مرغوب ہے۔

مسئلہ-۷۷

لا تحقروا كسرة الخبز وكلوا مما يسقط من يدى فإن ذاك مهور حورالعين، ومن أكله يصرف الجنون والجذام عنهٗ وعن ولده وولد ولده .

یعنی روٹی کا جو ٹکڑا نیچے گر جائے تو اس کی تحقیر نہ کرو بلکہ دستر خوان پر ہاتھ سے جو ٹکڑا گرا ہے اسے اٹھا کر کھاؤ کیونکہ اس کا ثواب حورالعین کے مہر کے مثل ہے۔ جس نے گرے ہوئے روٹی کے ٹکڑے اٹھائے اور کھائے اس کی برکت سے امراضِ جنون وجذام اس کے بدن سے اور اس کی اولاد کے اور اولاد کی اولاد کے بدن سے خدا دور کر دے گا۔

'تفسیر درالمعانی' میں لکھا ہے کہ ایک وقت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راہ سے گذر رہے تھے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا پایا چونکہ روزہ دار تھے اس لیے اسی وقت اس کو دھلوا کر نہ کھا سکے اور غلام کے حوالے کر دیے۔ جب افطار کا وقت ہو گیا تو غلام سے وہ روٹی کا ٹکڑا مانگا۔ غلام نے کہا: جب راستے میں سے اٹھا کر آپ نے مجھے دیا میں نے اس کو دھو کر کھالیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی وقت اس غلام کو آزاد کر دیا اور کہا:

اذهب فأنت حرٌّ .

یعنی جا تو آزاد ہے۔

حاضرین مجلس نے آزاد کرنے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے :

من وجد کسرة خبز فغسلها ثم أكلها ثم تصل إلى جوفه حتى يغفر اللّٰه لهٗ .

یعنی جس نے روٹی کا ٹکڑا پڑا پایا اور اسے دھو کر کھالیا۔ تو ابھی وہ اس کے بدن کے درمیان ٹھیک سے پہنچتا بھی نہیں کہ خدائے تعالیٰ اس بندے کو بخش دیتا ہے۔

الوضوء قبل الطعام ينفي الفقر وبعد الطعام ينفي الهمّ .

یعنی کھانے سے قبل ہاتھ دھونا افلاس کو دور کرتا ہے۔ اور بعد طعام ہاتھ دھونا غم کو دور کرتا ہے۔

مسئلہ-۷۸

'تنبیہ ابواللیث' میں مرقوم ہے :

ما استخف قوم بالخبز إلا ابتلاه اللّٰه بالجوع .

یعنی جو قوم بھی روٹی کی ناقدری کرتی ہے اللہ اس کو بھوک کی بلا میں ضرور گرفتار کرتا ہے۔

یعنی روٹی کو خوار رکھنے کی شامت سے ہر طرح کی مفلسی درویشی ساری قوم پر آتی ہے۔ 'شرعۃ الاسلام' میں لکھا ہے کہ صحنک یا کاسہ کو روٹی کے ٹکڑے کا ٹیکا نہ لگائے، یا روٹی کے اوپر نمکدان یا قلیہ کا پیالہ نہ رکھے بلکہ روٹی کو قلیہ کے پیالے کے اوپر رکھے۔ یعنی جس میں روٹی کی تعظیم وادب ہو وہ کرے، اور جس میں تحقیر ہو نہ کرے۔

مسئلہ-۷۹

جس جگہ وضو کرتے ہیں وہاں پیشاب نہ کرے؛ کیونکہ وضو کرنے کی جگہ پر وضو کرنے والے کے حق میں فرشتے استغفار واذ کار کرتے ہیں۔ تو پیشاب کی بد بو ونجاست کے سبب وہ وہاں سے نکل جائیں گے۔ یوں ہی اس کے برعکس پیشاب کرنے کی جگہ وضو نہ کرے کہ بے حاصل ہے۔

مسئلہ-۸۰

التوضی عند مقام الاستنجاء یورث الفقر .

یعنی استنجا کرنے کی جگہ پر وضو کرنا درویشی لاتا ہے۔

'فتاوی حجت' میں مرقوم ہے کہ لفظ استنجا کبھی پیشاب کرنے کے معنی میں آتا ہے اور کبھی کلوخ کے بعد پانی سے آبدست لینے کے معنی میں آتا ہے؛ کیوں کہ اس کی جگہ الگ بنی رہتی ہے۔ اور کبھی استبرا واستنجا ایک معنی میں بھی مروج ہوتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ناپاک جگہ پر پاک پانی اور پاک جگہ پر ناپاک پانی ڈالنا منع ہے۔

مسئلہ-۸۱

وضو کے بعد ہاتھ اور منھ کپڑے سے پونچھنے سے برکت جاتی ہے۔ جو قطرے وضو کے پانی کے داڑھی کے بالوں سے ٹپکتے ہیں اور، نیز بندہ جب تکبیر تحریمہ کہتا ہے تو انگلیوں سے بھی پانی کے قطرے جھڑتے ہیں تو ہر قطرے میں خداے تعالیٰ برکت کا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اس وضو کرنے والے کے حق میں دعاے خیر کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وضو کرنے والے کی بابت دریافت کیا کہ کیا اسے اپنے چہرے کا پانی

پونچھ لینا چاہیے؟۔آپ نے فرمایا :

أ تمسح عن وجهک الخيرات لک بكل قطرة اثبات حسنةٍ و كفارة سيئةٍ وترفع درجة .

یعنی کیا تو خیرات اپنے منہ سے پونچھ کر نکال ڈالتا ہے۔ ہر ایک قطرے کے بدلے تیرے لیے ایک نیکی ہے، گناہ کا کفارہ ہے اور اس کے سبب جنت میں ایک درجہ بلند ہونے والا ہے۔

امام اجل شمس الائمہ سرخسی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ وضو کے بعد کپڑے سے منھ پونچھنا دین میں درویشی لاتا ہے۔

خلاصۃ الحائق میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل قیامت کے دن ایک شخص کی نیکی بدی میزان میں تولی جائے گی۔ نیکی ہلکی ہو جائے گی اور بدی بھاری۔تو وہ شخص گھبرائے گا۔اتنے میں ایک شخص رومال کا کپڑا لائے گا جس سے وہ شخص وضو کر کے ہاتھ پاؤں پونچھا کرتا تھا جب وہ نیکی کی جانب رکھ دے گا تو نیکی بھاری ہو جائے گی اور بندے کو جنت میں جانے کا حکم مل جائے گا۔تب وہ بندہ پوچھے گا کہ یہ کپڑا کیا چیز ہے؟۔ وہ فرشتہ کہے گا کہ یہ کپڑا وہ ہے کہ کبھی کبھی وضو کے بعد تو اس میں ہاتھ پاؤں پونچھ لیا کرتا تھا۔

اس تعلق سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ کھانا کھانے سے قبل ہاتھوں کو دھونا سنت ہے؛ مگر اس کا پانی کپڑے سے پونچھنا مکروہ ہے۔اور کھانے کے بعد ہاتھ دھویا جاتا ہے مگر اب اس کا کپڑے سے پونچھنا مکروہ نہیں۔ہاں! وضو کے بعد منھ کا پانی پونچھنا مکروہ ہے؛ لیکن ہاتھ پاؤں کا پونچھنا مکروہ نہیں؛ کیوں کہ جیسے منھ تر رکھنے میں قطرے ٹپکتے ہیں اور موجب ثواب ہوتے ہیں اسی طرح ہاتھ پاؤں پونچھنے سے بھی وہ کپڑا ثواب کا موجب ہو جاتا ہے۔اور یہ اہل سنت و جماعت کی نشانیاں ہیں۔ دیکھنے میں تو یہ چھوٹے کام ہیں مگر

اللہ کے نزدیک بڑے کام کے کام ہیں اور ہرنا کام کے حق میں بہتر ہیں۔

مسئلہ-۸۲

جنابت کی حالت میں کچھ کھانا درویشی لاتا ہے۔ اگر ضرورت ہو تو پہلے وضو کرلے پھر کھانے پینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اسی طرح ایک بار صحبت کرنے کے بعد بغیر غلس دوسری بار صحبت کرنا منع ہے؛ مگر یہ کہ وضو کرلے تو کوئی مضائقہ نہیں کہ غسل کے دو فرض وضو کرنے میں ادا ہو جاتے ہیں۔

إذا كان جنبا فإذا أراد أن يأكل أو ينام توضأ وضوء الصلوٰة .

یعنی اگر کوئی جنبی ہے اور کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وضو کرلے جیسے نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

مسئلہ-۸۳

دروازے کی دہلیز پر بیٹھنا یا وہاں کچھ کھانا یا پانی پینا درویشی لاتا ہے۔ 'صلوٰۃ مسعودی' میں ہے :

من جلس علیٰ اسكنت الباب فلينتظر الهم إلى سبعة أيام

.

یعنی جو کوئی دروازے کی دہلیز پر بیٹھے تو ایک ہفتہ تک غم و پریشانی کے آنے کا انتظار کرے۔

یعنی اس ہفتہ میں ضرور کسی نہ کسی طرح اس پر غم و پریشانی کا حملہ ہوگا۔

مسئلہ-۸۴

استادوں یا عالموں کی اہانت یا حقارت کرنا درویشی لاتا ہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا :

مـن استـخف أستاذه ابتلاء ه اللّٰه تعالیٰ في بليات نسي ما حفظه و كل طبعه ويفتقر في آخر عمره .

یعنی جس نے اپنے استاد کی ناقدری اور تحقیر کی تو اسے سخت بلاؤں میں گرفتار کرتا ہے کہ وہ سارا سیکھا سکھایا بھول جاتا ہے، اور اس کی طبیعت کند ہوجاتی ہے، نیز آخر عمر میں وہ مفلس ونادار ہوجائے گا۔

'روضۃ العلما' میں لکھا ہے کہ شاگرد کو استاد کا پانچ چیزوں میں نہایت لحاظ وادب رکھنا ضروری ہے، تاکہ علم کا فائدہ اسے دین ودنیا میں پورے طور پر حاصل ہو۔

اول یہ کہ استاد کے حضور میں خود بہت باتیں نہ کرے۔ اگر کسی نے استاد سے مسئلہ پوچھا تو استاد جو بیان کرے اسے سن لے۔ اور اگر اس وقت استاد کی طبیعت میں اصل مسئلہ کا استحضار نہیں ہے تو خود استاد سے عرض کرے کہ مجھے اس طرح یاد ہے اگر مناسب ہے تو عرض کروں، اور پھر بطور معونت یا مشورت کے استاد کی صلاح لے کر بیان کرے۔

دوم صدر مجلس میں جہاں ہمیشہ استاد کی نشست گاہ ہے استاد کی غیبت میں بھی ہرگز نہ بیٹھے۔

دلا تا بزرگی نیاری بدست ☆ بجائے بزرگاں نباید نشست

سوم اگر استاد نے بیان کرنے میں کچھ سخن ایسا اختیار کیا جو مفہوم وقیاس سے بعید ہے تو بالمشافہہ اس کو غلط نہ کہہ دے اور دل شکنی نہ کرے۔

بفہم گر نرسد معنی مگو کہ خطا ست

سخن شناس نئی صائبا خطا ایں جاست

چہارم راستہ چلنے میں استاد پر پیش روی نہ کرے؛ ہاں راہ دکھانے کی غرض سے یا استاد کی اجازت حاصل ہوتو کوئی حرج نہیں۔

پنجم استاد کی موجودگی میں بآواز بلند بات کرنا کمالِ بےادبی ہے۔اسی طرح جاہل کو بھی عالم کے ساتھ ان پانچوں باتوں کی حفاظت ضرور ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ اگر عالم کے سامنے کسی جاہل نے زور سے بات کی یا اپنے مال پر فخر جتلایا اور اس عالم کو حقارت کی نظر سے دیکھا تو گنہ گار ہوا، اور ایسا کہ جیسے اپنی ماں سے تین بار زنا کیا۔اور دوسری روایت کے مطابق گویا اس نے ستر گناہِ کبیرہ کیا۔

فائدہ: اسی طرح اگر کسی عالم شخص نے دولت مند جاہل کو اس کی مالداری کے سبب سلام میں پہل کیا تو گویا اس نے اپنا نصف اسلام کھودیا۔اسی سبب سے سلام علیک ما بین المسلمین اس ملک میں متروک ہورہا ہے، اور اتفاق کی جگہ نفاق بڑھتا جارہا ہے؛ کیوں کہ چند عالموں نے مالدار جاہلوں کو پہلے سلام کرنا شروع کیا کہ انھیں دنیا کی منفعت ملے؛ مگر نصف اسلام کھوکر ذلیل وخوار بنے اور خدا کے غضب میں گرفتار ہوئے۔

نیز ان مالداروں میں مزاج نخوت پیدا ہوئی کہ ایسے بڑے عالم ہمیں سلام کرتے ہیں، ہماری تعریف اپنی زبان سے کرتے ہیں، شاعر ہماری تعریف وتوصیف کے قصیدے بناتے ہیں، بخیل قارونی کو حاتم دوراں کا خطاب دیتے ہیں۔ایک ظالم بےعقل کو مال کے سبب عادلِ زماں اور ثانی لقماں کہتے ہیں، وہ تونگر بیچارے ایسی تعریف سن کر غرور وتکبر میں گرفتار ہوتے ہیں اور بےعلمی کے باعث دنیا وآخرت کے خسارے میں پڑتے ہیں۔

دوسری جانب کچھ عالم قناعت وصبر کے باعث علم کی حقارت وبے قدری نہیں کرتے، اور تونگرانِ بےعلم کو خود پہلے سلام نہیں کرتے۔اُن تونگروں کو چند خوشامدی شخصوں نے دنیا کا حاتم ولقمان بنادیا اور آخرت کی جنت ورضوان بخش دیا؛ بس اسی لیے

ان کی عادت بگڑ گئی۔ اور اپنی کم ظرفی کے باعث یہ لوگ تمام سادات ومشائخ کو اپنے دروازے کا منگتا سمجھنے لگے۔ تو بھلا اب وہ کس واسطے کسی عالم کو سلام کریں گے!۔

عادت ہی نہی رہی۔ اس حال میں بھی دونوں طرف والے اِفادہ واستفادہ سے بے نصیب رہے۔ وعظ ونصیحت کا اثر بے اثر ہوگیا، اور خوشامد ہمہ راخوش آمد کا بازار گرم ہوگیا۔

مسئلہ-۸۵

'صلوٰۃ مسعودی' ہی میں ہے کہ علم دین کے کمال حاصل کرنے کے واسطے ہیں اور دنیا کے حاصل کرنے کو تجارت ہنر پیشہ سیکڑوں تیار ہیں۔ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

بہر دین پروردن است نہ از بہر دنیا خوردن۔

اگر شاگرد نے استاد کے آداب بجالائے، اور ان کی دعاے خیر اس کو ملی ہے تو بے شک اسے دین ودنیا کی برکت نصیب ہوگی۔ آداب اول: ماں باپ سے زیادہ استاد کا حق ہوتا ہے۔ ایسا خیال کر کے ان کی محبت و تعظیم سب سے زیادہ کرے۔

ادب دوم: اگر ایک حرف بھی کسی سے سیکھا ہے تو اس کا ادب اور اس کی اولاد کا ادب بجالائے۔

ادب سوم: اپنے استاد کی ایسی مدح وسپاس کرے جس کا وہ اہل ہو۔

ادب چہارم: استاد کی موجودگی وغیر حاضری میں خفیہ واعلانیہ اس کی تواضع کرے، اور دعاے خیر میں ہمیشہ یاد کرتا رہے۔

ادب پنجم: ایسے کام کرے کہ جس سے اُستاد کا اور والدین کا نام روشن ہو اور وہ سن کر راضی وخوش ہوں۔ جو شخص یہ آداب بجالائے سمجھیں اس نے دین ودنیا کی دولت کمالی۔

مسئلہ-۸۶

مٹی یا چینی کا ٹوٹا شکستہ برتن کوزہ گھر میں استعمال میں رکھنا درویشی لاتا ہے۔

مسئلہ-۸۷

شکستہ یا گرہ دار قلم سے لکھنا درویشی لاتا ہے۔ چنانچہ ایک ہی روایت میں یہ تین چیزیں آئی ہیں :

من تمشط بمشط مكسورة أو يكتب بقلم معقودة أو يشرب بإناءٍ مكسورة فإنه يورث الفقر .

یعنی جس نے ٹوٹی ہوئی کنگھی سے اپنے سر کے یا داڑھی کے بالوں میں شانہ کیا یا گرہ دار قلم سے لکھا، یا لب شکستہ کوزے سے پانی پیا تو وہ سعادت کو دور بھگا تا اور شقاوت کو نزدیک بلاتا ہے۔

مسئلہ-۸۸

تنبیہ الغافلین فقیہ ابواللیث سمرقندی میں لکھا ہے کہ مہمان کو حقیر جاننا اور اس کے آنے سے ناخوش ہونا درویشی لاتا ہے؛ کیوں شہر انطاکیہ کے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا جو غضب نازل ہوا تھا تو اس کا سبب یہی تھا کہ انھوں نے موسیٰ اور خضر علیہما السلام کی مہمان نوازی نہیں کی تھی، اوران کی ضیافت سے انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے :

فَاَبَوا اَنْ يُّضَيِّفُوهُما .

یعنی انھوں نے ان دونوں مہمانوں کی ضیافت کرنے سے انکار کیا۔

شکر بجا آر کہ مہمانِ تو ☆ روزیِ خود می خورد از خوانِ تو

یعنی خدا کا شکر ادا کرو اور مہمان کا احسان مانو کہ اس نے تمہاری ضیافت و مہمان داری قبول کی اور اپنی قسمت کی روزی تمہارے دسترخوان پر بیٹھ کر کھاتا ہے۔ تمہاری قسمت کی روزی اس نے کچھ بھی نہ کھائی۔ یعنی جب مہمان تمہارے گھر میں آتا ہے تو اپنی روزی قسمت اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اور برکت کے فرشتے صاحب خانہ کے یہاں دس حصے برکت لے کر آتے ہیں۔

یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ نامدار امیر کی ضیافت کرتے اور غریب کے واسطے دروازہ بند رکھتے۔ تو اہل اسلام پر ان کے برعکس غریب مسافر کی ضیافت کرنا اور مالدار امیر کی نہ کرنا لازم ہوا۔

خلاصۃ الحقائق میں لکھا ہے :

من أنفق علیٰ ضیفه درهماً فکأنما أنفق ألف دینار ومن لم یکرم ضیفه فلیس منا .

یعنی جس نے مہمان کے واسطے ایک درہم کے برابر خرچ کیا تو گویا اس نے ہزار دینار خرچ کیے، (یعنی اس کو ہزار دینار خرچ کرنے کا ثواب ملے گا)۔ اور اگر صاحب خانہ نے اکرامِ ضیف اور مہمان کی بزرگی کی قدر نہ کی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اکرموا الضیف ۔(یعنی ہر طرح سے مہمان کی تکریم کرو) کے حکم کے مطابق مہمان نوازی اس پر لازم ہوئی۔ اس کے آنے سے خوش ہونے پر خدا رزق میں زیادہ برکت دیتا ہے۔ اس دنیا میں ہر کوئی چند روز کا مہمان ہے۔ اور سب کا مہمان دار خدائے تعالیٰ ہے کہ سب کو وہی روزی پہنچاتا ہے۔

ادیم زمیں سفرۂ عام اوست

بریں خوانِ یغما چہ دشمن چہ دوست

فائدہ: درہم کو ساڑھے چار آنے کی چاندی کی قیمت شمار کرتے ہیں تو دوسو درہم کے ستاون روپے کا اندازہ ہوتا ہے جو نصابِ شرعی زکوٰۃ کے واسطے مقرر ہے اور اہل بخارا نے چون روپے یا اس سے قدرے کم وبیش نصاب کا درجہ مقرر کیا ہے۔ چاندی کا نرخ کم زیادہ ہر ملک میں اور ہر وقت میں ہوتا ہے، اس سبب ستاون یا چون روپے مقرر ہوئے جس کے پاس چون روپے نقد ہیں اور ایک برس گذر گیا تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ حق اللہ ادا کرنا لازم آتا ہے۔ یعنی دوسو درہم میں پانچ درہم کا حساب لگایا جائے۔

لفظ درہم کی تحقیق

درہم کا لفظ درم کا معرب ہے۔ صراح وغیرہ لغات کی کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے کہ ایک درم کا وزن ساڑھے تین ماشے۔ اور بعضوں نے طب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک درم کا وزن دو جو کے برابر ہے؛ لیکن درہم شرعی فقہا کی اصطلاح میں باعتبار پہنائے کفِ دست کے ہے۔ یعنی کفِ دست کو چوڑا کر کے اس میں پانی ڈالیں جتنا پانی لمبا چوڑا ہتھیلی کے درمیان گڑھے میں سمایے اتنی مقدار نجاست مثلاً پیشاب کپڑے کو لگی ہے تو دھونا فرض ہے۔ اس سے کم نجاست ہے تو دھونا مستحب ہے۔

یا قطرہ قطرہ دس پانچ جگہ دامن پر نجاست کے لگے ہیں اگر ان سب کو ایک جگہ قیاس سے جمع کریں اور بقدر درہم شرعی ہو جائے تو دھونا فرض ہے، نہیں تو دھونا مستحب ہے۔

لیکن سراج اللغات سے غیاث میں منقول ہے کہ درم مخفف درہم کا ہے اور لفظ درہم اصل عربی ہے، درم کا معرب نہیں۔ چنانچہ بعض علما کا محض ایسا گمان ہے کہ درم لفظ فارسی ہے اور اس کا معرب درہم ہے جس کی جمع دراہم ہے۔ جیسا کہ صاحب صراح نے لکھا ہے۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ کلام مجید میں سورۂ یوسف کے اندر دراہم جمع درہم کا لفظ آیا ہے، اور جملہ مفسر، محقق لغاتِ قرآنی اور علماے ربّانی نے تمام لغات معرب واسما کی تحقیق کی

ہے؛ لیکن لفظ درہم کو درم کا معرب نہیں لکھا ہے، پس ثابت ہو گیا کہ درہم عربی لفظ ہے اور درم اہل عجم نے تصرف کر کے تخفیف کیا ہے، تب درم کو معجم کہنا چاہیے نہ کہ درہم کو معرب۔

لفظ دینار کی تحقیق

لفظ دینار کی تحقیق یہ ہے کہ یہ دراصل دِنّار تھا نون پر تشدید اور دال پر زیر کے ساتھ۔ نونِ اول کو حرفِ یا سے کسرۂ ماقبل کی موافقت کے مطابق بدل دیا دینار ہو گیا، تاکہ ان مصادر سے التباس نہ ہو جو فعال کے وزن پر آتے ہیں؛ چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّاباً ۔ اور اس تبدیلِ نون بحرف یا کا ثبوت اس کے جمع لفظ 'دنانیر' سے معلوم ہوتا ہے کہ جمع کے لفظ میں اصلی نون جو یا سے بدل گئی تھی پھر آ کر موجود ہوئی ہے۔

دینار' سونے کا سکّہ اشرفی کی مانند بیس روپے قیمت کا، اور خالی دینار دس روپے کا گینی کے مانند ہوتا ہے۔ اہل طب کی اصطلاح میں خیارشبز و تخم کشوت کا شربت مسہلہ زرد رنگ کا بناتے ہیں اس کو شربت دینار کہتے ہے۔

مسئلہ-۸۹

التكلم فى بيت الخلاء أوعند الاستنجاء يورث الفقر .

یعنی بیت الخلا میں یا استنجا کے وقت بات کرنا منع ہے اور مفلسی پیدا کرتا ہے۔

نیز کلوخ ہاتھ میں خشک کرتے وقت کچھ بولنا بلکہ سلام کا جواب بھی دینا منع ہے اور بے حیائی ہے و مفلسی پیدا کرنے کا سبب ہے۔ ہر آدمی مفلسی سے بہت خوف کرتا ہے اور بھاگتا ہے اور تونگر ہونے کو بڑی خواہش اور کوشش کرتا ہے؛ لیکن جو باتیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اولیاے کرام یا علما و حکما نے لکھا ہے اس پر عمل اور اعتقاد نہیں۔ اپنی نادانی اور بے علمی سے ایسے کام کرتے ہیں جس سے تونگری بھاگتی ہے، اور مفلسی جلد دوڑ

کر آتی ہے۔خدا اپنی پناہ میں رکھے۔

مسئلہ-۹۰

وضع السّاق على السّاق يمنع الرزق .

یعنی پاؤں پر پاؤں رکھ کر بیٹھنا برکت رزق کو مانع ہوتا ہے۔

مسئلہ-۹۱

من أتى طعاما لم يدع إليه تملأ بطنه نارا .

یعنی جو بغیر بلائے کہیں کھانے کو گیا تو گویا اس نے اپنے شکم میں آتش دوزخ بھری۔

من مشى إلى طعام ولم يدع مشى فاسقا وأكل حراما .

یعنی بن بلائے کسی کے یہاں کھانے کو چل کر گیا تو چلنا اس کا فاسق کا چلنا ہوا اور کھانا حرام ہوا۔

یعنی بے اذن کھانے کو جانا نحوسیت ،سبکی ،اور مفلسی کا باعث ہوتا ہے۔

مسئلہ-۹۲

لاينبغي له أن يأكل مالم يوذن وأن ينظر أنهم يقولون عن المحبة والمساعدة فليساعد .

یعنی کسی کو زیب نہیں دیتا کہ بغیر اذن کے کسی کے یہاں کھانا کھائے اگر چہ وہ بلاتے ہیں مگر ہاں غور کرے کہ محبت سے بلاتے ہیں یا فقط رسمی طور پر۔ورنہ راضی نہ ہوں تو نہ جاوے،اور اگر دل میں راضی ہیں تو جائے اور کھائے۔

رجل دخل دارا ولم يجد صاحب الدار فإن كان واقفا بصداقته عالما بفرحته إذا أكل من طعامه فله أن يأكل بغير إذنه والمراد بالإذن الرضاء وهو راض عنه .

یعنی کوئی شخص کسی کے مکان میں گیا اور صاحب خانہ گھر میں نہیں ہے اور کھانا تیار ہے اور وہ صاحب خانہ اس کا دوست صاحب اعتماد ہے اور یہ جانتا ہے کہ اگر میں کھانا کھالوں گا تو صاحب خانہ خوش ہوگا تو بغیر اذن کے کھانا کھالے۔ اوراذن سے مراد صاحب خانہ کی رضامندی ہے۔

ایسا صحابہ میں باہم اتفاق ہوا ہے، اور دلوں میں ان کے کسی طرح کی جدائی نہ تھی۔

فائدہ: حکما کہتے ہیں کہ دوستی چار قسم کی ہے :

پہلی قسم: یہ کہ باہم تعارفات رسمی ہے۔ پنج وقتہ مسجد میں ملاقات ہوتی ہے، یا ہر ہفتہ جمعہ کو ملاقات ہوتی ہے، محبت کے ساتھ باہم گفتگو کرتے ہیں۔

دوسری قسم: خویش ہم پیشہ ہیں، کاروبارِ دینوی میں مددگار ہم دیگر ہیں، دوست کو نفع پہنچا تو خوش ہوتے ہیں، نقصان ہوا تو غمگین ہوتے ہیں، اپنی ذات سے دوست کے واسطے محنت کرتے ہیں اور احسان کا بار اس پر نہیں رکھتے، اللہ کے واسطے کو کیے سو کیے، زبان پر نہیں لاتے، اپنے احسان کو بھول جاتے ہیں اور دوست کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ یہ درجہ قسم اول سے اعلی ہے۔

تیسری قسم: یہ ہے کہ دوست کو اپنے گھر میں اکثر کھانا کھلائیں اور خود بھی دوست کے یہاں بروقت کھانا کھالیں بلکہ کہلا بھیجیں کہ ہم فلانے وقت تمہارے یہاں کھانے کو آئیں گے کسی طرح کا حجاب نہ کریں، دوست کے واسطے بن مانگے مال اپنا خرچ کریں پھر اس کی طلب نہ رکھیں، حسابِ دوستاں دردل سمجھیں، اگر اس نے عوض لا دیا تو لے لیں، اگر کسی نے مجلس میں دوست کی غیبت کی تو اس کو منع کریں؛ کیونکہ حق دوستی و برادری اہل

اسلام یہ نہیں ہے کہ بھائی کا گوشت بھائی کھائے بحکم: أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ آیا ہے، اور یہ اخوتِ اسلام ہے۔

غیبت کہنا اور غیبت سننا دونوں ممنوع ہیں جو بات کہ روبرو بالمشافہ نہیں کہہ سکتے ہیں ویسی بات اس شخص کے پس پشت کہیں اس کو غیبت کہتے ہیں، اگر چہ وہ عیب اس شخص کی ذات میں ہو، اور جو عیب کہ اس کی ذات میں نہ ہو اس کو بیان کرنا تو بہتان وتہمت ہے، اور غیبت سے بدتر۔

چوتھی قسم: دوستی اور محبت کامل ہے کہ دوست کا حکم بجالانے کے واسطے اپنا کام چھوڑ دے اور اپنی خوشی پر دوست کی خوشی اور رضامندی مقدم سمجھے ؎

قصدمن سوے وصال وقصداوسوے فراق
ترکِ کام خود گرفتم تا برآید کامِ دوست

یہ دوستی جانی ہے، جو دوستی زبانی ودوستی نانی سے نہایت افضل واعلی ہے۔ ایک شاعر نے خوب کہا ہے ؎

دلا یارانِ سہ قسم اندار بدانی — زبانی اندو نانی اندو جانی
بنانی نان بدہ از در بدر کن — تواضع کن بیارانِ زبانی
دلِ یارانِ جانی رابدست آر — بقصدش جاں بدہ گرمی توانی

ابھی ہمارے بھائی اہل اسلام: اَلْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کو سمجھیں، یعنی سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں، نماز میں ہمیشہ سب مسلمان اپنے بھائیوں کے واسطے دعا مانگتے ہیں، اس برادری کا حق ادا کریں۔

لفظ انسان اُنس سے مشتق ہے بنی نوع انسان باہم دیگر اتفاق ومحبت سے نہ رہیں تو حیوان سے بدتر ہیں۔ دیکھو حیوان ہر قسم کے پرندے چرندے گروہ کے گروہ اپنی جنس کے

ساتھ اتفاق سے جنگلوں میں زندگانی بسر کرتے ہیں۔ اور اولادِ آدم دو بھائی ایک مکان میں نہیں رہ سکتے، یہ کمالِ جہالت وشیطنت ہے۔ قطعہ

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا ☆ دلِ دشمناں ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام ☆ کہ بادوستانت خلافست وجنگ

کتنی کم ظرفی اور کوتاہ بینی خودعرضی اور حق فراموشی ہے کہ اپنی قسمت پر قانع نہ ہوکر غیر کا مال بھی چھ جانے کو ڈرتے نہیں۔ جتنا تم کو تمہارا مال وفرزند پیارا ہے اتنا دوسرے کو بھی اس کا مال وفرزند پیارا ہے۔ خدا نے ہر ایک کے لیے حد باندھی ہے اس کے باہر قدم رکھنا بڑی نافرمانی اور مخالفت عقل ونقل ہے۔ جب حرص نے اندھا بنادیا پھر سیدھا راستہ کہاں سوجھتا ہے۔ قطعہ

اے قناعت تو نگرم گرداں ☆ کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
گنج صبر اختیار لقمان است ☆ ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

مسئلہ-۹۳

لیس منا من وسع اللّٰه علیه ثم قتر علی عیاله .

یعنی وہ ہم اہل اسلام میں سے نہیں کہ جس کو اللہ تعالی نے وسعت رزق دی ہے اور وہ اپنی عیال پر جورو بچوں پر کھانے پینے میں تنگی کرتا ہے۔

ایسی بخالت کرنے سے روزی کی برکت جائے گی بحکم: **احسَنَ اللّٰـهُ اِلیک.**
احسان کر خویشوں پر دوستوں پر جیسا کہ احسان کیا خدائے تعالی نے تجھ پر۔

مسئلہ-۹۴

أكل الطعام على السرير يورث الفقر .

یعنی تخت پر بیٹھ کر کھانا کھانا اور دستر خوان نہ بچھانا درویشی لاتا ہے۔

مسئلہ-۹۵

قطع الخبر بالأسنان عند الأكل يورث الفقر .

یعنی کھاتے وقت دانت سے روٹی کترنا منحوس ہے درویشی لاتا ہے۔

مسئلہ-۹۶

مسح الأسنان بالثوب يورث الفقر .

یعنی دانتوں کو کپڑے سے ملنا جیسا کہ مسواک کرتے ہیں نہایت منحوس ہے۔

مسئلہ-۹۷

لوگوں پر ظلم کرنا باعث درویشی ہوتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةٌ بِمَا ظَلَمُوْا –أي خالية بسبب الظلم –

یعنی ظلم کرنے کے سبب وہ گھر ویران اور خالی پڑے ہیں۔

الظالم لايموت إلا حقيرا ولايحشر إلا فقيرا .

یعنی ظالم شخص حقارت کی حالت میں مرتا ہے اور فقیری کی حالت میں حشر کے میدان میں آئے گا۔

روایت ہے کہ بادشاہ نے ایک امیر کو کسی شہر کا حاکم بنا کر بھیجا۔وہ امیر شہر میں مسند حکومت پر بیٹھا اور بے انتہا ظلم کا آغاز کیا۔شہر کے رہنے والے عاجز ہو گئے۔رات کو کسی

شخص نے اس حاکم ظالم کے دروازے پر لکھ دیا :

خانۂ ظالم خراب شود .

جب فجر کو حاکم نے یہ لکھا ہوا دیکھا تو ایک سطر اس کے نیچے اپنے ہاتھ سے لکھ دی:

بعد از خرابي هزار خانه .

یعنی ظالم کا گھر ویران ہوتا ہے؛ مگر ہزار گھر ویران کرنے کے بعد۔ اور منادی شہر میں پھرادی کہ جس نے یہ سطر اول لکھی ہے، حاضر آئے اور اپنے لکھے کا جواب پائے، میں نے اس کو معاف کیا۔

بالآخر سطر اول کا لکھنے والا شخص حاضر ہوا اور اعتراف کیا کہ میں نے لکھا ہے۔ کہا کہ جواب بھی اس کا پڑھ لے، اور یوں کہا کہ میں ظالم نہیں ہوں بلکہ تمہارے اعمال کی شامت کا بدلا لینے والا ہوں ۔

بقومے کہ نیکی پسند دخدائے	دہد حاکم عادل ونیک رائے
چوخواہد کہ ویران کند عالمے	نہد ملک در پنجۂ ظالمے

مسئلہ- ۹۸

الإصرار على المعصية بلاندامة يورث الفقر .

یعنی گناہ کے کاموں پر ضد کرنا اور ندامت نہ کرنا درویشی اور مفلسی کا باعث ہے۔

یعنی گناہ کرتا ہے، اگر کسی نے منع کیا تو اور زیادہ ضد کرتا ہے پشیمان نہیں ہوتا بلکہ منع کرنے والے کو دشمن سمجھتا ہے، تو آخر کو مفلس ہوجاتا ہے ۔

بخت ودولت بکاردانی نیست

جز بتائید آسمانی نیست

یعنی نیک بختی اور دولت کچھ عقل وہنر سے نہیں آتی جب تک خدائے تعالی کی مدد نہ ہو۔

جب دولت ملی اوراس نے منعم حقیقی کی تابعداری نہ کی بلکہ اس کی نافرمانی میں مستعد ہوا اب دولت کوزوال آیا۔ جوکام نہ کرنے کے تھے وہ کیا تو مفلس دو جہان کا بن گیا۔ سچ ہے داتا کے تین گن دیوے، دلاوے، چھین لیوے۔

پانچ شخص ہمیشہ مفلس رہیں گے، ان کوخیر وبرکت کبھی نہ ہوگی :

ایک **قاطع الشجر** کہ جس کا روزگار ہری جھاڑ کاٹنا اور لکڑی بیچنا ہے۔

دوسرا **ذایح البقر** گاؤذبح کرنے کا دھندا کرنے والا۔

تیسرا **بایع البشر** بروہ فروش۔

چوتھا **شارب الخمر** شراب پینے والا کبھی برکت نہ دیکھے گا۔

پانچواں **النائم عن صلوٰۃ العشاء والفجر** نمازِ عشاوفجر سونے میں کھودینے والا۔ نعوذ باللہ منہا۔

مسئلہ-۹۹

جس برتن میں کھانا کھایا ہے، اسی برتن میں ہاتھ دھونا منحوس ہے۔

لاتغسل یدیک فی إناء أکلت منه لا توسد عتینة الباب ولاتجلس علیها ولاتضع یدیک تحت خدک وأنت قاعد ولاأصابعک حول رکبتک ولا تقرعها .

یعنی جس باسن میں کھانا کھایا اسی میں ہاتھ نہ دھونا۔ دروازہ کی دہلیز پر تکیہ نہ

لگانا اس پر سر رکھ کر سونا نہیں۔ اس پر بیٹھنا نہیں۔ ہاتھ گال کے نیچے رکھ کر بیٹھنا نہیں۔ انگلیاں گھٹنوں پر رکھنا اوران کو چھوڑنا نہیں۔

مسئلہ-۱۰۰

قرآن شریف گھر میں موجود ہے اور کبھی اس کی تلاوت نہ کرنا درویشی لاتا ہے۔ لازم ہے کہ ہر روز فجر میں کچھ بھی اس میں سے پڑھا کرے۔

مسئلہ-۱۰۱

ماں باپ اُستاد و مرشد کی نافرمانی کرنا درویشی کا باعث ہوتا ہے۔ لازم ہے کہ ان کی تابعداری اور ادب کرے۔ وہ جو نصیحت کرتے ہیں (ان پر عمل کرے کہ اسی میں) بہتری ہے۔

باب دوم: سو فوائد

جن پر عمل کرنے سے برکت اور تونگری کا فائدہ دونوں جہان میں حاصل ہوتا ہے

اس باب میں کئی حدیث شریف، اقوال بزرگان دین اور وظائف واوراد لکھے گئے ہیں۔ نیک اعتقاد سے عمل کرے تو دو جہان کی مراد پائے۔ فقر و غنا کی افضلیت کو بغور دیکھنا چاہیے کہ چار قسم کے انسان پہلے بیان ہو چکے۔ قسم اول دنیا وآخرت میں تونگر ہیں۔ قسم دویم دنیا میں مفلس اور آخرت میں تونگر ہیں۔ قسم سوم دنیا میں تونگر اور آخرت میں مفلس ہیں۔ قسم چہارم دنیا وآخرت میں دونوں میں مفلس ہیں۔

فائدہ-۱

ليس الغني عن كثرة المال والعرض إنما الغني عن النفس.

یعنی کسی کے پاس بہت سا مال واسباب ہے تو وہ غنی نہیں بلکہ غنی وہ ہے کہ جس کی ذات میں قناعت اور دل بھرا ہوا ہے۔

تونگری بدل است نہ بمال
بزرگی بہ عقل ست نہ بسال

فائدہ-۲

ملوک الجنة من أمتيي القانعون بالقوت يوما بيوم .

یعنی (حضوراقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) میری امت میں سے جنت میں وہ لوگ بادشاہ بن جائیں گے جو دنیا میں قناعت کرتے ہیں، اور 'یومٌ جدیدٌ ورزقٌ جدیدٌ' پرعمل پیرا ہیں۔

فائدہ-۳

الحريص مع كثرة المال فقير وصغير

والقــانع مع قلة المال غنى وكبير

یعنی حرص کرنے والا فقیر اور ادنی شخص ہے اگرچہ بڑا مالدار ہے۔ اور قناعت کرنے والا غنی اور بزرگ ہے اگرچہ کم مال دار ہو۔

فائدہ-۴

ركعتـان مـن مـؤمـن فقير صابر أحب إلى اللّٰه من سبعين ركعة من غنى شاكر .

یعنی (حضوراقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) ایماندار فقیر صابر کی پڑھی ہوئی دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک غنی شاکر کی ستر رکعتوں سے بہتر ہے۔

فائدہ-۵

نعم الأمير على باب الفقير وبئس الفقير على باب الأمير .

یعنی کتنا اچھا ہے وہ امیر جو فقیر کے دروازے پر (خدمت کرنے اور دعا لینے کو) جاتا ہے اور کیا برا ہے وہ فقیر جو امیر کے دروازے پر (دنیا مانگنے کو) جاتا ہے۔

فائدہ-٦

المرء مع من أحب .

یعنی آدمی اُسی کے ساتھ حشر میں اٹھے گا جس کو وہ دنیا میں دوست رکھتا ہے۔

فائدہ-٧

الكاسب حبيب الله .

یعنی کسب کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

نیز روزگار، پیشہ، تجارت، ہنر، مزدوری، تونگر ہونے کا بڑا سبب ہے۔ ہنرمند کبھی بھوکا ننگا فقیر نہ رہے گا اس کا ہنر روز پانی کا جھرا جاری رکھتا ہے۔

فائدہ-٨

عمل الأبرار من الرجال الخياطة ومن النساء الغزل .

یعنی (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) نیک بخت مردوں کا کام درزی کا ہوتا ہے، اور نیک بخت عورتوں کا کام دھاگا بانٹنے کا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات گھر میں بیٹھ کر کپڑا سیتے تھے۔ حضرات ادریس علیہ السلام اور لقمان حکیم کا پیشہ درزی کا تھا۔

الغزل بمعنی دسیدن یعنی چرخے پر روئی کاتنا، دھاگا بانٹنا۔ اور الغزل کے دوسرے معنی عورت کے ساتھ بازی کرنا، جوانی کی حکایت اور عورتوں کا عشق بیان کرنا ہوتا ہے۔

شاعرون کے نزدیک غزل اس کو کہتے ہیں جس میں عورتون کے حسن کی تعریف، عشق اور ہجر ووصال کا بیان ہو۔

فائدہ-۹

حکما نے لکھا ہے کہ وقت اور محنت دولت کے ماں باپ ہیں جو شخص ہر وقت محنت وکام وکسب کرتا رہے گا، بے فائدہ سستی میں کھیل میں وقت نہ کھوئے گا بیشک تونگر بنے گا:

الوقت سيفٌ قاطعٌ .

یعنی وقت ایک کاٹنے والی تلوار کا نام ہے.(جس کے ہاتھ میں رہے وہ امیر ہے)۔

فائدہ-۱۰

امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ جب کسی آدمی کو دیکھتے تو یوں پوچھتے :

هل حرفةٍ فإن قالوا لا لأسقط من عيني .

یعنی کیا یہ شخص کچھ روزگار کرتا ہے۔ اگر کہا نہیں تو میں اپنی چشم اعتبار سے اس کو گرا دیتا ہوں۔

فائدہ-۱۱

مـر داؤد عـليه السلام بأسكاف فقال له يا هذا اِعمل و كل فإن اللّٰه يحب من يعمل ويأكل ولا يحب من يأكل ولا يعمل .

یعنی نبی داؤد علیہ السلام کسی چمار کی دکان پر سے گذرے، تو فرمایا: اے فلاں! کام کرو اور کھاؤ؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے جو اپنی محنت کی روٹی

کھاتا ہے۔مگراس کودوست نہیں رکھتا جوکھاتا ہےاورکام کچھ نہیں کرتا۔

فائدہ-۱۲

معدن الحديد أفضل من معدن الذهب و الفضة .

یعنی لوہے کی کھان سونے روپے کی کھان سے افضل ہے۔

اس کا مطلب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جن ملکوں میں سونے روپے کی کھان تھی اس ملک کے لوگ مغرور بنے،عیش وعشرت میں سست ہوگئے،اورمحنت کرنا چھوڑ دیا۔اورجس ملک میں بلادِغربی کی طرف لوہے کی کھان تھی،وہاں گےلوگوں نے محنت اور ہنر سے چاقو،قینچی،سوئی وغیرہ ہتھیار بنا کرعلم و ہنر کی قوت سے ملکوں میں تجارت شروع کردی،اورسونے روپے کی کھان کے مالک بن گئے،اورمحنت کے زور سے اپنا لوہا سونے روپے سے بہتر کر دکھایا اورسب ملکوں کو اپنا تابعداد بنالیا۔گویا ہنراورمحنت سے ان کا لوہا سونے سے بھی زیادہ افضل بن گیا۔

فائدہ-۱۳

كسب الحلال و النفقة على العيال من أعمال الأبدال .

یعنی کسب حلال سے روزی پیدا کرنا اور اپنے عیال وخویش کی پرورش کرنا ابدال اولیا کا کام ہے۔

فائدہ-۱۴

من رزق من شيئ فليلزمه .

یعنی جس کوخدانے رزق دیا جس کام اورحرفت میں تو اس کولازم ہے کہ تمام عمر وہی

کام کرے۔ ایسا نہیں کہ حرص کر کے اپنا کام چھوڑ دے اور دوسرے کام کے پیچھے لگ جائے کہ مجھے زیادہ ملے گا۔ آخر ہاتھ میں کا بھی روزگار کھودے گا، اور زیادہ کی امید پر کم بھی جاتا رہے گا۔ آدھی کو چھوڑ کر ساری کو دوڑنا اچھا نہیں۔

گرز میں را بآسماں دوزی

نشود جز زیادہ از روزی

فائدہ-۱۵

خیـر رأس الـمـال الـديـانة سبحان من جعل غفلة التجار وحرصُهُم لطيِّ البلاد سببا لمصالح العباد .

یعنی بہتر پونجی آدمی کی دین داری ہے۔ شکر وسپاس ہے خدا کے لیے جس نے تاجروں کو غفلت میں گرفتار کیا اور شہر بہ شہر پھرنے کا شوق دیا کہ یہ سبب ہوا بندوں کی مصلحت معیشت کا۔

چنانچہ علما کی روزی شہر بہ شہر پھیلا دیا تا کہ وہ ملک میں جائیں اور وہاں کے باشندوں کو ان سے علم کا فیض پہنچے۔

فائدہ-۱٦

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لقد طفت في شرق البلاد وغربها

وجربت هذا الدهر باليسر والعسر

فـلـم أربـعـد الـديـن خيـرا من

الغنى

ولـم أر بـعـد الـكـفـر شـرا من

الفقر

یعنی میں نے مشرق ومغرب کے ملکوں میں بہت سیاحت کی۔اور زمانہ کی تنگی
وفراخی کا بہت تجربہ حاصل ہوا۔تو مجھے دین کے بعد کوئی چیز تونگری سے بہتر نظر
نہیں آئی۔یوں ہی میں نے کفر کے بعد کوئی چیز فقیری سے بدتر نہیں دیکھا۔
یہاں فقرودرویشی کے معنی زیادہ مفلسی وتنگ دستی کے ہیں۔

فائدہ-۱۷

الـمال فی هذا الزمان عز للمؤمنين وسلاح لصيانة الايمان

یعنی اس زمانے میں مال سے مسلمانوں کی عزت ہے۔اور وہ ایمان بچانے کا
ایک ہتھیار ہے۔

اگلے زمانے میں زہدوتقوی سے مسلمان کی عزت ہوتی تھی۔امیر و بادشاہ اس کے
پاس آتے اور خدمت کرتے تھے؛لیکن اب معاملہ اس کے برعکس ہے۔کیسا بھی عالم ربانی
اور عارفِ حقانی ہواگر مفلس ہے تو لوگوں کی آنکھوں میں ذلیل ہے۔کسی کو اس سے فائدہ
نہ ملے گا۔

مرا تجربہ معلوم شد ز پنجاہ سال
کہ قدرِ مرد بعلم ست وقدرِ علم بمال

تونگروں کو دین سے غرض نہیں رہی؛اس لیے علماومشائخ سے ملنا اور ان کی خدمت
کرنا بالکل موقوف ہوگیا۔مگر علماومشائخ کو دنیا کی اور کھانے کپڑے کی غرض موجود ہے؛
اس لیے تونگر کے دروازے پر بروقت ضرورت جانا پڑتا ہے۔

فائدہ-۱۸

لابد للمرء من مال يعيش بـه

وداخل القبر محتاج إلى الكفن

یعنی آدمی کو مال کمانا اور اپنی زندگی بسر کرنا ضرور ہے بلکہ مرے بعد بھی قبر میں کفن کی حاجت رہتی ہے۔

لطیفہ: کسی نے گائے اور بکری سے پوچھا کہ تم ہمیشہ دودھ گھی سے بنی آدم پر احسان کرتی ہو وہ بھی تم پر احسان کا بدلہ کفن وغیرہ دیتے ہیں یا نہیں۔ انھوں نے رو کر افسوس کے ساتھ کہا کہ بنی آدم بڑے احسان فراموش ہیں۔ جس نے جان وایمان دیا، اور رزق ومکان بخشا، اس کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو احسان مانتے ہی نہیں اور ان کی قدر تو بوجھتے نہیں، وہ ہم کو کفن کیا دیں گے!۔ بلکہ جو پوست خدا نے ہم کو بخشا ہے وہ بھی مرنے کے بعد اُتار لیتے ہیں۔ اپنے جوتے بناتے ہیں۔ ہڈیوں کو بھی توڑ کر اپنے کام میں لگاتے ہیں اور اس سے دنیا کا مال پیدا کرتے ہیں۔

فائدہ-۱۹

تفتازانی فرماتے ہیں۔

طويت بإحراز الفنون وكسبها

وداء شبابي والجنون فنون

وحين تعاطيت الفنون ونلتها

تبين لي أن الفنون جنونٌ

یعنی جب میں نے بڑی سعی وکوشش کی اور تمام علوم وفنون حاصل کر لیے،

جوانی ساری کھودی اور علم کے پیچھے دیوانہ بنا پھرتا رہا؛ کیوں کہ جنون بھی ایک فن ہے۔لیکن جب تمام علم و ہنر کی مجھے بخشش مل گئی تب معلوم ہوا کہ تحقیق فنون بھی جنون ہے۔

یعنی علم و ہنر دین و دنیا کے حاصل کرنے کے لیے ہتھیار کی مانند ہے؛ مگر عمل کرنا گویا ان ہتھیاروں کو کام میں لانا اور ان سے فائدے اٹھانا ہے۔

ایک گاڑی بھر کر ہم نے کتابیں پڑھیں۔(پھر کیا ہوا کہ) مٹھی بھر اناج کی اِحتیاج دوسرے شخص کی طرف لے گئی۔تو گویا تمام علم و ہنر سیکھنا ہمارا دیوانہ پنا تھا۔بحکم

عز من قنع وذل من طمع .

یعنی جس نے قناعت وصبر اختیار کیا علم و عقل کا پھل پایا اور جس نے حرص میں دل ڈالا ذلت اٹھایا۔

دو ہاتھ اور ایک پیٹ خدا نے دیا ہے۔اگر عقل ہے تو محنت کرو، کماؤ کھاؤ اور کھلاؤ۔ دوسروں کا بوجھا اٹھاؤ؛ لیکن اپنا بوجھ دوسروں پر مت ڈالو۔فضیل بن عیاض فرماتے ہیں: جب تک آدمی زندہ ہے اُمید سے زیادہ خوف رکھے؛ مگر جب موت آجائے تو خوف سے زیادہ اُمید رکھے۔

فائدہ--۲۰

الأكل حرام بلا رياضة .

یعنی بغیر محنت کیے روٹی کھانا حرام ہے۔

اس کے معنی علما نے کئی قسم سے کیے ہیں: اوّل یہ کہ رزق خدا کا دیا ہوا ہے جب اس کی عبادت و ریاضت اور فرماں برداری نہیں کرتے تو اس کا رزق مت کھاؤ۔یعنی حرام خور مت بن۔

دویم یہ کہ جب رزق کھایا تو چلو پھرو اور محنت کرو تا کہ وہ کھانا ہضم ہو جائے۔ اگر محنت و ریاضت نہ کی تو کھانا ہضم نہ ہوگا۔ اب جب دوسرا کھانا کھائے گا تو بیمار ہو جائے گا؛ کیوں کہ غیر منہضم کھانا سمِّ قاتل ہے۔ اس لیے بغیر محنت کیے حکما کے نزدیک کھانا ہرگز جائز نہیں۔

سویم یہ کہ ہر ایک شخص اپنی روزی محنت و مشقت کر کے پیدا کرے اور کھائے، دوسرے کی محنت کا پھل آپ نہ کھائے بلکہ اپنی محنت کا پھل دوسروں کو کھلائے اسی میں عقلمندی ہے۔ ایک شیر محنت کر کے شکار پکڑتا ہے، اور دس گیدڑ بھی اس کا جھوٹا کھا کر پیٹ بھرتے ہیں۔

چو استادۂ دست اُفتادہ گیر
نہ خود را بیفگن کہ دستم بگیر

یعنی جب تو کھڑا ہے تو گرے ہوئے شخصوں کا ہاتھ پکڑ کر اُن کو اٹھا۔ ان کی مدد کر، خود کو زمیں پر مت ڈال دے۔ نیز لوگوں سے یوں حاجت مت مانگ کہ 'میری دستگیری کرو' بلکہ خود کما کر کھا۔ غیر کی کمائی پر دانت تیز مت کر؛ کیونکہ بغیر محنت کیے کھانا حرام ہے۔

حکایت: ایک شخص جنگل میں لکڑیاں کاٹنے کے واسطے گیا تا کہ اسے شہر میں لا کر بیچے اور اپنی روزی حاصل کرے۔ یکا یک ایک درخت پر نظر پڑی اندھا کوا بے پر و بال نظر آیا۔ خیال کیا کہ اس کو یہاں روزی کس طرح پہنچے گی۔ اتنے میں ایک باز نے فاختہ کا شکار کیا اپنے پنجے میں پکڑا اور اسی جھاڑ پر کوے کے قریب بیٹھ کر کھانے لگا، باقی وہاں چھوڑ کر چلا گیا۔

چنانچہ کوے نے اس کا فضلہ کھایا اور اپنا پیٹ بھرا۔ جب اس شخص نے رزاقِ مطلق کی قدرت کو دیکھا تو کہا: افسوس میں کس لیے بے صبر بن کر پھرتا ہوں، میرا روزی رساں مالک موجود ہے۔ اگر جان دیا تو نان بھی دے گا۔

اب وہ اسی جنگل میں ایک پہاڑ کی غار میں جا بیٹھا۔ایک دن گذر گیا فاقہ سے بے طاقت ہوا۔دوسرا دن جب گذرا تو اٹھ کر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رہی۔ہوش جاتا رہا۔ایک بکریاں چرانے والا وہاں آیا۔اس کا حال دیکھ کر اسے رحم آیا، کچھ روٹی بکری کے دودھ میں چور کر مل کر اس کے منہ میں ڈالا،قدرے پانی پلایا۔

جب اس شخص کو ہوش آیا،اور آنکھیں کھولا تو اٹھ کر بیٹھ گیا۔چرواہے نے پوچھا: تو کون ہے، یہاں غار میں کس لیے آکر پڑا ہے؟۔اس شخص نے حقیقت بیان کی،اور باز و کوّے کا حال سنایا تو چرواہے نے ملامت کر کے کہا: تو تندرست جوان شخص ہے،تو نے باز کی طرح ہونا کیوں نہ پسند کیا،اور دیوانگی سے غار میں آکر بیٹھ گیا ہے۔اب تو کوّے کے جیسا بن گیا۔خدا نے مجھ کو باز بنا کر تیزی زندگانی کا سبب کر دیا۔جا دھندا مزدوری کر، دیوانہ مت بن۔

فائدہ-۲۱

عناصر اربعہ سے انسان کا وجود قائم ہے۔یعنی خاک سرد و خشک ہے۔پانی سرد و تر ہے۔آتش گرم و خشک ہے۔اور ہوا گرم و تر ہے۔سب ایک دوسرے کے ضد ہیں۔چند روز بصورتِ اعتدال جسم کی تندرستی اور زندگی قائم ہے۔اگر ایک شے ان چار میں سے کم زیادہ ہو جائے تو آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔اسی طرح جہان کا وجود چار قسم کے لوگوں سے قائم ہے۔اوّل بادشاہ امیر حاکم سپاہی آتش کی مثال ہیں کہ رعیت پر سیاست کا رعب رکھتے ہیں۔دویم علما فضلا پیشہ ور پانی کی مانند ہیں کہ دین دنیا کا انتظام صفائی ونرمی سے اور انصاف و دانائی کے ساتھ تراوت قائم رکھتے ہیں۔

تیسرے سوداگر اہل تجارت ہوا کی مانند ہیں۔ایک ملک کا مال اور پیدائش کے اجناس دوسرے ملک کو لے جاتے ہیں، خود بھی نفع پاتے ہیں اور تمام رعیت کو آسایش

دیتے ہیں۔ چوتھے دہقان کھیتی باڑی کرنے والے بمنزلۂ خاک کے ہیں کہ تمام جہان کی خوراک مٹی میں سے پیدا کرتے ہیں۔ شب وروز محنت کر کے اپنے واسطے غذا نکال کر دوسرے ہزاروں مخلوق کی غذا ہر سال تازہ بتازہ تیار کرتے ہیں۔ اگر سبھی آدمی لکھنے پڑھنے والے عالم فاضل بن جائیں، یا امیر تجار مالدار ہو جائیں تو کھیتی مزدوری وغیرہ اناج پیدا کرنے کا کام کون کرے گا۔

جب تک چاروں قسم کے لوگوں کا وجود موجود ہے تب تک جہان قائم ہے؛ اس لیے خدا نے اپنی حکمت کاملہ سے ہر ایک شے کی تقدیر و اندازہ مقرر کر دیا۔ اسی لیے کاروبارِ ہستی چلا جارہا ہے۔ مفلس وغنی اور تونگر وفقیر دونوں قسم کے لوگ ہر شہر میں ضرور ہونا چاہیے۔ اگر سب تونگر اور غنی ہو جائیں یا سب مفلس وفقیر بن جائیں تو اس میں جہان کی خرابی ہے۔

فائدہ–۲۲

قال علی لابنہ الحنفية يابنی إني أخاف عليک الفقر فاستعذ باللّٰہ منه فإن الفقر منقصة فی الدين مدهشة للعقل داعية للمقت والفقر موت الأكبر .

یعنی علی رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند محمد الحنفیہ سے فرمایا: اے فرزند! میں تجھ پر درویشی کا خوف رکھتا ہوں؛ سو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ کہ وہ تجھے مفلسی سے بچائے؛ کیونکہ مفلسی دین میں نقصان کرتی ہے، عقل کو زائل کر دیتی ہے، خرابی سامنے بلاتی ہے اور فقر واقعتاً ایک بڑی موت ہے۔ خدا پناہ میں رکھے۔

فائدہ–۲۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

أشقى الأشقياء من جمع عليه فقر الدنيا وعذاب الاٰخرة .

یعنی بدترین شخص وہ ہے جو دنیا میں بھی بے زروبے پر ہو، اور آخرت میں بھی (گناہ کے باعث) عذاب پائے۔

فائدہ-۲۴

المال الصالح لرجل الصالح .

یعنی مالِ صالح مردِ صالح کے ہاتھ میں نہایت کام کا ہے۔

اسی لیے سونے چاندی کے برتنوں میں پانی پینا اور استعمال کرنا منع ہوا ہے کہ اس مال کو اٹکا کر رکھنا اور لوگوں کے معاملوں میں خلل ڈالنا گناہ عظیم ہے۔ دست گرداں رہنے سے ہزاروں کا کام نکلتا ہے۔

فائدہ-۲۵

قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم إن الذی یشرب فی آنیة فضة إنما یجرجر في جوفه نارجهنم لأنه یؤدی إلی منع الناس عن تصریفها فی معاملاتهم ولعظم منافعه. قال اللّٰه تعالی: وَلاَ تُؤتُوا السُّفَهَآءَ أمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا .

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جو کوئی چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے وہ درحقیقت جہنم کی آتش اپنے پیٹ میں بھرتا ہے۔ کیوں کہ اس نے لوگوں کو معاملات میں پھیر بدل کرنے سے اور اس کا نفع سبھوں کو حاصل ہونے سے روک رکھا ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: سفیہ نادانوں کو تم اپنا مال مت دو جو تمہارے برتنے اور زندگانی قائم رکھنے کے واسطے اللہ نے بنایا

ہے،اور نادان اس کوخراب کرڈالیں گے،اور ضائع کردیں گے۔

ولهذا أعظم وعيد احتبسه وكنزه فانه كمن احتبس حاكما للناس تمشى به أمور معاشهم .

یعنی اسی لیے ایسے شخص پر بڑے عذاب کا وعدہ ہے کہ جس نے اس کو روک رکھا ہے اور گاڑ دیا ہے۔اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کسی حاکم کو قید کردیا جائے جو آدمیوں کی معاش کے کاموں کا انتظام اور درستی رکھتا تھا۔

کیونکہ سونا چاندی جیسے قاضی مفتی ہیں آدمیوں کے بہت کام آتے ہیں جس نے ان کی مزاحمت اور اٹکاؤ کی گویا سب آدمیوں کے کام میں خلل ڈالا۔

معتوہ (بےعقل وبیہوش) میں،سفیہ (نادان وکم عقل) میں،اور مجنون میں فقہانے حکم کیا ہے کہ ان کو اپنے خود کے مال کا بھی مختار نہ کرنا چاہیے بلکہ ضروری خرچ ان کو دے اور باقی پر قاضی یا حاکم نے نظر رکھے تاکہ وہ ضائع نہ کردیں۔

چاندی سونا بنی آدم کی حاجت روائی کا ہتھیار ہے۔جب اس کو کسی نے قید کر رکھا، اور دفن کیا،تو وہ پھیر بدل ہونے اور نفع پہنچانے سے باز رہا۔اور اگر توڑ کر چاندی سونے کے برتن کا استعمال کرے تو اس کی قوم کے لوگ اس پر حسد کریں گے بلکہ اس کو ہلاک کر ڈالیں گے؛اس لیے مردوں کو سونے کی انگشتری انگلی میں رکھنا حرام ہے۔قیامت کے دن سانپ بچھو اس کی انگلیوں میں لپٹیں گے،اور عذاب کریں گے؛ کیونکہ مردوں کی زینت مردمی اور کمالِ عقل ودین میں ہے،چونکہ عورتوں کا عقل ودین ناقص ہے؛اس لیے ان کو زینت کے واسطے سونا چاندی پہننا جائز ہوا ہے۔

فائدہ-۲۶

وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الاَرْضِ .

یعنیا گرحق تعالیٰ اپنے بندوں پررزق کشادہ کردےتو وہ باغی ہوجائیں گے زمیں پر۔

اس لیےاپنی حکومت ازلی سے ہرایک کو ہرایک کی قدراوراحتیاج کےمطابق رزق پہنچاتا ہے۔علما کی نصیحت ہرزمانے میں ہروقت جیسی اُس وقت کے لوگوں کوضرورہے ویسی اپنی تالیفات میں لکھ دینا لازم ہےتا کہ دیکھنے پڑھنے سےلوگوں کوفائدہ ہو؛ کیونکہ علوم وحکمت کےخزانہ دارعلماہیں۔تمام عمرعزیزاپنی علم کےجمع کرنے میں خرچ کردیتے ہیں۔اگرتجارت دکانداری وغیرہ کانوں میں خرچ کرتےتووہ بھی مالداربن کربیٹھتے؛مگر خدانے ان کوعلم پڑھنے کاشوق دیا،مال دینا جمع کرنے کاشوق نہیں۔تواس سبب سےوہ غریب ومفلس رہ گئے۔اب مالداروں پران کی خدمت کرناواجب ہے۔

فائدہ-۲۷

عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم التجار ھم الفجار فقیل الیس اللّٰہ احل البیع وحرم الربوا . فقال بلی ولکنھم یحدثون فیکذبون ویحلفون فیحنثون .

یعنی بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوداگر بدکارہیں۔صحابہ نےعرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کوحلال اورسود کوحرام نہیں کیا۔فرمایا: سچ ہے؛لیکن وہ لوگ باتوں بات میں جھوٹ بولتے ہیں اورقسم کھاتے ہیں تو اس میں حانث ہوجاتے ہیں۔

یعنی اپنی قسم کےمطابق عمل نہیں کرتے۔اورپھرقسم توڑنے کاکفارۂ یمین نہیں دیتے۔ یعنی تین روزے رکھنا،یادس ۱۰ مسکین کوکھانا کھلانا،سووہ نہیں کرتے۔

فائدہ-۲۸

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے :

المال فیہ داء کثیر فقیل یا روح اللّٰہ ما داوہ قال یمنع صاحبہ حق اللّٰہ فقیل فان ادی حق اللّٰہ قال لاینجو من الکبر والخیلاء فقیل فان نجی قال یشغلہ اصلاحہ عن ذکر اللّٰہ .

یعنی مال میں بہت طرح کا دکھ ہے۔ پوچھا گیا کہ مال میں وہ دکھ کیا ہے۔ فرمایا: جب مال بہت جمع ہوجائے تو وہ خدا کا حق ادا نہیں کرتا۔ پھر کہا گیا کہ اگر اس نے خدا کا حق ادا کردیا تب۔ فرمایا: تکبر اور بڑائی خودبخود مزاج میں پیدا ہوجاتی ہے جس سے نجات مشکل ہے۔ پوچھا گیا کہ اگر تونگر نے تکبر وغرور چھوڑ دیا تو۔ فرمایا: مال کی درستی اور نگہبانی اور بڑھانے کی فکر میں وہ ہمیشہ مشغول رہتا ہے اور خدا کے ذکر سے غافل بنتا ہے۔

فائدہ-۲۹

یا ابن ادم ما کسبت فوق قوتک فانت فیہ خازن لغیرک.

یعنی اے ابن آدم! جو مال تو نے کمایا اور اپنی خوراک وخرچ سے زیادہ کمایا تو تو اس کا نگہبان ہے اور تو غیر کے واسطے سنبھال کر رکھتا ہے۔

فائدہ-۳۰

عامر بن ربیع کا قول ہے :

أحب الناس الى اللّٰه الفقرآء فكان أحب خلقه إليه الأنبياء عليهم السلام فابتلاء هم بالفقر .

یعنی لوگوں میں اللہ کے دوست فقرا ہیں کیونکہ بہترین مخلوق اللہ کی انبیا علیہم السلام ہیں اور وہ سب فقر میں رہتے تھے، محنت کر کے اپنی روزی پیدا کرتے تھے۔

فائدہ-۳۱

انس بن مالک سے روایت ہے :

یقول اللّٰه عزوجل للملائكة ادنوا من أحبائی فیقول الملائكة من أحباوک فیقول ادنوا من فقراء المسلمیں .

یعنی اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے دوستوں کے پاس جاؤ۔ فرشتے کہتے ہیں: خداوندا! تیرے دوست کون ہیں۔ فرمایا: فقرائے مسلمین کے پاس جاؤ۔

کیوں کہ وہ ہمیشہ صبر ورضا کے مقام میں متوکل گذران کرتے ہیں۔ کبھی اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کسی آدمی کے سامنے نہیں بیان کرتے؛ کیونکہ دوست کی شکایت غیر سے بیان کرنا دوستی میں خلل ڈالتا ہے۔ مالک الملک کی شکایت بندے محتاج کے آگے پیش کرنا بڑی شرم کی بات ہے۔ ؎

جهدرزق ارکنی وگرنه کنی   برساند خدای عزوجل
گرروی دردہان شیر وپلنگ   نه خورندت مگر بروز اجل

فائدہ-۳۲

الفقر فخري و الفقر مني .

یعنی (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) مجھے فقر سے اور فقر کو مجھ سے فخر ہے۔

روایت ہے کہ ایک روز تمام دنیا کے خزانوں کی کنجیاں جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور کہا کہ اگر آپ اس کو قبول کرلیں تو تمام خزانے آپ کے تابع ہوجائیں گے۔

آپ نے قبول نہ فرمایا، اور مالک کی رضا اختیار کی۔ ورنہ تمام جہان کی تونگری اور اہل بیت کوملتی، اور آپ کی تمام اُمت غنی مالدار ہوجاتی؛ مگر غفلت دنیا اور محبت زر میں گرفتار ہوتی۔

دیکھو مفلسی اور مصیبت میں جو خدا کو یاد کرتے ہیں ویسا تونگری اور تندرستی میں کہاں ہوسکتی ہے۔ بعض علما نے فقر کو اسی لیے تونگری سے افضل قرار دیا ہے۔ جب کہ بعضوں نے تونگری کو بہتر کہا ہے۔

فائدہ-۳۳

روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام تابوتِ سکینہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں لائے۔ جس میں اگلے پیغمبروں کی نشانیاں ہیں؛ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام گلیم، سلیمان علیہ السلام کی انگشتری، موسیٰ علیہ السلام کا عصا، ہارون علیہ السلام کی کفش وغیرہ کپڑے بہت سے اس میں تھے جس کی برکت کے سبب بنی اسرائیل فتحیاب ہوتے تھے۔ جب اس کی بے ادبی کی تو فرشتوں نے اسے آسمان پر لے جا کر معلق کردیا۔

حکم ہوا میرے حبیب علیہ السلام کو جو چیز پسند ہو اس میں سے لے لیں۔ آپ نے گلیم فقر اختیار کیا جس کی برکت سے رسول مقبول علیہ السلام کی اُمت میں ہزاروں اولیا پیدا ہوئے، اور یہ سلسلہ ولایت قیامت تک جاری رہے گا۔

یہ اولیاے اُمت فقیر الی اللہ ایسے صاحب مرتبہ ہوئے ہیں کہ جس کو چاہا بادشاہ بنادیا۔ چنانچہ تاریخ الاولیا میں ان کے تذکرے بالتفصیل موجود ومرقوم ہیں۔ ایسے فقر کے مقابل تونگری اور بادشاہی کی کچھ حقیقت باقی نہ رہی۔ فقر کے سامنے تونگری کیا مال ہے؟

نہیں دینا کی نعمت پر نظران پاکبازوں کی
نبی نے جن کو خوانِ فقر سے لقمہ کھلایا ہے

رضينا قسمة الجبار فينا — لنا علم وللأغيار مال
فان المال يفنى عن قريب — و لكن علم باق لايزال

یعنی ہم اس پر راضی ہوئیجو خدانے ہمارے حصے میں قسمت کردیا۔ ہم کو علم دیا اور غیروں کو مال دیا۔ اور مال یقیناً جلدی فنا ہونے والا ہے، اور علم ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اس کو کوئی زوال نہیں۔ قبر میں بھی ساتھ اور حشر میں بھی ساتھ۔

فائدہ-۳۴

امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

لاتحقرن أحدا من المسلمين فان صغيرهم عندالله كبير.

یعنی کسی مسلمان کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو کہ (ممکن ہے) ان کا ادنیٰ اللہ کی نگاہ میں اعلیٰ ہو۔

روایت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز اپنے خادم سے پوچھا کہ کچھ کھانے پینے کی چیز گھر میں ہے؟۔ اس نے کہا: کچھ نہیں۔ (یہ سن کر) مولانا نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا: بوے خانۂ اہل بیت مصطفوی درخانۂ من می آید۔

یعنی میرے گھر سے اہل بیت نبوت کے گھرانے کی خوشبو آرہی ہے۔

ایک روز پھر شب کو خادم سے پوچھا تو اس نے کہا: نقد وجنس اور ماکولات بہت موجود ہیں۔مولانا افسوس کر کے فرمایا: بوےفرعون درخانۂ من می آید۔

یعنی میرے گھر سے فرعون کے گھر کی بوآرہی ہے۔

چنانچہ آپ نے سب اسی وقت فقرا ومساکین کو تقسیم کر دیے۔ کہتے ہیں کہ مسکین وہ ہے جس کے پاس تین روز کی خوراک ہو۔اور فقیر وہ جو ایک روز کی بھی خوراک نہ رکھتا ہو۔

فائدہ-۳۵

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یـا مـعشـر الـفـقـراء ألا أبشـر كـم بـأن فـقـراء المسلمين يدخلون الجنة قبل أغنياء هم بنصف يوم وهو خمس مائة عام

.

یعنی اے گروہِ فقرائے مسلمین! کیا میں تمہیں اس بات کی خوشخبری نہ دوں کہ میری اُمت کے فقیر تونگروں سے نصف روز پیشتر جنت میں داخل ہوں گے،اور آخرت کا نصف روز پانچ سو برس کا ہوگا۔

فائدہ-۳۶

سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

طـلبـنا الفقر استقبلنا الغنٰی وطلب الناس الغنٰی استقبلهم الفقر .

یعنی ہم فقر کو طلب کرتے ہیں تو تونگری ہمارے سامنے آجاتی ہے، اور دوسرے لوگ تونگری طلب کرتے ہیں تو فقر ان کے سامنے آجاتا ہے۔

الدنیا طلب الهارب وتهرب من الطالب .

یعنی دنیا طلب کرتی ہے اس کو جو اس سے بھاگتا ہے، اور بھاگتی ہے اس سے جو اس کو طلب کرتا ہے۔

ہر دو قول کا مطلب یکساں ہے۔

فائدہ-۳۷

امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

إن اللّٰه فرض فی أموال الأغنیاء أقوات الفقراء فما جاء فقیر إلا بما منع غنی واللّٰه سائلهم عن ذلک .

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے تونگروں کے مال میں فقیروں کا حصۂ خوراک فرض کیا ہے، تو اگر کوئی فقیر بھوکا رہا تو اس لیے کہ تونگر نے اس کو کچھ نہ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے متعلق ان سے پوچھنے والا ہے۔

یعنی میں نے تجھ کو اتنا بہت مال دیا تھا پھر اس فقیر کو کس لیے بھوکا رہنے دیا۔

حکایت: ایک وقت (کی بات ہے کہ) شہر خراسان میں دو فقیر مسافر شام کو مقام کئے کہنہ مسجد میں پہنچے، مگر ان کے پاس نہ بچھونا تھا نہ خوراک۔ خستہ گرسنہ وہاں رہے۔ ٹھنڈی کا موسم تھا۔ سردی کے باعث انھیں کافی تکلیف پہنچی اور رنج وغصے میں باہمدیگر کہنے لگے: یہاں کا بادشاہ اس وقت اپنے حرمِ خاص میں گرم ونرم بچھونا پر سوتا ہوگا، شکم اس کا نان وکبابِ مرغ مسّمن سے بھرا ہوا ہوگا۔ عود ساز سامنے رکھی ہوئی ہوگی، آرامِ تمام سے بالین ناز پر سر رکھ کر خوابِ شیریں کے مزے لے رہا ہوگا۔ اور ہم مسافر اس کے شہر میں بھوکے خستہ رنج وتعب میں پڑے ہیں۔ اگر کل قیامت کے دن ہم فقراے اُمت تونگروں سے پانچ سو برس قبل جنت میں داخل ہوئیں گے، تو اس کو بہشت میں نہ آنے دیں گے؛ کیونکہ دنیا میں

اس نے آسایش وآرام پایا ہے،اورہم نے سوقسم کی مصیبت وتکلیف اُٹھائی ہے۔

یہاں ہماری کسی نے خبر نہ لی تو خدا کے پاس کل انصاف طلب کریں گے۔ بادشاہِ خراسان کا نام ملک صالح تھااوروہ اسم بامسمی تھا۔فقیروں کوخوراک وپوشاک تقسیم کرتا ہوا اس مسجد کے قریب پہنچا،اوران کی تمام سخت وسست باتیں سن لیں۔اورغلام سے کہا کہ یہ خوراک وپوستین بچھونا وغیرہ ان کودے دو۔

فجر میں بادشاہ نے ان دونوں فقیروں کو بلوایا۔خلعت ونعمت وافرعنایت کیا۔اپنے ساتھ خاصہ کھلوایا یہاں تک کہ دونوں فقیر نہایت خوش ہوئے اورعرض کی: اے بادشاہ! ہمارا کیا کام یا خوبی وہنر تجھ کو پسند آیا جواس طرح کی نوازش فرمائی،اورنعمت ودولت سے سرفراز کیا۔بادشاہ سن کرخوش ہوا،اورکہا کہ میں نے آج تم سے اس لیے صلح کی ہے تا کہ کل جنت کے دروازے سے داخل ہوتے وقت مجھے نہ روکنا۔

فائدہ-۳۸

موتُ الأغنياء حسرة وموت الفقراء راحة .

یعنی تونگروں کی موت حسرت ہے(کہ مال ودولت میں ان کی جان اٹکی رہتی ہے)اورفقیروں کی موت راحت ہے کہ پیٹ کی فکر سے چھوٹ گئے۔

ایک فقیر کوکسی بادشاہ نے بنظرِحقارت دیکھا۔فقیر بولا: اے بادشاہ! دنیا میں خزانہ ولشکر وحکومت میں ہم تجھ سے کمتر ہیں لیکن زندگانی میں برابر ہیں۔اورموت کے وقت تجھ سے خوشتر ہیں اورقیامت میں تجھ سے بہتر ہیں۔

فائدہ-۳۹

جمع المال كاعلاء الحجر العظيم إلى ذروة الجبل

الشامخ وخروجه كإلقائه منها .

یعنی مال جمع کرنا مشکل ہے جیسا کہ ایک بھاری پتھر پہاڑ کے اوپر لے جانا اور خرچ آسان ہے جیسا کہ اس پتھر کو اوپر سے نیچے گرا دینا۔

فائدہ-۴۰

لاخير في من لا يحب المال ليصل به رحِمه ويؤدى به أمانة ويستغنى به خلق ربه .

یعنی جو کوئی مالِ دنیا کو نہیں چاہتا سو اچھا نہیں؛ کیونکہ مالدار اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے، امانت کو اَدا کرتا ہے اور مخلوق خدا سے حاجتمند نہیں ہوتا۔

فائدہ-۴۱

الشهرة آفة وكل الناس يتولاها والخمول راحة وكل يتوقاها .

یعنی مالداری کی شہرت ہونا ایک آفت ہے اور لوگ اس کو چاہتے ہیں اور گوشہ نشینی راحت ہے اور لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔

فائدہ-۴۲

قال على رضى اللّٰه عنه من اتى غنيا فتواضع له لغنائه تذهب ثلثا دينه .

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے غنی کو دیکھا اور مالداری کے سبب اس کی تواضع کی تو اس کے دین کا تیسرا حصہ چلا گیا۔ اور ایک روایت میں

ہے کہ تونگر کو مال کے سبب کوئی سلام کرے تو اپنا آدھا دین کھو دیتا ہے۔

فائدہ۔۴۳

قال رجل لإبراهيم ابن أدهم إقبل منى هذه الجبة فقال إن كنت غنيا قبلتها منك فقال أنا غنى فقال كم مالك فقال ألفان فقال أيسرك أن يكون أربعه آلاف قال نعم قال أنت فقير لا أقبلها منك .

یعنی ایک شخص نے ابراہیم بن ادہم سے کہا کہ یہ جبہ میں آپ کو دیتا ہوں قبول کرلیں۔آپ نے فرمایا: اگر تو غنی ہے میں تجھ سے قبول کروں گا۔اس نے کہا: ہاں! میں غنی ہوں۔آپ ے فرمایا: کتنا مال تیرے پاس ہے؟ اس نے کہا: دو ہزار۔آپ نے پوچھا: اگر چار ہزار ہو جائیں تو خوش ہوگا؟۔اس نے کہا: ہاں۔آپ نے فرمایا: تو فقیر ہے۔میں تجھ سے یہ قبول نہیں کرتا۔یعنی تو چار ہزار کا حاجتمند ہے۔

فائدہ۔۴۴

سئل بعض العار فين العلم أفضل أم المال قال العلم قال فما مال الناس يرون أهل العلم على أبواب أصحاب المال من غير عكس. قال العلماء عارفون منفعة المال وهم جاهلون منفعة العلم .

یعنی بعض عارفین سے پوچھا گیا کہ علم بہتر ہے یا مال۔کہا علم بہتر ہے۔پھر پوچھا گیا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر اکثر اہل علم' صاحبانِ مال کے دروازے پر کیوں دکھائی پڑتے ہیں؟ حالانکہ اس کا عکس نہیں ہوتا۔یعنی اگر علم بہتر ہے تو مالدار کو عالم کے دروازے

پر دکھائی پڑنا چاہیے۔ جواب دیا کہ عالم چونکہ منفعت مال کی قدر و قیمت جانتے ہیں، مگر مالدار منفعت علم کو نہیں جانتے، اس واسطے عالم کے دروازے پر نہیں آتے۔

فائدہ-۴۵

محمد بن عبدالوہاب فرماتے ہیں :

مارأيت أذل من الأغنياء في مجلس سفيان الثوری رحمة اللّٰه عليه ، وما رأيت أعز من الفقراء في مجلسه الفقراء في مجلس سفيان أمراء .

یعنی میں نے سفیان ثوری کی مجلس میں تونگروں سے زیادہ کسی کو ذلیل وخوار نہیں دیکھا۔ یوں ہی میں نے ان کی مجلس میں فقیروں سے زیادہ کسی کو عزت مند نہیں دیکھا۔ یعنی تونگروں کی اتنی عزت حضرت نہیں کرتے تھے جتنی فقیروں کی کرتے تھے۔

فائدہ-۴۶

اللّٰهم أحيني مسكينا وأمتني مسكينا واحشرني في زمرة المساكين .

یعنی اے خدا! مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ، مسکینی کی حالت میں موت دے، اور قیامت کے دن مسکینوں کی صف میں اُٹھا۔

مسکینوں کو دوست رکھنا اور مسکینی کی طبیعت اختیار کرنا ایماندار کی علامت ہے۔

فائدہ-۴۷

غنی النفس ما یکفیک عن سد حاجة فان زاد شیئا زاد ذلک الغنی فقرا .

یعنی تونگری نفس کی وہ ہے جو تیری حاجت کو کفایت کرے۔ پھر حاجت سے زیادہ اگر کچھ جمع کیا تو وہ تونگری تیری حاجتمندی کو بھی زیادہ کرتی ہے۔

ع: آنانکہ غنی تراندمحتاج تراند

لوگ راحت وآرام کے واسطے تونگری طلب کرتے ہیں؛ مگر یہ ان کی بھول ہے کیونکہ جتنا کارخانہ بڑھتا جائے گا اتنا غم وغصہ، رنج وفکر، اورحساب وعتاب زیادہ ہوتا جائے گا۔ اگر حلال کی کمائی کا ہےتو ایسا ہے؛ لیکن اگر حرام کی کمائی کا مال جمع کیا ہےتو خدا پناہ میں رکھے دنیا کی بھی خرابی، اولاد کی بے حیائی، اورآخرت کا عذاب موجود ہے۔ سو حقدار دعویدار سامنے کھڑے ہیں، آخرت کی فضیحتیں دنیا کی فقیری ومفلسی سے بدتر ہے۔ تونگرکی اولاد اس کی بڑی دشمن ہے۔

لطیفہ: ایک سوداگر مالدار کالڑکا جوان ہوا تھا۔ خدا کا کرنا کہ اس کا باپ بیمار ہوگیا۔ کسی دوست نے اس لڑکے سے کہا: اگر تیرا باپ گذر جائے تو ایک لاکھ روپے تیرے ہاتھ میں آئیں گے، اورمزے کی زندگی گزاروگے۔ اس لڑکے نے کہا: اگر کوئی میرے باپ کو مارڈالےتو بہتر ہے۔ اس کے خون بہا کا روپیہ بھی مجھے ملے گا۔

اپنے بزرگوں کی بدخواہی کرنا باعث زوال دولت ومآل ہے، اوراپنے رشتہ داروقوم کی خیرخواہی موجب ترقی واقبال ہے۔

فائدہ-۴۸

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

إن الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبه أ لا تری أن آدم

عليه السلام كان فى الجنة فى عيش رغد فاخرج منها إلى الدنيا بالمعصية التى كانت منه .

یعنی بےشک آدمی گناہ کرنے کے باعث رزق سے محروم اور بےنصیب ہوتا ہے۔ کیا ویسا رنج اس کو ہوتا ہے بیماری مفلسی وغیرہ کا۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ آدم علیہ السلام جنت میں کس طرح عیش وآرام میں تھے، بس ایک نافرمانی وخطا کے سبب جنت سے نکالے گئے اور دنیا کی مصیبتوں میں گرفتار ہوئے۔

یعنی زمین کھیڑنا، تخم بونا، برسات کا انتظار کرنا، دانہ نکالنا، پیسنا پکانا، تب روٹی ملتی ہے۔ جیسی گناہوں کی شامت ہو ویسے ہی آدمی پرغم ہوتا ہے۔ اور یہ سب اس کے عمل کا نتیجہ ہے۔ 'اس ہاتھ دو اُس ہاتھ لو' پر اعتقاد رکھنا چاہیے کہ سب پیغمبر معصوم و بےگناہ ہیں اگر ان سے ایسی خطا ہوگئی تو اس کو زلات یعنی لغزشِ قدم کہتے ہیں، گناہ نہیں کہتے اور اس کا ذکر ادب سے کرنا چاہیے کہ اس میں حکمت الٰہی ہے۔

فائدہ-۴۹

ما من عمل أفضل من طلب العلم إذا صحت فيه النية يعنى تريد به الدار الأخرة .

یعنی کوئی عمل اور کام علم سیکھنے سے زیادہ بہتر نہیں۔ اگر اس میں خیر کی نیت اور آخرت کی نعمت حاصل کرنے کا اِرادہ ہو۔

دنیا کی دولت اس کی دلالی میں خود بخود ملتی ہے۔ اگر کچھ نہ ملا تو آخر جہالت کا عیب تو تجھ سے نکل جائے گا۔

فائدہ-۵۰

الغنى ضد السفلة .

یعنی غنی وہ ہے جو سفلہ کی ضد ہے۔

سئل أبو حنيفة عن السفلة فقال هم كفار النعمة .

امام ابوحنیفہ سے سفلہ کے معنی لوگوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: سفلہ اسے کہتے ہیں جو کفرانِ نعمت کرے۔ یعنی حق انسان کا فراموش کرے۔ ابو یوسف نے کہا: سفلہ وہ جو دنیا کے واسطے دین بیچے۔ محمد بن حسن نے کہا: سفلہ وہ جو رستوں میں کھانا کھائے۔ اصمعی نے کہا: سفلہ وہ ہے جو کہتا کچھ ہے اور کرتا کچھ اور ہے۔ ابومعانی نے کہا: جو لوگوں نے اسے نصیحت کی ہے اس موافق عمل نہیں کرتا۔ ابن اعرابی نے کہا: سفلہ وہ جو لوگوں کے پاس دوسروں کی غیبت کرے، اور گواہ تیار کرے۔ عبداللہ بن مبارک نے کہا: سفلہ وہ جو دین کے پردے میں دنیا کمائے اور اپنے عیب کو ہنر سمجھے۔

فائدہ-۵۱

زیر سے غِناء بمعنی گانا بجانا، اور زبر سے غَنا بغیر ہمزہ تونگری کو کہتے ہیں۔ اور غنا بمعنی انبوہ مردم درویہ و باغِ بسیار درخت؛ چنانچہ ایک بزرگ نے کہا ہے :

إياكم والغناء فانه يسقط المروة وينقض الحياء ويبدى العورة ويزيد فى الشهوات وانه ينوب عن الخمر ويصنع بالعقل مايصنع السكر ولا بد فجنبوه النساء فانه داع الى الزنا .

یعنی پرہیز کرو گانے بجانے سے، کیوں کہ گانا مروّت کو ساقط کرتا ہے، بے حیا بنا دیتا ہے، بے شرمی کا اس سے آغاز ہوتا ہے۔ شہوت زیادہ ہوتی ہے۔ نیز یہ شراب کا نائب ہے۔ عقل کو زائل کرتا ہے۔ نشہ کی حالت لاتا ہے۔ اور عورتوں کا اس سے پرہیز کرنا بہرحال ضروری ہے؛ کیوں کہ یہ زنا کی طرف بلاتا ہے۔

جیسا کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

جنبوهن الكتابة ولاتسكنوهن الغرف .

یعنی عورتوں کو لکھنے لکھانے سے پرہیز کرو، اور انھیں دریچوں میں نہ بیٹھنے دو۔

کیوں کہ جس طرح مردوں کا بے گانی عورت کو نظر بد سے دیکھنا حرام ہے اسی طرح عورتوں کو بھی بے گانے مرد کو بری نظر سے دیکھنا حرام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول روضہ الاخیار منتخب ربیع الابرار میں لکھا ہے۔ اور صحابۂ کبار کا فرمان، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند ہے۔ فتاوی برہنہ میں منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

لا تعلمــوهن الكتابة .

یعنی عورتوں کو لکھنا مت سکھاؤ۔

واللہ اعلم بالصواب۔ یہ سچ ہے کہ عورتوں کا گوشہ پردہ عصمت وتونگری کا نشان ہے۔ ظاہر ہے جب شوہر غیر عورت کی طرف حرام کا خیال کرے گا تو اس کی زوجہ بھی غیر مرد کی طرف دھیان کرے گی، اور (اس میں دونوں کے) ناموس کی خرابی ہے۔

فائدہ-۵۲

سئل رجل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم عن أفضل الأعمال فقال العلم باللّٰه والفقه فى دينه وكدَّرهما عليه. فقال يا رسول اللّٰه اسئلک عن العمل فتخبرنی عن العلم فقال إن العلم ينفعک معه قليل العمل وأن الجهل لاينفعک معه كثير العمل المتعبد بغير علم كحمار الطاحونة يدور ولايقطع المسافة .

یعنی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ بہتر عمل کیا ہے؟۔تو فرمایا: اللہ کے واسطے علم سیکھو اور دین سدھارنے کے واسطے فقہ پڑھو۔ اور آپ نے ایسا دوبار فرمایا۔تب اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ سے افضل عمل پوچھتا ہوں اور آپ مجھے علم کی خبر دے رہے ہیں۔پھر آپ نے فرمایا: بے شک اگر تیرے پاس تھوڑا سا علم ہوا اور تو نے اس پر عمل کیا تو وہ تجھ کو بہت نفع دے گا۔اور بے علم اگر بہت عمل کرے گا تو بھی اس کو کچھ نفع نہیں ہوگا۔بے علم عابد کی مثال چکی کے گدھے کی سی ہے کہ تمام روز چلتا ہے مگر منزل قطع نہیں ہوتی۔

تونگری اس لیے بہتر ہوئی کہ مال خرچ کر کے بچوں کو علم سکھائے۔غریب مفلس کیا سیکھے گا اور بچوں کو کس طرح سکھائے گا۔وہ تو شب وروز شکم پروری میں گرفتار رہتا ہے۔

اے گرفتارِ پائے بندعیال — دگر آسودگی بلند خیال

کہ بشب باخدائے پردازم — شب چوعقد نمازمی بندم

چہ خورد بامداد فرزندم

فائدہ-۵۳

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ قاضی بغداد تھے۔کسی نے ایک مسئلہ آپ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔تو بعض اہل مجلس نے کہا: آپ قاضی ہیں۔خلیفہ بغداد ہارون الرشید ہر مقدمے میں آپ سے فتویٰ طلب کرتا ہے۔آپ کے فرمانے پر انصاف وعدالت کا کام چلتا ہے۔اتنے ہزار درہم خزانہ بیت المال سے آپ کو ملتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ میں نہیں جانتا!۔

آپ نے جواب دیا: جس امر میں مجھے جتنا علم ہے اس کے مطابق مجھے بیت المال سے ملتا ہے،تو یہ تو جاننے کا بدلا ہے۔اور جن امور کا علم مجھے نہیں اگر اس کا بدلہ تمام جہان

کا خزانہ بھی ملے تو مجھے کفایت نہ کرے گا۔یعنی میرا جاننا کم ہے اور نہ جاننا زیادہ ہے۔

فائدہ-۵۴

إذا غضب اللّٰه على أمة غلت أسعارها ولم تربح تجارها ولم تنزل ثمارها ولم تغزر أنهارها وحبس عنها أمطارها وغلبها شرارها وأقل علماء ها .

یعنی جس وقت اللہ کا غضب کسی قوم پر آتا ہے تو اس ملک میں ہر چیز کا دام گراں ہوجاتا ہے، اس کے تاجروں کے ہاتھوں برکت اُٹھ جاتی ہے، خوب پھل نہیں ہوتے، نہریں پھیل کر نہیں بہتیں، بارش روک لی جاتی ہے، اوباشوں کا دار دورہ ہوتا ہے اور علما گھٹتے چلے جاتے ہیں۔

یعنی جس قوم پر حق تعالیٰ غضب فرماتا ہے تو وہاں جاہل لوگ زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور دانا عالم کم ہوتے ہیں یعنی عالم دانا اگر ہوئے بھی تو خاموش رہتے ہیں، علم کو چھپاتے ہیں، اپنی جان وآبرو کو بچاتے ہیں، جیسی ہوا چلی ویسی پیٹھ دیتے ہیں، اگر شریعت کا حکم ظاہر بھی کریں تو کون سنتا ہے اور کون ان کی بات مانتا ہے بلکہ ان کے مقابلے میں خلاف شرع باتیں ہونے لگتی ہیں۔

تو بہت لوگ ہیں جو جہالت کو قوت دیتے ہیں اور دنیا کمانے کے واسطے افتخار کرتے ہیں، اور ہزاروں غریب مسلمانوں کو گمراہ کر کے دو جہان کے عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں؛ کیونکہ دنیا کمانے کا ہنر اور پیشہ وری کا رستہ ان کو آتا نہیں سوائے اس کے کہ لوگوں کا مال جھوٹ بول کر کھائیں کہ احمقوں کا مال عاقلوں کی غذا ہے۔حق بولنے کا وقت نہیں رہا۔ ناحق بول کر اپنا شکم پُر کرنا ضرور ہے۔نعوذ باللہ منہا۔

ناحق نے یہاں تک زور پکڑا کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی تقلید چھوڑ دی۔ لا مذہب غیر

مقلّد ہوگئے، اور بہتوں کو لامذہب بناڈالے، اور قید تقلید مذہبی سے فارغ ہوکر شتر بے مہار کی طرح خواہش نفسانی کے تابعدار بن گئے، اور رِاسلام کے پٹے کو ارادت کی گردن سے نکال کر اہل ہوا کے مقلد ہوگئے۔

اگر ان سے کہا جائے کہ تمہارے باپ دادا حنفی کے مقلد تھے، ان کے مرشد استاد سبھی حنفی مذہب رکھتے تھے، تم کس واسطے غیر مقلد بن گئے اور لامذہب ہوگئے تو جواب دیتے ہیں کہ اِس زمانے میں ایک مذہب کی تقلید کرنا ہم سے نہیں ہوسکتا؛ اس لیے کھانے پینے اور عبادات و معاملات میں آسانی کے واسطے غیر مقلد لامذہب ہوگئے۔ نہیں اب سب کاموں میں آزادی حاصل ہے۔ اللّٰهم عافنا من كل بلاء الدنيا وعذاب الاٰخرة.

آخر زمانے کے لوگ خصوصاً علما پہلے زمانے کے علما کو برا بھلا کہنے لگے اور ناحق ان کے اوپر بہتان دھرنے لگے۔ یہ بھی قیامت کی ایک بڑی نشانی ہے۔ مسلمانوں میں تخم نفاق بویا گیا، دین میں فساد علما کے نفاق سے پیدا ہوا، اور افلاس کا بڑا سبب اہل اسلام میں یہی ہوا ع : ماہی از سرگندہ گردد نے زوم۔

آج تک اہل سنت و جماعت کے علما وفضلا مقلدین ائمہ اربعہ نے علم فقہ، حدیث، تفسیر، فرائض، اور تصوف وغیرہ کی کتابیں تصنیف وتالیف کی ہیں۔ تقلید مذہب چھوڑ کر لامذہب نہیں بنے۔ کتاب موطا امام محمد، مشکوٰۃ شریف، مشارق الانوار، تیسیر الوصول، جامع صغیر و جامع کبیر، علم حدیث کی کتابیں لکھی گئیں۔ یہ لاکھوں حدیثوں کے حافظ تھے لیکن ان میں اکثر حنفی یا شافعی مذہب کے مقلد تھے اور یہ لوگ اس زمانے میں مشکوٰۃ شریف اور مشارق الانوار پڑھ کر محدثِ غیر مقلد بنے۔ جن کی کتابوں سے فیضانِ علم پایا ان کا مذہب چھوڑ کر خود اپنے استادوں ہی سے منکر ہوگئے۔ بے شک ایسوں کے لیے عذابِ دارین ضرور موجود ہے۔

تیرھویں صدی تک دین کا جو علم پہنچا وہ مقلدین علما وفضلا، اولیا و مرشدین اور معلّمین

کے ذریعہ سے پہنچا جس کا خلاصہ 'جامع الفتادیٰ' میں مع دلائل مذکوہ ہوا ہے۔ ان غیر مقلدین لامذہب کو جن علما وفضلا کے ذریعہ سے دینی علوم پہنچا وہ اہل سنت و جماعت سلف وخلف کے زمانے کے تھے۔ سفلہ وکافر نعمت دہی شخص ہوتا ہے کہ جن استادوں کی تالیفات وتصنیفات سے اس نے تعلیم پائی پھر ان کو کافر، مشرک یا بدعتی کے لفظ سے متہم کرے۔ خدا ایسوں کو ہدایت دے اور توبہ نصیب کرے۔

فائدہ-۵۶

شکوت إلى وكيع سوء حفظي
فأرشدني إلى ترك المعاصي

فإن العلم نور من الـــــه
ونور الله لا يعطىٰ لعاصـــي

ابوالمعانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اُستاد وکیع رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں قوتِ حافظہ اور ذہن کامل کم رکھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کے کاموں کو بالکل ترک کردو؛ کیوں کہ علم اللہ کے فضل سے نور ہے اور اللہ کا نور گنہگار کو نہیں دیا جاتا۔

اس کے بعد انھوں نے توبہ واستغفار کیا تب سبق یاد رہنے لگا۔

کتاب معیار الحق میں فلاں مولوی دہلوی نے ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر کیسی تہمت باندھی ہے۔ پھر مکہ معظّمہ میں اپنے لکھے سے توبہ کیا، علما کے حضور میں استغفار پڑھا، جب ہندوستان میں آیا سب بھول گیا اور کہا کہ فقط تعزیر شرعی سے خود کو بچانے کے واسطے عذرا استغفار کیا تھا۔ چندمدت کے بعد جب کلکتہ کو گئے وہاں اپنا قول بھول گئے جیسے تھے ویسے بنے۔ سچ ہے: دروغ گورا حافظہ نباشد۔

مولوی قطب الدین دہلوی نے بحکم لکل فرعون موسٰی کتابِ مذکور کا خوب ردیہ لکھا۔ چنانچہ اظہار الحق وایضاح الحق کے نام سے اس کا مبسوط بیان چھپا ہے۔اس طرح کے لامذہب مولویوں نے تمام ہندوستان کے علما کا نام بد نام کردیا ہے اور سخن پروری ونفاست کے سبب دونوں طرف والے افراط وتفریط میں پڑے ہیں۔حق بات چھوٹ گئی۔اورعوام مسلمین کے ایمان میں شبہہ واقع ہونے لگا کہ حق پرکون ہے۔ہم ان کا کہنا مانیں یاان کا مغالطہ بڑا ہوگیا۔خدا پناہ میں رکھے۔

فائدہ-۵۷

قال النبی صلی اللّٰہ وآلہ وسلم زین اللّٰہ السمآء بثلاث بالشمس والقمر والکواکب وزین اللّٰہ الأرض بثلاث بالعلماء والمطر وسلطان العادل .

یعنی خداے تعالیٰ نے آسمان کو تین چیزوں سے زینت دیا: آفتاب، ماہتاب اور ستاروں سے۔ اور زمین کو بھی خداے تعالیٰ نے تین چیزوں سے زینت دیا: علما سے بارانِ رحمت سے اور سلطانِ عادل سے۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی فرماتے ہیں ؎

فلک را انجم افروز زانجم — زمیں رازیب دہ انجم بمردم

فائدہ-۵۸

العلم قائد والعمل سائق والنفس حرون فإذا کان قائد بلا سائق بلدت وإذا کان سائق بلاقائد عدلت یمینا وشمالا .

یعنی علم نفس کو آگے کھینچنے ولاا ہے معاد کی طرف، اور عمل پیچھے سے ہانکنے والا

ہے۔ اور نفس سرکش بیل کی مانند حیوان ہے۔ اگر آگے کھینچے والا ہوا اور پیچھے
ہانکنے والا نہ ہو تو وہ حیوان سستی کرے گا، رفتار میں اَڑتا جائے گا۔ اور اگر پیچھے
ہانکنے والا ہے اور آگے کھینچے والا نہیں تو وہ حیوان کھانے پینے میں کبھی سیدھی
طرف دوڑے گا اور کبھی بائیں طرف کو جائے گا، راہ راست پر ہرگز نہ چلے گا۔

الغرض! دونوں علاقے یعنی آگے کھینچنے والا علم اور پیچھے سے ہانکنے والا عمل اس سرکش حیوان کے واسطے سیدھے رستے پر چلانے کے لیے ضرور چاہئیں۔ عقلمند علما نے تقلید کی رسی نفس کی گردن میں صراطِ مستقیم پر برابر چلنے کے واسطے باندھی ہے۔ جب رسی گردن سے نکال ڈالی اب نہ قائد کا زور چلتا ہے نہ سائق کا، جدھر نفس سرکش کو مزہ چرنے میں معلوم ہوا شتر بے مہار کی طرح چل دیا، دین داری کہاں رہی، جو لباس جی چاہا پہنے، جو کھانا جی چاہا کھالیے، اپنا دوزخ ہر طرح سے بھرنے لگے، نہ بزرگوں کا ادب رہا، نہ مسلمانوں سے شرم باقی رہی۔ مہذب باخلاقِ حمیدہ واوصافِ پسندیدہ ہوگئے۔ ننگے نہانا، کھڑے ہوکر پیشاب کرنا، کانٹے چھری سے کھانا اختیار کرلیا، آزاد منش بنے۔

قرار در کف آزادگاں نہ گیرد مال
نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

کسی شخص کی نصیحت بھی قبول نہیں کرتے۔ مولوی کا لفظ مانع ہوتا ہے۔ اگر قبول کریں تو عام کی نظر میں ہلکے ہوجائیں گے۔ ناصح کا احسان ماننے کے عوض اس سے جھگڑنے کو تیار ہوجائیں گے۔ یہ علماحق پوش ہیں خود بھی ڈوبتے ہیں اور ہزاروں کو ڈوباتے ہیں۔ اور دنیا کے واسطے اپنا ایمان کھوتے ہیں نعوذ باللہ منہا۔

مفتی صدر عدالت علاقۂ مدراس سید ارتضا علی خان صاحب نے ایسے لوگوں کی شان میں لکھا ہے: **ظاهرهم أزين من الطاؤس وباطنهم أنتن من الناؤس فافهم ولاتكن من الغافلين .**

فائدہ-۵۹

قال موسى عليه السلام فى مناجاته: لم ترزق الأحمق و تحرم العاقل فقال ليعلم العاقل أنه ليس فى الرزق حيلة المحتال .

یعنی موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے مناجات کرتے وقت پوچھا: کیا سبب ہے کہ نادان کو بہت رزق دیتا ہے اور عقلمند کو محروم رکھتا ہے۔ حکم آیا تاکہ عقلمند سمجھے کہ زور وحیلہ یا فریب ومکر سے رزق نہیں ملتا۔

اگر روزی بدانش برفزودی
زنادان تنگ تر روزی نہ بودی

بنادان آن چناں روزی رساند
کہ دانا اندران حیران بماند

فائدہ-۶۰

قوله تعالیٰ: فان مع العسر يسرا ان مع العسر يسرا .

یعنی خدائے تعالیٰ نے فرمایا: بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے کہ عین اس سختی میں آسانی خدا بھیج دیتا ہے۔ یقیناً اس مشکل کے ساتھ دوسری آسانی بھی ہے کہ اس مصیبت کا بوجھ اٹھالیتی ہے اس واسطے ہر مصیبت میں صبر کرنا اور حق تعالیٰ کی رضا مندی رکھنا حق تعالیٰ کی درگاہ میں مرتبوں اور درجوں کی بلندی کا سبب ہوتا ہے۔ مفلسی میں جب شکایت نہ کیا تو جلد خدا تونگری بھیج کر مشکل آسان کر دیتا ہے۔ دیکھو کہ بندے پر اپنی خدمت اور مشقت اٹھانے کا حق ثابت کرنے کے واسطے نوکر آقا کی خدمت میں بھوکھا

پیاسا جان تک بھی دریغ نہیں کرتا تا کہ دنیا کا منصب امارت کا بڑھتا چلے اور جاہ ومنزلت حاصل کرنے کی اُمید میں سپاہی سردار کے حکم پر جان دینے کو تیار ہوجاتا ہے اور ضرور بادشاہ اس جاں فشانی کے بدلے میں اس کو عالی جاہ بناتا ہے۔ خدا کی خدمت میں جو محنت مصیبت گذرے گی اس کا حق کبھی آئندہ ضائع نہ جائے گا۔ بےشک مرتبہ عالی پائے گا۔

إذا اشتدت لک البلوی ففکر فی الم نشرح

فعسر بین یسرین إذا فکرته فافرح

یعنی جب تجھ پر سخت بلا آپڑے تو سورۂ الم نشرح کے معنی میں فکر کر کے دیکھ کہ عسر یعنی سختی کا لفظ دو یسر یعنی آسانی کے درمیان ہے جب تو غور کرے گا تو خوش ہوجائے گا یعنی جب کشادگی کے ساتھ تنگی ملی تو تنگی کے بعد کشادگی بیشک ملے گی۔ مشکل اور آسانی تنگی اور کشادگی آپس میں ضد ہیں۔ ع: گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند

رات اندھیری آئی مگر ضرور اس کے ساتھ صبح کی روشنی لگی ہوئی ہے۔ بہت خوشی میں غم سے غافل نہ ہونا اور بہت غم میں خوشی کی اُمید نہ چھوڑنا۔ مزاج کتنا بھی قوی تندرست ہے مگر موت سے غفلت نہیں کرنا اور بیماری کتنی بھی سخت ہے مگر تندرستی سے نا امید نہ ہونا اسی واسطے العسر کو الف لام لگا کر معرفہ خاص کیا اور لفظ یسر کو نکرہ اسم عام رکھا تا کہ حالت غم میں رضامندیِ مالک پر بندہ خوش رہے۔

فائدہ-۶۱

یرزق ذا الجهل علی جهله

وذا الحجار من حذقه یحرم

شمس المعالی فرماتے ہیں: نادان شخص اپنی نادانی سے اتنی بہت فکر معیشت نہیں کرتا ہے؛ مگر خدائے تعالی اس کو بخوبی رزق مہیا کر دیتا ہے اور صاحب ہنر اپنی

دانائی کے سبب فکر کر کے محروم رہتا ہے۔

فائدہ-۶۲

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من أخذ أموال الناس یرید أداء ھا أدی اللّٰہ عنہ ومن أخذھا اتلافھا اتلفہ اللّٰہ .

یعنی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کچھ لوگوں سے مال قرض لیا اور ارادہ ادا کرنے کا رکھا تو اللہ تعالی اس کی مدد کرتا ہے ادا کرنے میں اور جس نے کچھ لوگوں سے مال لیا اور ارادہ کیا ڈوبانے کا یعنی بد نیتی کی تو اللہ تعالی اسی کو ڈبا دیتا ہے۔

یعنی کسی کا قرض لینا پھر ادا کرنے کی نیت پھر ادا دینا خدا کو بہت ناپسند ہے۔

فائدہ-۶۳

شھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم جنازۃ رجل من الانصار فقال أ علیہ دین قالوا نعم فرجع فقال علی رضی اللہ عنہ أنا ضامن یا رسول اللہ فقال یا علی فک اللہ رقبتک کما فککت عن أخیک المسلم ما من رجل یفک عن رجل دینہ إلا فک اللّٰہ رھانہ یوم القیمۃ .

یعنی ابوسعید الخذری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے جنازے پر تشریف لے گئے۔آپ نے پوچھا: کیا اس پر کچھ قرض ہے؟۔ لوگوں نے کہا: ہاں۔ یہ سن کر آپ پیچھے پھرے۔تو حضرت علی نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس کے قرض کا ضامن ہوں۔آپ نے فرمایا: اے علی خدا تمہاری گردن کو آزاد کرے جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی گردن قرض

سے آزادکی ہے۔ جوکوئی کسی دوسرے شخص کوقرض سے چھڑاتا ہے، اللہ قیامت کے دن اس کوعذاب کے قید سے آزاد کرے گا۔

اگرآدمی کوعقل ہےتو آمدنی سے زیادہ خرچ نہ کرے، کبھی قرض دار نہ ہوگا۔قرض ایسی بری چیز ہے کہ نہ دنیا میں چھوٹے گا نہ آخرت میں۔بغیرادا کیے کوئی علاج نہیں۔ قبح نقلی وقبح عقلی دونوں قرض میں موجود ہیں یعنی ازروے دین بھی بد ہےاورازروے عقل بھی بد ہے۔ جتنا بچھونا ہے اتنا پاؤں پھیلانا کافی ہے۔

فائدہ-٦٤

أتـي جبـرئيـل آدم عـليهما السلام بثلاث خصال: الحياء والدين والعقل، فقال اختر واحدة منها، فاختار العقل ، فقال الحياء والدين أمرنا أن لانفارق العقل حيث كان .

یعنی جبرئیل آدم علیہما السلام کے پاس تین نیک خصلتیں لےکرآئے: حیا،دین اور عقل۔اورکہا کہ ان میں سے ایک چیزقبول کرلیجیے۔آدم علیہ السلام نےعقل کوقبول کرلیا۔توحیاودین نے کہا کہ ہم کوحکم ہے کہ جہاں عقل رہےوہاں ہم بھی رہیں۔

فائدہ-٦٥

الناس كلهم عيال أبي حنيفة في الفقه .

یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تمام آدمی علم فقہ میں ابوحنیفہ کی تابعداری وپیروی کرنے والے ہیں۔

یعنی سب سے آگےفقہ میں امام ابوحنیفہؒ نےکلام کیا ہےاورسراج الامۃ کا خطاب پایا ہے۔ چنانچہ ایک روزاپنے اصحاب سےفرمایا:تم سے میرادل خوش ہوا کہ مجھ سے جوعلم فقہ

تم نے سیکھا ہے اس کو میرے بعد اچھی طرح زینت دے رہے ہو۔ جو لوگ طالب بن کر آئیں اور تم سے پوچھیں تو ان کو ضرور اچھی طرح سمجھانا اور علم کی عزت بڑھانا اور قضا یعنی قاضی بننے سے پرہیز کرنا۔

حکایت ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ بغداد مامون الرشید نے بلوایا اور کہا کہ تم بڑے عالم پرہیز گار ہو، قاضی کا منصب تم کو دیتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا: میں اس عہدے کے لائق نہیں۔ خلیفہ نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو، تم قاضی کے منصب کے لائق ہو، قبول کرلو ورنہ قید میں بھیج دیے جاؤ گے۔

ابو سلیمان نے جواب دیا: اگر میں نے سچ کہا ہے تو میں قاضی کے عہدے کے لائق نہیں ہوں اور اگر جھوٹ بولا ہے تو جھوٹا شخص بھی ہرگز قاضی کے عہدے کے لائق نہیں ہوسکتا۔

پند اگر بشنوی اے پادشاہ — در ہمہ دفتر بہ ازایں پند نیست
جز بخردمند مفرما عمل — گرچہ عمل کار خردمند نیست

فائدہ-٦٦

قوام الدنیا والدین العلم والکسب، فمن رفضهما وابتغی الزهد لاالعلم والتوکل لاالکسب وقع فی الجهل والطمع فی مال المسلمین .

یعنی دنیا اور دین کسب اور علم سے قائم رہتے ہیں۔ اگر کسی نے زہد کی خواہش کی، علم کی رغبت نہ کی، توکل پر نظر رکھا اور کسب کرنے سے باز رہا تو وہ یقیناً جہل وطمع میں گرفتار ہوا، اور مسلمانوں کے مال پر ہمیشہ دانت تیز کرتا رہے گا۔

فائدہ-٦٧

بـذل الـجـهـد فی طلب الحلال وقلة الحوائج إلی الناس أفضل العبادة .

یعنی حلال کی طلب میں سعی وکوشش کرنا، اوراپنی حاجت لوگوں کی طرف کم لے جاناافضل عبادت ہے۔ ؎

رزق ہر چند بے گمان برسد
شرطِ عقل ست جستن از درہا
گر چہ کس بے اجل نہ خواہد مرد
تو مرو در دہانِ اژدہا

فائدہ-٦٨

محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ بغداد سلیمان بن عبدالملک کی مجلس میں پیوند لگے موٹے کپڑے پہنے ہوئے تشریف لے گئے۔خلیفہ نے بسبب علم ان کی تعظیم کی،نزدیک بٹھایااور کپڑوں کو دیکھ کر کہا :

ما هذا الثیاب الرثة .

یعنی کیا آپ موٹے اور بوسیدہ کپڑے پہن کر دربارِشاہی میں آ گئے؟۔

آپ نے جواب دیا :

أکـره أن أقـول لـزهـد فأطری نفسی اوأقول لفقر فاشکو ربی .

یعنی مجھے ناپسند معلوم ہوتا ہے اگر کہوں کہ زہداور ترک دنیا کے سبب یہ حال

ہے کہ میرا نفس اس پر پھولتا ہے۔ یا اگر یہ کہوں کہ مفلسی اور فقر کے باعث یہ حال ہے تو پھر میرے پروردگار کی شکایت ہوتی ہے۔

خلیفہ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوا اور ایک ہزار دینار اور دس طاقے عمدہ کپڑے آپ کے مکان پر بھجوا دیے۔

فائدہ-٦٩

العلم والمال يستران كل العيوب والجهل والفقر يكشفان كل العيوب .

یعنی علم اور مال آدمی کے تمام عیبوں کو ڈھانپ دیتے ہیں اور جہل و مفلسی سارے عیبوں کو کھول دیتے ہیں۔

فائدہ-٧٠

قال الثوری لإن أخلف عشرة آلاف يحاسبني عليها أحب إلي من أن أحتاج إلي الناس .

یعنی حضرت ابوسفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر میں دس ہزار درہم پیچھے چھوڑ جاؤں اور اس کا مجھے حساب دینا پڑے تو یہ میرے حق میں اس سے بہتر ہوگا کہ میں لوگوں کا محتاج بنوں۔

فائدہ-٧١

نزل جبرئيل عليه السلام علی لقمان وخيره بين النبوة والحكمة فاختار الحكمة فمسح بجناحه علی صدره فنطق

بھا فلما ودَّعه قال أوصیک بوصیة فاحفظھا یا لقمان لأن تدخل یدک إلی مرفقک فی فم تنّین خیر لک من أن تسئل فقیرا .

یعنی جبرئیل علیہ السلام لقمان حکیم کے پاس نبوت اور حکمت لے کر آئے اور کہا کہ ان میں سے ایک قبول کر لیجیے تو آپ نے حکمت کو قبول کیا۔ جبرئیل نے اپنا پَر ان کے سینے پر پھرا دیا تو علم حکمت کشف ہو گیا (یعنی خواص اشیا اور خواص اسما تمام معلوم ہو گئے) اور بیان کرنے لگے۔ پھر رخصت ہوتے وقت کہا کہ اے لقمان! میں تجھ کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے ہمیشہ یاد رکھنا: اگر تمہارا اپنے ہاتھ کو کہنی تک اژدہا کے منھ میں ڈالنا اس سے بہتر ہے کہ تم کسی محتاج کے سامنے اپنا دست سوال دراز کرو۔

فائدہ-۲۷

لو کان بالحیل الغنی لوجدتنی
بنجوم أقـــطار السماء تعلقی

لکنَّ من رزق الحجا حرم الغنی
ضـــــدَّا ن مفترقان أیُّ تفرُّق

ومـــن الدلیل علی القضاء وکونه
بؤس اللَّبیب وطیب عیش الأحمق

یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر حیلوں کے سبب سے تونگری حاصل ہو جاتی پھر تو آسمان کے ستاروں کے ساتھ میرا تعلق ہو جاتا؛ لیکن جس کو خدا نے علم وعقل دیا وہ مالِ دنیا کی تونگری سے محروم رہا؛ کیونکہ دونوں میں بڑا فرق ہے، یہ باہم ضد رکھتے ہیں۔ اور اس بات کی دلیل قضا وقدر کا جاری ہونا

ہے کہ دانا ہمیشہ فکر میں غمگین رہتا ہے اور دیوانہ احمق خوشی سے عیش کرتا ہے۔

فائدہ-۳۷

ألا إنمـا الـــدنيا كظل سحابة
أظلتک یوما ثم عنک اضمحلت
فـلا تک فرحانا بها حين اقبلت
ولاتک محـزونا بها حين ولت

یعنی ابوالمعالی فرماتے ہیں: ہوشیار رہنا کہ دنیا اَبر کے سایہ کی مانند ہے، جو ایک روز تجھ پر سایہ کرتی ہے اور پھر نکل جاتی ہے؛ لٰہذا جب وقت اقبال آئے تو اس سے بہت خوش نہ ہو، یوں ہی جب وقت اِدبار آئے اور دنیا تجھ سے پیٹھ پھیر لے تو ہرگز غمگین مت ہو۔

فائدہ-۳۸

رضيت من الدنيا بلقمة يابس
و لبـس عبــاء لاأريد سواهما
لأني رأيت الدهـــر ليس بدائم
ودهري وعمري فانيان كلاهما

یعنی ابوالمعز فرماتے ہیں: میں دنیا سے بس اتنے پر راضی ہوں کہ روٹی کا ایک سوکھا لقمہ مل جائے اور پہننے کے لیے ایک گدڑی بس ہے۔ ان کے سوا مجھے کچھ نہ چاہیے۔ کیوں کہ میں نے زمانے کو ہمیشہ رہنے والا نہیں پایا، اور میری عمر اور زمانہ دونوں فنا ہونے والے ہیں۔

فائدہ-۷۵

إذا ضاق الزمان علیک فاصبر
و لا تیأس مــن الفرج القریب
و طـــب نفسا فإن اللیل حبلی
عســـی تـــأتیک بـــالـولـد
النـــجیب

یعنی علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تجھ پر زمانہ تنگ ہوگیا ہے تو صبر کر، نا اُمید نہ ہو کہ خوشی جلدی ہی آئے گی۔ اپنی خاطر جمع رکھ رات حاملہ ہے خدا چاہے تو نجیب لڑکا تیرے واسطے لائے گی۔

فائدہ-۷۶

وإنی رأیت الدھر منذ صحبته
محـــــاسنه مقرونه بمعائبه
إذ أسرنی فی أول الأمر لم أزل
عــلی حذر من غمه فی عواقبه

یعنی میں نے زمانے کو جب سے کہ میں یہاں ہوں اچھی طرح سے دیکھا ہے کہ اس کی نیکی اس کے عیبوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ اس نے انسان کو اول امر میں خوش کر دیا لیکن جب خوشی گذر گئی تو غم کے دن اس کے آخر میں آئے۔ خدا اس سے پناہ میں رکھے۔

فائدہ-۷۷

سـل رسـول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عن الأيام فقال يوم السبــت يـوم مـكــر وخـديعة، لأن قـريشـا مكـرت فيـه فـى دارالـنـدوـة. ويـوم الأحد يوم غرس وعمارة، لأن اللّٰه تعالى ابتـدء فيـه خـلـق الـدنيـا. ويـوم الاثنين يوم سفروتجارة لان شـعيبا عليه السلام سافر فيه وإتجر فربح. ويوم الثلا ثاء يوم دم لأن حـواء حـاضـت فيـه أولا وأراق ابن آدم دم أخيه فيه. ويـوم الأربـعـاء يـوم نـحـس مستمر لأن اللّٰه تعالى أغرق فيه فـرعـون وأهـلـک عـادا وثـمـودا. و يوم الخميس يوم قضاء الـحوائج والدخول على السلاطين لأن إبراهيم عليه السلام دخـل فيـه عـلـى الملک فأكر مه وقضى حوائجه وأهدى له هـاجـرة. ويوم الجمعة يوم خطبة ونكاح لأن الأنكحة كانت تعقد فيه .

یعنی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہکسی صحابی نے رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم سے دنوں کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: سنیچر کا دن مکروفریب کا ہے کہ قوم قریش دارالندوہ میں جمع ہوئے) اورحضوراقدس علیہ السلام کو ہلاک کرنے کی مشاورت کی۔ اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو اطلاع دی اورمدینہ کی جانب ہجرت کرجانے کا حکم دیا۔ وہ روز زحل سے منسوب ہے جو آسمانِ ہفتم پرمقام رکھتا ہے)۔اتوار کا دن جھاڑ بونے اورتعمیر کرنے کا ہے کہ حق تعالی نے دنیا پیدا کرنے کا آغاز اسی روز سے کیا۔(یہ روز آفتاب سے منسوب ہے جو آسمان چہارم پر مقام رکھتا ہے)۔ پیر کا دن سفروتجارت کے لیے مبارک

ہے۔شعیب علیہ السلام نے اسی روز تجارت کے لیے سفر کیا اور نفع کثیر حاصل ہوا۔(یہ چاند سے متعلق ہے، اور ماہتاب کا مقام آسمان اوّل پر ہے)۔منگل کا روز (مریخ کے ستارے سے منسوب ہے) خونریزی سے متعلق ہے۔قابیل بن آدم نے اسی روز اپنے برادر ہابیل کو قتل کیا۔(اس کا علاقہ آسمانِ پنجم سے ہے)۔بدھ کا دن (عطارد کا ستارہ نحس ہے کہ) خدا نے فرعون کو اسی روز غرق کیا اور قوم عاد وثمود کو ہلاک کر دیا۔(اس کا مقام آسمانِ دوئم پر ہے)۔جمعرات کا دن (مشتری سے متعلق ہے جس کا مقام فلک ششم پر ہے) حاجت روائی کے لیے نہایت مبارک، اور بادشاہوں کی ملاقات کے واسطے مبروک ہے۔ابراہیم علیہ السلام اس روز جب بادشاہ کے پاس گئے تو تعظیم کیا اور بی بی ہاجرہ کو تحفے میں دیا۔جمعہ کا دن نکاح شادی اور نیک کاموں کے لیے مخصوص ہے۔(اس کا تعلق زہرہ سے ہے جس کا مقام فلک سوئم پر ہے)۔

فائدہ-۷۸

عن النبی صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم ألا أدلكم علی ساعة من ساعات الجنة الظل فیها ممدود والرزق فیها مقسوم والرحمة فیها مبسوطة والدعاء فیها مستجاب. قالوا بلی یا رسول اللّٰہ قال ما بین طلوع الفجر إلی طلوع الشمس .

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو جنت کی ساعتوں میں سے ایک ساعت کا پتا نہ دے دوں کہ اس میں سایہ پھیلا ہوا ہے، رزق تقسیم کیا ہوا ہے، رحمت الٰہی پھیلی ہوئی ہے، اور جس میں دعا قبول کی جاتی ہے۔صحابہ نے عرض کی: ہاں یا رسول اللہ! ہمیں ضرور بتلائیں۔آپ نے فرمایا: طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وہ ساعت ہوتی ہے۔

چنانچہ شیطان اس وقت آدمی کو خواب غفلت میں ڈالتا ہے تا کہ اس کو رزق کی رحمت وبرکت نہ ملے، مفلس ومنحوس بنے اور افلاس کے باعث امورِ شیطانی میں گرفتار ہو جائے؛ کیونکہ مفلسوں کو جلد گناہوں میں گرفتار ہونا آسان ہوتا ہے۔

فائدہ-۷۹

من أسرج في مسجد سراجا لاتزال الملائكة تستغفر له ما دام في المسجد ضوء من ذلک السراج .

یعنی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) جس نے مسجد میں ایک چراغ روشن کر دیا تو ہمیشہ فرشتے اس شخص کے واسطے مغفرت طلب کرتے ہیں جب تک اس چراغ کی روشنی مسجد میں ہے۔

دوسری حدیث شریف میں وارد ہے :

من بنى مسجدا كمفحص قطاة أو أصغر منه بنى الله له بيتا في الجنة .

یعنی جس نے چڑیا کے آشیانے کے مانند ایک چھوٹی مسجد بنائی تو حق تعالیٰ اس کے واسطے ایک محل جنت میں بناتا ہے۔

فائدہ-۸۰

سبعة للعبد تجرى بعد موته: من علم علما أو أجرى نهرا أو حفر بئرا أو بنى مسجد ا أو أورث مصحفا أو ترک ولدا صالحا يدعوا له أو صدقة جارية تجرى له بعد موته .

یعنی انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں کہ بندے کو مرنے کے بعد اس کا ثواب پہنچا کرتا ہے: پہلا وہ شخص جس نے شاگردوں کو علم سکھایا، اور اس نے دوسروں کو سکھایا جب تک سلسلہ سیکھنے کا جاری ہے وہاں تک سکھانے والے کو ثواب ملا کرے گا۔ دوسرا نہر بنوایا ہوتا کہ لوگ اس میں سے پانی پیتے رہیں۔ تیسرا کنواں کھودوایا ہو۔ چوتھا مسجد بنوایا ہو۔ پانچواں قرآن شریف اپنی میراث میں چھوڑ گیا ہو۔ چھٹواں ایک تربیت یافتہ نیک لڑکا اپنے پیچھے چھوڑا ہو کہ وہ اس کے واسطے ہمیشہ دعا کرتا رہے۔ ساتواں صدقہ جاریہ تو ان سب کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملے گا۔

تربیت پانا تونگری کی علامت ہے اور بے تربیت رہنا مفلسی کی نشانی ہے۔ حکما نے لکھا ہے کہ انسان کی طبیعت موثر و متاثر ہے۔ تربیت حاصل کرنے کی قابلیت رکھتی ہے۔ سکھانے سے، نصیحت کرنے سے، علم سے، تجربہ سے اس میں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ بد خصلت' نیک ہوجاتی ہے اور بے تربیتی، بے علمی، بدصحت سے نیک خصلت' بد ہوجاتی ہے۔

بعضے حکیم کہتے ہیں: طبعی خاصیت نہیں بدلتی۔ اور غیر طبعی اخلاق اسبابِ حمیدہ درذیلہ پر موقوف ہیں۔ اگر اسباب کو پہلے بدلیں تو طبیعت میں تغیر ہوگا؛ ورنہ نہیں۔ حقیقت میں بچہ جو طفولیت کی حالت میں ہے اس کو مہذب یا غیر مہذب نہیں کہہ سکتے، جب جوان ہوگا اگر نیک ہے تو مہذب کہلائے گا، اگر بد ہے تو غیر مہذب کہلائے گا۔ چھوٹی عمر میں جو دین، مذہب، عمل، قول اس کو ماں باپ سکھائیں گے وہ ویسا ہی بنے گا۔ وہ دراصل تربیت کا محتاج ہے۔

دہقان کے بچے خذاقتِ طبع کے باعث عالم وفاضل اور وزیر و بادشاہ بن گئے ہیں۔ اور وزیر و بادشاہ کی اولاد بلادتِ طبع کے سبب مفلس جاہل فقیر ہوگئے ہیں۔

تہذیب اخلاق حاصل کرنے کو نسلِ اصیل وطبع ذکی اور تربیت کامل وصحبت عاقل نیز ضربِ پدر و مادر بھی ضرور ہے۔ اگر بے علم مالدار بھی ہوگیا تو بھی غیر مہذب رہے گا اور

تربیت یافتہ مفلس بھی ہوگا مگر مہذب کہلائے گا۔

فقط مال طبیعت کو مہذب نہیں کرسکتا مگر علم وعقل کی چاشنی اس کو ضرور ہے اور قدرتی قواعد کو پہچاننا لازم۔تب ظاہر بصلاح آراستہ اور باطن بفلاح پیراستہ ہوگا۔ ؎

علم ومال وگوہر وتیغ براں　　　　فتنہ آمد درکف بدگوہراں

فائدہ-۸۱

یحییٰ بن معاذ الرازی فرماتے ہیں :

فی الدنیا جنة من دخلها لم یشتق إلی الجنه قیل وما هی قال معرفة اللّٰه تعالی .

یعنی اس دنیا میں ایک جنت معنوی ہے جواس کو پالے پھر اسے جنت موعود کا شوق نہیں رہ جاتا۔وہ بہرحال رضائے الٰہی کو مقدم رکھے گا۔پوچھا گیا وہ کیا شے ہے؟فرمایا:وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے(کہ غیراللہ سے دل سیر ہوجاتا ہے)۔

فائدہ-۸۲

الدنیا سبحن المومن وجنة الکافر .

یعنی دنیا مومن کے واسطے قید خانہ ہےاور کافر کے لیے جنت۔

ان نعمت ہائے آخروی کے اعتبار سے مومن اگرچہ یہاں ساری دنیا کا شہنشاہ ہوا تو بھی اللہ کی سرمدی نعمتوں کے مقابلے میں زندان میں ہے۔اور دنیا کافر کے واسطے جنت ہے اس معنی کرکہ اگرچہ وہ کتنا بھی مفلس اور مصیبت میں گرفتار رہا مگر آخرت کے عذاب کے مقابلہ میں وہ یہاں جنت میں ہے۔

فائدہ-۸۳

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

من علق قنديلا فی المسجد صلی عليه سبعون ألف ملک حتی ينكسر ذالک القنديل، ومن بسط فيه حصيرا صلی عليه سبعون ألف ملک حتی ينقطع ذلک الحصير .

یعنی جس نے مسجد میں قندیل لٹکایا تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعاے خیر کریں یہاں تک کہ وہ قندیل ٹوٹ جائے۔ یوں ہی اگر کسی نے مسجد میں ایک چٹائی بچھائی تو ستر ہزار فرشتے وہاں عبادت کریں جب تک کہ اس چٹائی کے ٹکڑے ہو جائیں۔

فائدہ-۸۴

وفی الحديث المرفوع من سعادة رجل أن يقدر رزقه فی بلده وحال سكونه، ومن شقارته أن يجعل رزقه فی غير بلده أو فی سياحته .

یعنی حدیث مرفوع میں وارد ہے کہ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ اس کا رزقِ مقدر اسی کے شہر میں اسے ملتا ہو اور وہ اپنے گھر میں رہتا ہو۔ اور اس شخص کی بدبختی ہے کہ اس کا رزق غیر شہر میں مقدر ہو یا حالت مسافرت میں ہو۔

فائدہ-۸۵

من سعادة الرجل المسكن الواسع و الجار الصالح

والمركب الهُنٰى والشوم فى المرء ة والفرس والدار .

یعنی یہ آدمی کی نیک بختی کی علامت ہے کہ گھر وسیع وکشادہ ہو۔ پڑوسی نیک ہو، اورسواری کا گھوڑا اچھا ہو۔ نحوست فقط تین چیزوں میں دیکھنا ہے: عورت، گھوڑا اورگھر۔

فائدہ-۸۶

سئل عن الغنى فقال سعة البيوت و دوام القوت .

یعنی ایک بزرگ سے پوچھا گیا کہ غنی کون ہے؟ کہا: جس کا گھر کشادہ ہے، اورہمیشہ خوراک تیار ہے۔

صاحب نصاب تونگر ہے۔ جس کے پاس دوسو درہم یعنی چوون روپے نقد دھرے ہوں اور اس پر ایک برس گذر گیا، چالیسواں حصہ پانچ درہم صدقۂ زکوٰۃ دینا لازم ہوئے۔ اوراگرزیادہ روپیہ دھرا ہے تو سو۱۰۰ کو ڈھائی روپے کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

فائدہ-۸۷

عن عمر رضى اللّٰه عنه ثلاث يثبتن الود فى صدرأخيک أن تبدأه بالسلام وأن توسع له فى المجلس وتدعوه باحب اسمائه إليه .

یعنی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزیں تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری محبت ثابت کرتی ہیں: اوّل سلام کی ابتدا تم کرو۔ دویم مجلس میں اگر وہ دوست آیا تو اس کے واسطے جگہ وسیع کردو۔ سویم جونام اس کو بھاتا ہے اس نام سے اس کو پکارو۔

فائدہ-۸۸

وکل الناس قد مالوا إلی من عنده مال

ومن لم عنده مال فعنه الناس قد مالوا

یعنی جس کے پاس مال ہو اس کی طرف ہر کوئی جھکتا ہے؛ لیکن جس کے پاس مال نہیں تو لوگ اس سے بیزار ہوتے ہیں۔

یعنی مال سب آدمیوں کا معشوق اور تمام بنی آدم اس کے عاشق ہیں-الا ماشاء اللہ- جس کی بغل میں وہ معشوق جا کر بیٹھتا ہے سبھوں کی آنکھیں اس کی طرف لگی رہتی ہیں اگرچہ وہ کسی کو ایک کوڑی بھی نہ دے۔

فائدہ-۸۹

روی أنه شداد بن حکیم خرج من المسجد الجامع ببلخ فرأی غلاما یمسک دابة فرکب الدابة وذهب إلی بیته والغلام وافقه فخرج صاحب الدابة فلم یجدها فذهب إلی بیته ماشیا ولما رجع الغلام أخبر سیده بما وقع فقال یا غلام إن صدقت فأنت حر لوجه اللّٰه تعالی .

روایت ہے کہ شداد بن حکیم بڑے دیندار حاکم تھے، بلخ کی جمعہ مسجد سے نماز پڑھ کر باہر نکلے۔ دیکھا کہ ایک غلام سواری کا گھوڑا لے کر کھڑا ہے، اور وہ غلام اور گھوڑا ان کا نہ تھا۔ الغرض! بھول سے اس پر سوار ہو گئے اور اپنے گھر کو پہنچے۔ غلام بھی ان کے ساتھ تھا مگر از روئے ادب ان کو سوار ہونے سے اور ساتھ چلنے سے مانع نہ ہوا۔ غلام کا مالک جب مسجد سے باہر آیا تو اپنا غلام اور سواری کا جانور

نہ پایا، لاچار پیادہ اپنے گھر کو گیا۔ جب غلام جانور لے کر واپس آیا اور میاں سے اپنی حقیقت کہی کہ فلاں عالم آپ کے گھوڑے پر سوار ہوکر اپنے گھر گئے، میں ساتھ تھا یوں سمجھا کہ شاید آپ نے سوار ہونے کی اجازت دی ہوگی۔ گھوڑے کے مالک نے کہا: اگر تو سچ کہتا ہے تو میں نے تجھ کو خدا کے واسطے آزاد کیا۔

فائدہ-۹۰

كان إبراهيم عليه السلام إذا ذكر ذلته غشي عليه وسمع اضطرابه من ميل ، فقال له جبرئيل يا خليل اللّٰه، الجليل يقرء ک السلام ويقول هل رأيت خليلا يخاف خليله . فقال ياجبرئيل كلما ذكرت الزلة نسيت الخلة .

یعنی ابراہیم علیہ السلام کے دل میں خوف خدا ایسا تھا کہ جب اپنی لغزشِ قدم کو یاد کرتے بے ہوش ہوجاتے اور رونے کی آواز ایک میل تک جاتی۔ جبرئیل علیہ السلام نے ان کو کہا کہ حق تعالیٰ سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: کیا دوست اپنے دوست سے کبھی ڈرتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا: جب مجھ کو میری خطا یاد آتی ہے اتنا خوف ہوتا ہے کہ دوستی بھول جاتا ہوں۔

فائدہ-۹۱

'عیون المجالس' میں لکھا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص فجر کی سنت نماز کے بعد یہ تسبیح ملائکہ ایک سو مرتبہ پڑھے، پھر فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے، تو دولت دنیا اس کو بہت ملے گی، اور تونگر ہوجائے گا۔ تسبیح یہ ہے :

سبحان اللّٰه وبحمده سبحان اللّٰه العظيم وبحمده استغفر اللّٰه من كل ذنب وخطيئة وأتوب إليه .

اور دنیا وآخرت میں تونگری حاصل کرنے کی نیت رکھے۔فقط دنیا کی دولت کی نیت نہ رکھے، یہ تو چاہے یا نہ چاہے ملے گی ہی۔

فائدہ-۹۲

من تختم بعقيق لم يزل في بركة وسرور .

یعنی جس نے عقیق کی انگشتری پہنی ہمیشہ برکت وخوشی کے ساتھ رہے گا۔

فائدہ-۹۳

من صلى سنة الفجر في بيته يوسع له رزقه ويقل المنازعة بينه وبين أهله ويختم له بالإيمان .

یعنی حدیث شریف میں آیا کہ جس نے فجر کی سنت اپنے گھر میں پڑھی، حق تعالیٰ اس کا رزق کشادہ کرتا ہے، اس کے خویشوں کا جھگڑا اس کے ساتھ کم ہوجاتا ہے، اور اس کا خاتمہ ایمان کے ساتھ ہوتا ہے۔

فائدہ-۹۴

'حصن حصین' کی شرح میں لکھا ہے کہ جس شخص کو تنگی معاش ہوئے تو فجر کی نماز کے بعد یک شنبہ کے روز: **یاحی یاقیوم** ہزار بار پڑھا کرے۔ دوشنبہ کے روز: **لاحول ولاقوة إلابالله العلي العظيم** ہزار بار پڑھے۔ سہ شنبہ کے روز درود شریف: **اللّٰهم صل وسلم وبارک على محمد وعلى آل محمد كما تحب وترضى** ہزار بار پڑھے۔ چہارشنبہ کے روز: **استغر اللّٰه ربي من كل ذنب وأتوب إليه** ہزار بار پڑھے۔ پنج شنبہ کے روز: **اللّٰه مغني** ہزار بار پڑھے۔ جمعہ کے روز: **سبحان الله والحمدلله ولا اله الاالله والله اكبر** ہزار پڑھے۔ اور نیت ثوابِ آخرت کی

رکھے، جلد دنیا میں تونگر ہو جائے گا یا دونوں جہان کی مراد حاصل ہوئے ایسی نیت کرے۔ فقط دنیا کے حاصل ہونے کی نیت ہرگز کسی عمل میں نہ رکھے؛ کیونکہ خدا سے مانگنا تو عمدہ نعمت دارین کی مانگنا چاہیے۔ یہ فانی دنیا فقط مانگنا بڑی شرم کی بات ہے۔

فائدہ-۹۵

سورۃ واقعہ، والمزمل، واللیل، والم نشرح بعد مغرب ایک بار پڑھے۔ یا ہر شب جمعہ کو بعد عشا باوضو پڑھے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ سے فقر کی شکایت کی، تو آپ نے یہ عمل اس کو سکھایا۔ دوسرے برس وہ شخص آیا اور اچھے ہزار درہم لائے، اور کہا کہ یہ زکوٰۃ کا مال حق اللہ ہے، مساکین کو آپ تقسیم کردیں اور کہا کہ آپ نے جو وظیفہ بتلایا تھا بس اس کی برکت سے خدا نے ایک برس میں مجھ کو تونگر بنا دیا۔

فائدہ-۹۶

'تفسیر زاہدی' میں ہے کہ اگر کوئی افلاس و تنگ دستی سے عاجز ہوگیا یا مشکل کام درپیش آیا تو پنج وقت نماز کے بعد ہفتاد و پنج (۷۵) بار رو بہ قبلہ ہوکر یہ دعا پڑھے، بے شک اس کی روزی فراخ ہوگی اور مشکل کام آسان ہو جائے گا؛ مگر اول و آخر اس دعا کے پنجاہ و یک بار درود شریف پڑھا کرے :

یاشفیق یارفیق نجنی من کل ضیق برحمتک یا اللّٰہ .

فائدہ-۹۷

وسعت رزق و قرض داری کے واسطے عمل مجرب راقم کے مرشدوں سے خاندانی اجازت ہے۔ ہر روز نماز چاشت کے بعد چار رکعات صلوۃ قضاء الحاجات کی نیت سے

پڑھے، اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ اس آیت کو پڑھے، چالیس دن کے اندر حاجت روائی ہوجائے گی :

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لاَيَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَحَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْيٍ قَدْرًا .

فائدہ-۹۸

ہر نماز کے بعد ایک سو بار پڑھے، اور جمعہ کے روز بعد صلوٰۃ الجمعہ پانچ سو بار اس دعا کو پڑھے یقیناً تونگر ہوجائے گا اور جس مراد کے واسطے پڑھے وہ مراد حاصل ہوگی۔ اول وآخر سو مرتبے درود پڑھے؛ کیونکہ درود شریف دعا کے واسطے دو پَر ہیں، جلد محل اجابت کو پہنچتی ہے :

اللّٰھم اکفنی بحلالک عن حرامک وأغننی بفضلک عمن سواک برحمتک یا أرحم الراحمین .

فائدہ-۹۹

حدیث شریف میں وارد ہے :

الشاۃ برکۃ والشاتان برکتان وثلاث شیاۃٍ غنًا .

یعنی جس کے گھر میں ایک بکری ہے، ایک برکت ہے، اگر دو بکریاں ہیں دو برکت ہیں، اگر تین بکریاں ہیں وہ تونگر ہے۔

فائدہ-۱۰۰

ابو طالب مکی سے روایت ہے کہ نماز کے واسطے تازہ وضو کرے اور بعد وضو سیدالاستغفار پڑھے،اور ہمیشہ ایسی عادت معمول رکھے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے غم وفکر سے نجات دے گا :

اَللّٰھُمَّ أنتَ رَبِّي لاَ إلٰـهَ إلَّا أنْتَ خَلَقْتَنِي وَ أنَا عَبْدُکَ وَ أنَا عَلیٰ عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أبُوءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَ أبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلَّا أنْتَ o

خاتمہ

ہرفرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے،اور۳۳مرتبہ سبحان اللّٰہ۔۳۳مرتبہ الحمد للّٰہ۔۳۳مرتبہ اللّٰہ أکبر اورایک مرتبہ کلمہ توحیدوتحمید لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريک له، له الملک وله الحمد يحيي ويميت وهو حی لايموت أبدا أبدا ذوالجلال والإکرام بيده الخير وهو علی کل شيئ قدير پڑھا کرے، دوجہان کا مقصد حاصل ہوگا۔

من کثر صلوته بالليل کثر رزقه بالنهار .

یعنی جوشخص شب کو بہت نماز نفل پڑھتا ہے دن کو اس کا رزق زیادہ ہوتا ہے۔

جتنا کام جو کرے گا اس کو اتنی مزدوری ملے گی۔خدا کا خزانہ معمور ہے۔

-ایضاً-صلوۃ مسعودی میں مرقوم ہے :

من واظب علی سنتی أکرمه اللّٰه تعالی بأربع کرامة: المحبة فی قلوب البررة والهيبة فی قلوب الفجرة والسعة فی العيش والتفقة فی الدين .

یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو کوئی ہمیشہ میری سنت پر عمل کرے گا حق تعالیٰ اس کو چار کرامتوں سے عزت بخشے گا۔ نیک لوگوں کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوگی۔ بدکاروں کے دل میں اس کی ہیبت اور رعب پیدا ہوگا۔ عیش وآرام میں وسعت ہوگی، اور دین کے علوم میں سمجھ پیدا ہوگی۔

-ایضاً- فتوح الاور ادوغیرہ اکثر کتابوں میں منقول ہے کہ استغفار بہت پڑھا کرے، رزق وسیع ہوگا۔

-ایضاً- اورادفتحیہ ودعاے گنج العرش ہمیشہ پڑھا کرے۔

-ایضاً- مفتاح الرشاد میں ہے :

الاستكثار في الصدقة يزيد في الرزق .

یعنی بہت صدقہ خیرات دینے سے رزق زیادہ ہوتا ہے۔

-ایضاً- **إجابة المؤذن يزيد في الرزق .**

یعنی موذن جب اذان دے تو اس کے جیسے لفظ سن کر آہستہ خود بھی کہے، اس کو 'اجابت مؤذن' کہتے ہیں، ایسا کرنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

-ایضاً- اوراد رحمانی میں خواجہ محمد پارسا سے منقول ہے :

ياحيي يا قيوم برحمتك أستغيث .

ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ اول وآخر درود گیارہ مرتبہ پڑھا کرے، دو جہان میں رحمت وبرکت حاصل ہوگی۔ اس میں شک نہ لائے۔

خواص الاسماء حق وخواص الاشياء حق .

یعنی ہر اسم کی اور ہر شے کی خاصیت برحق ہے۔

-ایضاً- ہر جمعہ کے روز بعد از نماز پانچ سو مرتبہ یہ دعا پڑھے، اول وآخر درود ایک سو بار پڑھے، مجرب ہے :

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِی بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ .

رباعی

اے کہ ہستی طالب راہ صواب — رومگرداں زیں کتاب مستطاب
خوبیش بنگر دلیل از من مخواہ — آفتاب آمد دلیل آفتاب

تمام شد

خاتمة الطبع

دنیا کیا چیز ہے؟

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: 'دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے'۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ بتایئے دنیا کیا چیز ہے؟۔آپ نے فرمایا: اس گھر کی کیا حالت بتاؤں جس کی ابتدا ذلت ہے، خاتمہ فنا پر ہے، جس کی حلال چیزوں کا محاسبہ ہوگا، حرام چیزوں پر عذاب ہوگا، جو اس میں غنی ہوا فتنے میں مبتلا رہا اور جو محتاج ہوا غمزدہ رہا۔

بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دنیا کا حال پوچھا تو جواب دیا کہ جو حصہ گذر چکا خواب تھا، اور جو باقی ہے وہ خواہشات ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا قول ہے کہ دنیا شیطان کی کھیتی ہے اور دنیادار اس کے کسان ہیں۔

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے: خدا نے دنیا کو حکم دے رکھا ہے کہ جو میری خدمت کرے تو اس کی خدمت کیا کر۔ اور جو تیری خدمت کرے اس سے تو خدمت لیا کر۔

محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جسے خود اپنی قدر ہوگی اس کی نظر میں دنیا ضرور ذلیل وخوار ہوگی۔ نیز یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ بادشاہوں نے حکمت تمہارے لیے چھوڑ دی ہے لہٰذا تم دنیا کو ان کے لیے چھوڑ دو۔

مولانا روم فرماتے ہیں۔

چیست دنیا از خدا غافل بدن ☆ نے قماش ونقرہ وفرزند وزن

یہی مضمون حدیث شریف میں آیا ہے اس وضع سے کہ دنیا ہری بھری اور شیریں ہے جو اسے اس کا حق ادا کرنے کے لیے لے گا اسے تو اس میں برکت ہوگی؛ مگر جو بغیر اس خیال کے لے گا اس کی حالت اس شخص کی سی رہے گی جو کھانے کی حرص میں غذا تو کھاتا چلا جاتا ہو؛ مگر پیٹ کسی طرح نہ بھرتا ہو ۔

حالِ دنیا را بہ پرسیدم من از فرزانۂ
گفت یا خوابے است یا بادیست یا افسانۂ

یا مثالِ تو دۂ برف است در فصل بہار
ہیچ عاقل در چنیں جاے نہ سازد خانۂ

باز گفتم حال آں کس گو کہ در وی دل بہ بست
گفت یا غولیست یا دیویست یا دیوانۂ

ہر حریص ناسزاے ترک دنیا کے کند
شیر مردے باید و دریا دلے مردانۂ

ترک دنیا گیر تا سلطاں شوی — ورنہ ہمچو چرخ سرگرداں شوی

آنچہ با تو در نیاید زیر خاک — آں ہمہ دنیا بود نے دین پاک

ہزار ہزار شکر خداوند ذوالجلال کہ یہ کتاب دولت بے زوال و برکت حال و مآل، مؤلفہ جناب مفتی سید عبدالفتاح الحسینی القادری عرف مولوی سید اشرف علی صاحب پیر زادہ گلشن آبادی، مطبع کریمی بمبئی بائیکلہ ڈائل روڈ قاضی بلڈنگ نمبر ۱۱۰-۱.۸ میں چھپ کر ۱۳۵۰ھ کو شائع ہوئی۔

۞

مصنف کی دیگر کتابیں